افضل الصلوات علی سید السادات

علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

فضائلِ درود

اردو ترجمہ

مولانا حکیم محمد اصغر صاحب فاروقی

مقدمہ ترتیب نو و حواشی

رانا خلیل احمد صاحب

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

فہرست مضامین

محمد

جمع الفقير يوسف بن اسماعيل النبهاني رئيس محكمة
حقوق بيروت غفر الله له ولمن دعا له بالمغفرة

قال قطب زمانه سيدي محمد البكري الكبير رضي الله عنه

مَا أَرسَلَ الرَّحمنُ أَوْ يُرسِلُ * مِنْ رَحمَةٍ تَصعَدُ أَوْ تَنزِلُ
فِي مَلَكُوتِ اللهِ أَوْ مُلْكِهِ * مِنْ كُلِّ مَا يَختَصُّ أَوْ يَشمَلُ
إِلَّا وَطٰهَ المُصطَفَى عَبدُهُ * نَبِيُّهُ مُختَارُهُ المُرسَلُ
وَاسِطَةٌ فِيهَا وَأَصلٌ لَهَا * يَعلَمُ هٰذَا كُلُّ مَن يَعقِلُ

طبع برخصة مجلس معارف ولاية بيروت الجليلة
المؤرخة في ٢٤ تشرين الثاني سنة ٣٠٧ نومرو ٤٧٤

في بيروت بالمطبعة الادبية سنة ١٣٠٩ هجرية

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

خلیل احمد رانا

اللہ کریم جل مجدہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○ [1]

(ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر۔ اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ [2]

قرآن کریم کے ارشادات کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایات ملتی ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔ [3]

---

1. ''القرآن الحکیم'' پ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶
2. علامہ سید احمد سعید کاظمی ''البیان ترجمہ قرآن'' مطبوعہ ملتان ۱۹۸۷ء
3. امام ابوعیسیٰ ترمذی، ''ترمذی شریف'' مطبوعہ کراچی، ج ۱، ص ۶۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر چاہو۔ عرض کیا چوتھائی حصہ پڑھوں (یعنی تین حصے دیگر وظائف اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف) فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا آدھا وقت۔ فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض کیا دو تہائی۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ کل وقت درود شریف ہی پڑھا کروں۔ فرمایا تو یہ درود تمہارے سارے رنج و غم کو کافی ہو گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔ [۱]

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ) کا معمول تھا کہ ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے تھے۔ [۲]

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۵ ربیع الاول ۵۰ھ) شب برات میں ایک تہائی رات درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔ [۳]

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۵ رجب ۱۴۸ھ) ماہ شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے تھے۔ [۴]

---

۱ شیخ ولی الدین خطیب "مشکوٰۃ شریف" مطبوعہ کراچی، ص ۸۶

۲ سید شریف احمد، شرافت نوشاہی، "شریف التواریخ" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء، ج ۱، ص ۳۱۹

۳ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، "سعادت دارین" (عربی)، مطبوعہ بیروت ۱۳۱۶ھ، ص ۱۲۹

۴ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، "سعادت دارین" (عربی)، مطبوعہ بیروت ۱۳۱۶ھ، ص ۱۶۹

غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۵۶۱ھ) پر جب کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور کہتے تھے "اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں آہستہ سے دو شعر پڑھتے تھے:

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَاَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ
وَالظُّلْمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ نَصِیْرَتِیْ
وَعَارٌ عَلٰی رَاعِی الْحُمٰی وَھُوَ فِی الْحُمٰی
اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ بَعِیْرِیْ

(ترجمہ) یعنی کیا مجھے بھی کوئی آفت پہنچ سکتی ہے جب کہ آپ کا تعلق میرے لیے ذخیرہ آخرت ہے اور کیا میں بھی دنیا میں ظلم و ستم کیا جاؤں گا جب کہ آپ میرے معین و مددگار ہیں۔

یہ امر تو گلہ بان کے لیے باعث عار ہے کہ اس کے گلہ میں ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

ان اشعار کے پڑھنے کے بعد آپ درود شریف کی کثرت کرتے تھے۔ اس عمل کی برکت سے آپؓ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدین کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے تھے۔[۱]

---

[۱] مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی، غوث اعظم، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۳۳

عارف باللہ، شیخ اکبر، محی الدین محمد بن علی ابن عربی، طائی، اندلسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:

"اہل محبت کو چاہیے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقلال کے ساتھ ہیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور وہ جان جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

اشبیلیہ کا ایک لوہار

میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے ہیشگی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو (اندلس کے مشہور شہر) اشبیلیہ (اسپین، یورپ) کا رہنے والا ایک لوہار تھا۔ وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے "اللھم صل علی محمد" کے نام ہی سے مشہور ہوگیا تھا اور ہر ایک شخص انہیں اسی نام سے جانتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ان سے ملا اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے میرے لیے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ وہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنے کے باعث مشہور تھے اور بغیر کسی خاص ضرورت کے کسی کے ساتھ گفتگو نہیں کرتے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اس سے کام کو مشروط کرلیتے تھے کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بنائیں گے اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے، تاکہ جو وقت بچے اس میں بھی درود شریف پڑھیں۔ ان کے پاس جو بھی مرد، عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا تو واپس جانے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری رہتا۔ وہ اپنے شہر میں اسی مقدس مشغلے کی وجہ سے ہر خاص و عام

کے دلوں میں سمائے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے تھے"۔[1]

شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۳ھ) روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور اس کے بعد سوتے تھے۔[2]

حکیم سنائی غزنوی کا ایک واقعہ

محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ کو چاشت کے وقت شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ (المتوفی ۶۶۴ھ) کی سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ آبدیدہ ہوگئے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرت خواجہ حکیم سنائی غزنوی قدس سرہ (المتوفی ۴۲۵ھ) نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا روئے مبارک ان سے چھپاتے ہیں۔ خواجہ حکیم سنائی رحمتہ اللہ علیہ دوڑے اور قدموں کو بوسہ دے کر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری جان آپ پر قربان ہو کیا سبب ہے جو آج مجھے یہ محرومی ہو رہی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواجہ سنائی رحمتہ اللہ علیہ کو گلے لگالیا اور فرمایا کہ سنائی! تم

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، "جواہر البحار" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۵ء، ج ۱، ص ۴۳۱

[2] امیر خورد سید محمد مبارک علوی کرمانی، "سیر الاولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ اردو سائنس بورڈ لاہور، ۱۹۸۶ء، ص ۱۳۵

نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے۔ بعد میں حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! سبحان اللہ یہ بھی اللہ کے بندے ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حیا آتی ہے۔[1]

حضرت شیخ الاسلام غوث بہاء الدین زکریا سہروردی ملتانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ٦٦٦ھ) وصیت فرمایا کرتے تھے کہ دین تب ہی سلامت رہ سکتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔[2]

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمتہ اللہ علیہا کو ان کی زندگی میں جب کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ پانچ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنا دامن پھیلا کر دعا مانگتی تھیں اور جو چاہتی تھیں مل جاتا تھا۔[3]

صلوۃ تامہ

حضرت شیخ ابو سعید صفروی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۱ھ) درود تامہ بہت کثرت سے پڑھتے تھے۔ شیخ صفروی علیہ الرحمہ شیخ محمد ابو المواہب شاذلی علیہ الرحمہ کے شیخ ہیں۔ صلوۃ تامہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا

---

[1] خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی "راحت القلوب" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۵ھ، ص ۱۴۱

[2] قاضی زاہد الحسینی "رحمت کائنات" مطبوعہ اٹک ۱۹۸۴ء، ص ۳۶۷

[3] شیخ عبد الحق محدث دہلوی "اخبار الاخیار" (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۸۶

بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔[1]

سیدی شیخ محمد صفی الدین ابی المواھب شاذلی تیونسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۸۸۱ھ) دن میں ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لیے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدبازی شیطان کا کام ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر۔ اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بربنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھو وہ درود ہی ہے۔[2]

حضرت سیدی شیخ ابراھیم متبولی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی قریباً ۸۸۰ھ) ولایت میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا آپ کا کوئی شیخ نہ تھا۔ آپ قاہرہ (مصر) کے محلہ حسینیہ میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے قریب بھنے ہوئے چنے بیچا کرتے تھے۔ کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت

---

[1] علامہ عبدالوھاب شعرانی، "طبقات الکبریٰ" (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۵ء، ص ۵۳۳

[2] علامہ عبدالوھاب شعرانی، "طبقات الکبریٰ" (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۵ء، ص ۵۳۳

سے خواب میں دیکھتے تھے۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے لگے اور مختلف معاملات میں مشورے کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اب تم بالغ ہوئے ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو۔[1]

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) اپنی کتاب "لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العھود المحمدیہ" میں فرماتے ہیں کہ سیدی شیخ علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ (شون مصر میں جزیرہ بنی نصر احمدی کا ایک شہر ہے) روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد الزواوی البحیری مصری رحمتہ اللہ علیہ (مدفون دمنہور' مصر) کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بار انہوں نے فرمایا: ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم بہت ہی کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں' یہاں تک کہ بیداری میں آپ ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں' ہم آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس میں حاضر رہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہو ہم اپنے آپ کو بکثرت درود شریف پڑھنے والوں میں نہیں سمجھتے۔ اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم

---

[1] امام عبدالوھاب شعرانی' "طبقات الکبریٰ" (اردو ترجمہ) مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی' ۱۹۶۵ء' ص ۵۵۱

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔[1]

شیخ علی نور الدین شونی کی مجالس درود

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب "الاخلاق المتبولیہ" میں لکھتے ہیں کہ شیخ علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۴۴ھ) میرے مشائخ میں سے تھے اور دن رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے۔ انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ بیت المقدس، شام، یمن، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور شیخ سیدی احمدی بدوی رحمتہ اللہ علیہ کے شہر اور جامع ازہر مصر میں اسی (۸۰) سال تک درود شریف کی مجلس قائم کیے رکھی۔ فرماتے تھے اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے۔ لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر عرفات میں دیکھتے تھے۔ ان کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں صبح و شام ان کا ذکر ہونا ہی ان کے بلند مرتبہ کے لیے کافی ہے۔ علامہ شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پینتیس سال ان کی خدمت میں رہا۔ آپ ایک دن بھی مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ شیخ علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ نے سیدی احمد البدوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۵ھ) کے شہر "طنطا" کے نواح "شون" میں بچپن گزارا، پھر سیدی احمد بدوی رحمتہ اللہ علیہ کے شہر میں منتقل ہو گئے۔ (مشہور سیاح ابن بطوطہ بھی اسی شہر کے رہنے والے تھے) وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی۔ ان دنوں آپ بے ریش نوجوان تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی اس مجلس

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، "افضل الصلوٰۃ علی سید السادات" (عربی) مطبوعہ بیروت، ۱۳۰۹ھ، ص ۳۱

میں بہت سے لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ شیخ علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے حاضرین جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس میں بیٹھتے تھے۔ پھر ۸۹۷ھ میں جامعہ ازہر میں آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں بچپن میں اپنے گاؤں شون میں مویشی چرایا کرتا تھا' اس وقت بھی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا۔ میں اپنا صبح کا کھانا بچوں کو دے دیتا اور ان سے کہتا کہ اسے کھاؤ' پھر میں اور تم مل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں۔ اس طرح ہم دن کا اکثر حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں گزارتے تھے۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز' شام' مصر' صعید' محلہ الکبریٰ' اسکندریہ اور بلاد مغرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں۔ شیخ علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے جس طرح شیخ سیدی علی خواص رحمتہ اللہ علیہ' شیخ سیدی ابراھیم متبولی رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔[1]

امام عبدالوھاب شعرانی شافعی مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) کا

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی ' "افضل الصلوٰۃ علی سید السادات" ' (عربی) مطبوعہ بیروت ' ۱۳۰۹ھ ' ص ۱۰۶

یہ ہمیشہ معمول رہا کہ آپ ہر جمعہ کی رات تمام شب صبح تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا ورد فرماتے۔ آپ کا یہ معمول وفات تک جاری رہا۔[1]

اس کے علاوہ آپ وظیفہ "جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ" ایک ہزار مرتبہ صبح اور ایک ہزار مرتبہ شام کو روزانہ پڑھتے تھے۔[2]

عارف باللہ سیدی شیخ امام عبداللہ بن محمد المغربی القصیری الکلنکی رحمتہ اللہ علیہ روزانہ پچیس ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

یہ درود شریف انہوں نے اپنے شیخ قطب کامل سیدی عبداللہ الشریف العلمی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ یہی درود شریف ان کی طریقت کا سہارا ہے، اسی کے ذریعے وہ خود بھی مقام ولایت تک پہنچے اور اسی کے ذریعے انہوں نے اپنے شاگردوں کو مقام ولایت تک پہنچایا۔[3]

سید علی بابا میر کے سات ہزار درود

حضرت سید علی المشہور بابا میر رحمتہ اللہ علیہ (بیجاپور، بھارت) نے

---

[1] حافظ رشید احمد ارشد، تعارف شیخ عبدالوہاب شعرانی، "الطبقات الکبریٰ" (اردو) مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۵ء، ص ج

[2] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، "افضل الصلوٰۃ علی سید السادات" (عربی) مطبوعہ بیروت، ۱۳۰۹ھ، ص ۴۳

[3] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، "سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین" (عربی) مطبوعہ بیروت، ۱۳۱۶ھ، ص ۲۴۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے لیے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے۔ آپ شاہ وجیہہ الدین حسینی علوی گجراتی احمد آبادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۹۷ھ) سے بیعت تھے۔ آپ کا مزار بیجاپور کے شہرپناہ کے باہر زہرہ پور میں واقع ہے۔ [۱]

حضرت خواجہ ملک شیر خلوتی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۰۵ھ) حضرت سید مصطفیٰ چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ احمد آباد (گجرات کاٹھیاواڑ، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا مزار شریف موضع بوددر، علاقہ خاندیس (بھارت) میں ہے۔ آپ تمام رات دن نوافل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں صرف کیا کرتے تھے۔ [۲]

حضرت شیخ محمد چشتی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۲۴ھ) روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے. درود شریف کی برکت سے آپ کو طے الارض حاصل تھا. اس لیے آپ ہر جمعہ کو بیت اللہ کے طواف کے لیے مکہ مکرمہ جاتے تھے۔ [۳]

---

[۱] محمد ابراہیم بیجاپوری، "روضۃ الاولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۳۱۴ھ، ص ۷۸

[۲] محمد غوثی شطاری مانڈوی، "گلزار ابرار" (اردو ترجمہ) سن تصنیف ۱۰۱۴ھ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۵ھ، ص ۴۱۲

[۳] خواجہ رضی الدین بسمل بدایونی. تذکرہ الواصلین. مطبوعہ نظامی پریس بدایوں ۱۹۴۵ء ص ۱۹۷

حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ درود

حضرت خواجہ محمد ھاشم کشمی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۴۵ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد سرہندی' مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے' خصوصاً جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن اور پیر کی شب اور پیر کے دن میں۔ زندگی ظاہری کے ایام میں جمعہ کی راتوں میں احباب کو جمع کر کے ہزار بار درود شریف پڑھتے تھے۔ اس عدد کو پورا کرنے کے بعد ایک گھڑی مراقبہ میں جاتے اور پورے انکسار کے ساتھ دعا کرتے تھے' (اس کے بعد) رسالہ صلوۃ ماثورہ جو ایک جز سے زیادہ ہوتا تھا یا درود شریف کا وہ رسالہ پڑھتے جو حضرت شیخ الجن والانس سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ (ملخصاً")[1]

حضرت اخوند درویزہ ننگرھاری پشاوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۴۸ھ) پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اتنی غالب تھی کہ آپ اکثر درود شریف ہی پڑھتے تھے اور (محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں) آہیں بھر بھر کر روتے تھے۔[2]

شیخ محدث دہلوی کا طریقہ درود

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ جس وقت اس فقیر کو شیخ عبدالوھاب متقی القادری الشاذلی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۰۱ھ) نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیے رخصت کیا تو

---

[1] خواجہ محمد ہاشم کشمی' "زبدۃ المقامات" (اردو ترجمہ' پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان حیدر آباد سندھ) مطبوعہ سیالکوٹ' ۱۴۰۷ھ' ص ۲۸۶

[2] محمد امیر شاہ قادری' "تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" مطبوعہ پشاور' ۱۹۶۸ء' ج ۱' ص ۳۲-۳۳)

ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو! اس سفر میں فرائض ادا کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں ہے۔ میں نے درود پاک کی تعداد دریافت کی تو فرمایا یہاں کوئی تعداد مقرر نہیں ہے جتنا ہو سکے پڑھو' اسی میں رطب اللسان رہو اور اسی کے رنگ میں رنگے جاؤ۔ وہ ہر طالب کو تلقین فرماتے تھے کہ روزانہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کو ہزار مرتبہ سے کم نہ مقرر کرنا چاہیے۔ اگر اتنا نہ ہو سکے تو پانچ سو مرتبہ لازمی ہو گویا ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ اور سونے سے پہلے بھی وقت کو خالی نہ رکھنا چاہیے اور اپنے لیے ہر نماز کے بعد تین سو سے کم نہ مقرر کرتے تھے۔[۱]

مجلس پاک کی حضوری کے لیے درود شریف

قطب زمانہ حضرت سید حسن رسول نما' اویس ثانی نارنولی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۰۳ھ) کا شمار دہلی کی عظیم اور بلند پایہ روحانی شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے تقریباً سو سال عمر پائی۔ تمام عمر "باغ کلالی' پہاڑ گنج' دہلی" میں رہے۔ آپ کو "رسول نما" کے لقب سے اس لیے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ ہر روز گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ"

آپ یہ درود شریف پڑھنے کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس پاک کے حضوری تھے اور آپ جس کو یہ درود شریف

---

[۱] شیخ عبدالحق محدث دہلوی' "مدارج النبوت" (اردو ترجمہ) مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی' ۱۹۷۲ء' ج ۱' ص ۵۷۵

پڑھنے کے لیے بتا دیتے تھے اس کو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ بے شمار لوگ آپ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہوئے۔ اس درود شریف کو پڑھنے کی آپ کی طرف سے عام اجازت ہے۔[1]

حضرت عبدالقادر ثانی حیدر آبادی بن شاہ سعد الدین رحمہم اللہ تعالیٰ (المتوفی ۱۱۵۹ھ) ہر وقت درود شریف پڑھتے تھے۔[2]

حضرت شیخ محمد عابد نقشبندی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء) روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف کا ورد کرتے تھے۔[3]

روزانہ ایک لاکھ بار درود شریف

حضرت سید محمد وارث رسول نما بنارسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ء) شاہ رفیع الدین غازی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ روزانہ ایک لاکھ مرتبہ "درود طریقہ" کا ورد کرتے تھے۔ "درود طریقہ" یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اس درود شریف کا ورد مخصوص طریقہ پر کسی صاحب اجازت بزرگ

---

[1] محمد عبدالمجید صدیقی "سیرت النبی بعد از وصال النبی" مطبوعہ [illegible] ص ۲۵۰

[2] محمد عبدالجبار ملکاپوری "تذکرہ اولیاء دکن" مطبوعہ مطبع رحمانی حیدر آباد دکن ج ۳ ص ۵۶۱

[3] فقیر محمد جہلمی "حدائق حنفیہ" مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء ص ۴۶۳

[4] محمد دین کلیم "مدینۃ الاولیاء" مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء ص ۴۳۸

کی اجازت سے بہت فوائد کا حامل ہے۔ آپ کے ایک مرید غالباً شاہ ابوالحیات قادری پھلواری بہاری رحمتہ اللہ علیہ، مولف کتاب "تذکرۃ الکرام فارسی" روزانہ دس لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔[۱]

آپ کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر جلی کے نیچے سبز کلمات میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا تھا، جس کو ہر شخص آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔ آپ کے بدن سے ہر وقت خوشبو آتی تھی۔ آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت و عشق تھا۔[۲]

حضرت شیخ عبدالنبی محمد بن یونس القشاشی المالکی الدجانی المدنی رحمتہ اللہ علیہ، بیت المقدس (فلسطین) کے مضافاتی قصبہ دجانہ کے رہنے والے تھے۔ نہایت صالح بزرگ تھے۔ آپ کو عبدالنبی کے نام سے اس لیے پکارا جاتا تھا کہ آپ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے تاکہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں۔[۳]

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمتہ اللہ علیہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ) روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔[۴]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی

---

[۱] حکیم محمد اسرار الحق بہاری، حضرت رسول نمابارسی اور ان کے معاصر علماء مطبوعہ پٹنہ بھارت، ۱۹۹۱ء، ص ۶۷، ۹۳

[۲] قاضی محمد زاہد الحسینی، تذکرۃ المفسرین، مطبوعہ اٹک، ۱۴۰۱ھ، ص ۱۷۰

[۳] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، "انسان العین فی مشائخ الحرمین، مشمولہ انفاس العارفین" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۳۷۶

[۴] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، "انفاس العارفین" (اردو) مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء، ص ۱۹۰

۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء) نے مجھے ہر روز درود شریف پڑھنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا اسی درود شریف کے سبب پایا ہے۔ [۱]

نیز فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ [۲]

ایک کروڑ بار درود پڑھنے والے

حضرت بابا ماہی شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۹۴ھ / ۱۷۸۰ء) مدفون موضع جھنگی شاہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، بھارت) نے دریائے بیاس کے کنارہ پر بارہ سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ"

پڑھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مجلس سے مشرف ہوئے۔ [۳]

---

[۱] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، "القول الجمیل" (عربی اردو) سعید کمپنی کراچی، ص ۱۱۷

[۲] شاہ محمد عاشق پھلتی (المتوفی ۱۱۸۷ھ)، "القول الجلی فی ذکر آثار ولی" فارسی (عکس قلمی)، مطبوعہ دہلی، ۱۹۸۹ء، ص ۲۷۶

[۳] سید شریف احمد شرافت نوشاہی، "شریف التواریخ" جلد ۳، جز ۳، مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء، ص ۲۰۹

حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید نقشبندی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۹۵ھ) فرماتے ہیں کہ سالک کے لیے روزانہ ہزار بار درود شریف پڑھنا لازم ہے۔[1]

حضرت مولانا انوار الحق فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۶ھ) اپنے ہر مرید کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔[2]

حضرت شاہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ) اپنے متوسلین کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ ہر روز رات کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیے۔[3]

شاہ آفاق مجددی کا روزانہ دس ہزار بار درود

حضرت شاہ محمد آفاق نقشبندی مجددی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۱ھ) روزانہ دس ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔[4]

درود پاک سے آنکھیں روشن ہو گئیں

حضرت امام الدین بن میاں تاج محمود بن حافظ شرف الدین علیہم الرحمہ متوطن موضع شاہ اعظم مضافات تونسہ اور حضرت مولوی اللہ بخش بلوچ

---

[1] شاہ غلام علی دہلوی، ''مقامات مظہری'' (اردو ترجمہ) مطبوعہ اردو سائنس بورڈ لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۳۲۹

[2] محمد عنایت اللہ فرنگی محلی ''تذکرہ علمائے فرنگی محل'' مطبوعہ لکھنؤ، ۱۹۳۰ء، ص ۲۶)

[3] شاہ روف احمد رافت دہلوی ''در المعارف'' (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۸

[4] ڈاکٹر ظہور الحسن شارب دہلوی ''دلی کے بائیس خواجہ'' مطبوعہ لاہور، ص ۲۶۳

رحمتہ اللہ علیہ ساکن موضع سوکڑی مضافات تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان قبول نامی جو بد قسمتی سے نابینا ہوگیا تھا' حضرت فخرالاولیاء خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت میں نابینا ہوں' میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ میاں درود شریف پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا غریب نوازا میں پہلے پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ جب نولاکھ مرتبہ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔

حضرت خواجہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاجزادہ خواجہ نور احمد جیئو رحمتہ اللہ علیہ' مہار شریف (چشتیاں ضلع بہاول نگر) کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہوگیا تھا۔ اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہوگیا۔[۱]

حضرت افضل العلماء ابو علی محمد ارتضاء الصفوی قاضی القضاء مدراسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ) کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر اوقات درود شریف پڑھنے میں مشغول رہا کرتے تھے۔[۲]

درود سے قبر معطر ہوگئی

---

[۱] امام الدین ''نافع السالکین'' مطبوعہ دہلی' ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء' ص ۱۱۳
اللہ بخش بلوچ ''خاتم سلیمانی'' مطبوعہ لاہور' ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء' ص ۱۳۹

[۲] محمد مہدی واصف مدراسی' ''حدیقتہ المرام'' (تذکرہ علمائے مدراس' جنوبی ہند) مطبوعہ کراچی' ۱۹۸۴ء' ص ۱۹

حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء) خلیفہ مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ) کا معمول تھا کہ آپ کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ مولانا نبی بخش حلوائی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۴۴ء) فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ آپ کی قبر پر خود حاضر ہو کر یہ کیفیت دیکھی کہ قبر سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں اور مجھے یوں محسوس ہوتا کہ کسی عطار نے اپنی ساری خوشبوؤں کو بکھیر دیا ہے۔ میں نے تپتی دھوپ میں بھی حاضری دی مگر آپ کی قبر کے پاس تمام پتھروں اور اینٹوں کو ٹھنڈا پایا۔[1]

حضرت میاں محمد حسن بلوچستانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء) پانچ روز میں ایک لاکھ مرتبہ درود شریف کا ورد فرماتے تھے اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت میاں تاج محمد بلوچستانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء) نے بھی درود شریف کا ورد اور دلائل الخیرات شریف کے ورد کو اپنا معمول بنا رکھا تھا۔[2]

حضرت مولانا محمد حیات خاں رام پوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۱ھ) رام پور شہر (صوبہ یوپی' بھارت) میں محلہ نالہ پار کی مسجد میں شب و روز تنہا رہا کرتے تھے' درود شریف کا ورد کثرت سے کیا کرتے تھے اور ہر مہینے خواب میں زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوتے تھے۔[3]

---

[1] مولانا نبی بخش حلوائی' "شفاء القلوب بالصلوۃ علی المحبوب" "مطبوعہ لاہور' بار دوم' ۱۹۸۲ء' ص ۲۲۵

[2] ڈاکٹر انعام الحق کوثر' "تذکرہ صوفیائے بلوچستان" "مطبوعہ اردو سائنس بورڈ لاہور' ۱۹۸۶ء ص ۲۶۵۔۲۶۷

[3] حافظ احمد علی شوق' "تذکرہ کاملان رام پورہ" "مطبوعہ پٹنہ (بھارت)' ۱۹۸۶ء' ص ۳۵۲

سوالاکھ بار درود خضری پڑھنے والے ایک مجددی بزرگ

عارف باللہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) کی خانقاہ مکان شریف (رتڑ چھتڑ، ضلع گورداسپور، بھارت) میں ہر روز نماز عصر کے بعد سوالاکھ مرتبہ درود شریف خضری "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ" کا ختم ہوتا تھا۔[1]

کثرت درود سے عقیدہ درست ہو گیا

امام الاطباء حکیم سید ببر علی موہانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت میں یکتائے عصر سمجھے جاتے تھے۔ آپ مولانا فضل رسول بدایونی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۹ھ) کے اساتذہ میں سے تھے۔ غریب مریضوں پر بے انتہا توجہ فرماتے تھے۔ آپ کئی پشتوں سے مذہباً شیعہ تھے۔ لیکن کثرت درود شریف کی وجہ سے دربار نبوت کے فیض نے آپ کو اپنی طرف کھینچا۔ آپ ایک عجیب ذوق و شوق کی حالت میں کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔ آخر ایک دن یہ مبارک شغل رنگ لایا اور سویا ہوا نصیب جاگ اٹھا۔ خواب میں حضور سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک مرصع تخت پر جلوہ افروز ہیں اور چاروں خلفاء راشدین ہم نشینی سے بہرہ اندوز ہیں۔ صبح کو بیدار ہوئے تو فوراً عقائد باطلہ سے تائب ہوئے اور مذہب حق اہل سنت قبول کیا۔ اکبر آباد، بھارت میں وصال ہوا۔[2]

---

[1] قائم الدین قانون گو، "ذکر مبارک" مطبوعہ سیالکوٹ، ۱۹۸۰ء، ص ۱۳۵

[2] محمد یعقوب ضیا قادری بدایونی، "اکمل التاریخ" مطبوعہ حیدر آباد دکن، ۱۹۱۵ء، ج ۲، ص ۱۷-۱۸

خانقاہ بھرچونڈی سندھ میں شغل درود خوانی

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء) روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔[۱] ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید نور مصطفیٰ قریشی نے عرض کیا کہ حضور جو وظیفہ دونوں جہانوں کے لیے فائدہ مند ہو ارشاد فرمائیں۔ خواجہ شمس العارفین نے فرمایا اگر تم دونوں جہانوں کی فلاح چاہتے ہو تو درود شریف پڑھا کرو کیونکہ اسی میں سعادت دارین ہے۔[۲]

مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۴ھ) ہر جمعہ کی رات بیدار رہ کر درود شریف پڑھتے تھے۔ جب آپ لاہور میں اورینٹل کالج میں عربی کے پروفیسر تھے تو ہر جمعہ کو حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۵ھ) کی درگاہ میں بیٹھ کر دس ہزار مرتبہ درود شریف کا ورد کرتے تھے۔[۳]

حضرت حافظ محمد صدیق قادری رحمتہ اللہ علیہ بانی خانقاہ بھرچونڈی شریف (المتوفی ۱۳۰۸ھ) جسمانی تکلیف، مرض کا علاج، مکروہات دنیوی اور ترقی درجات کے لیے درود شریف قدسی "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ" کا کثرت سے ورد فرماتے تھے۔ دس ہزار سنگریزوں کی دو بڑی بالٹیاں مسجد کے گوشے میں موجود رہتیں، مصیبت زدہ لوگ آتے اور

---

[۱] سید محمد سعید، "ملفوظات مرآت العاشقین" (اردو) مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء، ص ۱۰۶

[۲] امیر بخش منشی، "انوار شمسیہ"، مطبوعہ سیال شریف ضلع سرگودھا، ۱۹۷۸ء، ص ۵۵

[۳] محمد صادق قصوری، اساتذہ امیر ملت۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور ۱۹۹۶ء ص ۴۲

خانقاہ کے فقراء سے درود قدسی پڑھوا کر دم کراتے تاہنوز یہی طریقہ جاری ہے۔[1]

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۳ھ) فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف بکثرت پڑھو جو کچھ ہم نے پایا درود سے پایا۔[2]

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۵ھ) ہر شخص کو درود شریف کی کثرت کے لیے فرمایا کرتے تھے اور درود شریف کی کثرت پر خوش ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سے روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پڑھنے والے کی (روحانی) پرورش شروع ہو جاتی ہے۔[3]

حضرت سید وارث علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) دیوہ شریف (ضلع بارہ بنکی صوبہ یو۔پی' بھارت) ہر کسی کو سوائے درود شریف کی اجازت کے اور کچھ پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ ایک مرید کو فرمایا کہ اگر محبت الٰہی کا بہت شوق رکھتے ہو تو یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرو

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ"۔[4]

حضرت سیدی ابوالحسن نوری میاں قادری مارہروی رحمتہ اللہ علیہ

---

[1] سید مغفور القادری' عبد الرحمٰن "تذکرہ مشائخ بھرچونڈی)' مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۱ء' ص ۶۹

[2] ابوالحسن علی ندوی' "تذکرہ مولانا رحمٰن گنج مراد آبادی"' مطبوعہ کراچی' ۱۹۸۵ء' ص ۵۰

[3] خواجہ محبوب عالم' "ذکر خیر"' مطبوعہ سیدا شریف ضلع گجرات' پنجاب' ۱۹۷۴ء ص ۲۵۷-۲۶۱

// نور بخش توکلی' "تذکرہ مشائخ نقشبندیہ" مطبوعہ لاہور' ۱۹۷۶ء' ص ۳۶۸

[4] پروفیسر فیاض احمد کاوش' "آفتاب ولایت"' مطبوعہ کراچی' ۱۹۹۰ء' ص ۱۳۹

(المتوفی ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) سجادہ نشین خانقاہ مارہرہ ضلع ایٹہ صوبہ اترپردیش (یوپی) نے آخری عمر میں بسبب ضعف تمام اوراد ترک فرمادیئے تھے، صرف درود شریف کا ورد فرماتے تھے۔ آپ نے درود شریف کے چند جملے چھپوادیئے تھے اور مریدین کو حکم فرمایا تھا کہ اگر شامت اعمال سے کچھ بھی نہ ہوسکے تو ان کو ضرور پڑھ لیا کرو۔ ارشاد فرماتے تھے کہ درود شریف تمام دعاؤں کی روح ہے، اس کے بغیر کوئی عبادت کامل نہیں ہوتی۔[1]

حضرت فخر العارفین سید محمد عبدالحیٔ ابوالعلائی جہانگیری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۹ھ) مدفون بمقام مرزا کھل، ضلع چٹاگانگ (بنگلہ دیش) فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف ہی میں سب کچھ ہے۔ مریدین کو فرماتے تھے کہ ہر روز بعد نماز عصر پانچ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کریں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔[2]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا درود پڑھنے کا خاص معمول

عاشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) فرمایا کرتے تھے کہ یہ درود شریف:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

---

[1] مولوی غلام شبیر قادری بدایونی، "تذکرہ نوری" مطبوعہ لائل پور، (فیصل آباد) ۱۹۶۸ء، ص ۹۶

[2] حکیم سید سکندر شاہ کانپوری، "سیرت فخر العارفین" مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ، بار دوم، ص ۱۳۳، ۲۱۹

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھا کریں، جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں، جو کہیں اکیلا ہو وہ تنہا پڑھے، یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔ آپ اس کے بہت فائدے بیان فرماتے تھے [۱] (مختصرا)

پیر عبدالغفار کاشمیری درود کی اشاعت کرتے تھے

حضرت پیر عبدالغفار کشمیری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۲ء) مدفون لاہور کی تصانیف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے صلوۃ و سلام پر وقف رہیں۔ درود شریف کے موضوع پر دنیا کے کسی خطے میں بھی کسی تصنیف کا پتہ چلتا تو اسے ہر قیمت پر حاصل کرتے اور اپنی نگرانی میں اسے زیور اشاعت سے مزین کر کے مفت تقسیم کراتے۔ آپ کی قلمی تالیف "خزائن البرکات" جو چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، دنیا کے نوادرات میں سے ایک ہے۔ نہایت خوش خط، متوسط قلم، خوبصورت ورق، مضبوط جلد آج بھی آپ کی عظمت کی امین بنی ہوئی ہے۔ کاش کوئی اہل ثروت جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت بھی نصیب ہو اس کی اشاعت کا اہتمام کرے تاکہ درود شریف پر یہ نادر انسائیکلوپیڈیا منصہ شہود پر جلوہ گر ہو سکے۔ اس مہنگائی کے دور میں کم از کم ہر ایک جلد پر ایک لاکھ روپیہ خرچ آ سکتا ہے، کتابت کی قطعاً ضرورت نہیں، پازیٹو تیار کروائے جا سکتے ہیں۔ پیر عبدالغفار شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے تالیف کردہ درود شریف کے اس مجموعہ کو دیکھ کر اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ آپ سچے عاشق رسول تھے۔ اس مجموعہ میں درود شریف معہ اسناد و اجازت جمع کیے گئے ہیں۔

انیس الفقراء حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری مدظلہ، آپ کا تعارف

---

[۱] مولانا احمد رضا خان بریلوی "الوظیفۃ الکریمہ" مطبوعہ لاہور، ص ۲۱

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "برصغیر میں صرف اس مقدس ماں نے ہی یہ ایک بیٹا جنا جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کے لیے وقف کر رکھی تھی"۔ آپ "خزائن البرکات" (محررہ ۱۳۳۸ھ) کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:

للناس شغل ولی شغل فی تصور النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بود در جہاں ہر کسے را خیالے

مرا از ہمہ خوش خیال محمد

"یعنی کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی، مگر میرا شغل تو ہر وقت خیال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے"۔

درود و سلام ہی آپ کی غذا و دوا تھی۔ صبح و شام یہی وظیفہ اور یہی معمول تھا۔ بقول ایک صوفی کے پیر عبدالغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود و سلام زیادہ پڑھا اور یہ بڑی سعادت ہے[1] ملخصا"

درود پاک پر تیس جلدیں

حضرت خواجہ عبدالرحمن حنفی قادری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۲ھ) مدفون چھوہر شریف (ہری پور ہزارہ) نے درود شریف کے تیس پارے مرتب کئے، یہ بڑے محبت والے صیغوں کے درود شریف ہیں، ان کا نام "مجموعہ صلوت الرسول" ہے، اس کتاب کو آپ نے بارہ سال آٹھ مہینے اور بیس دن میں لکھا، اس کا پہلا اڈیشن رنگون (برما) سے شائع ہوا، دوسری بار ۱۹۵۳ء میں تین جلدوں میں پشاور سے شائع ہوئی۔[2]

---

[1] خلیفہ ضیاء محمد ضیاء، "گلزار رحمانی" مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۶ء ص ۱۱

[2] محمد امیر شاہ قادری گیلانی، "تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" مطبوعہ پشاور ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء ج ۱، ص ۱۹۵-۱۹۶

حضرت مولانا حافظ محمد عنایت اللہ خاں رام پوری نقشبندی مجددی اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۵ھ) ہر روز رات کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے[1]

حضرت شیر ربانی شرقپوری تہجد کے وقت تین ہزار درود پڑھتے تھے

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء) ہر روز بعد نماز تہجد تین ہزار مرتبہ درود شریف خضری "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ" کا ورد فرماتے تھے' آپ کی مسجد میں روزانہ بعد نماز فجر اور نماز عشاء سے پہلے کپڑے کی ایک لمبی سفید چادر بچھا دی جاتی تھی جس پر کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوتی تھیں' آپ دیگر احباب کے ساتھ ان پر درود شریف خضری پڑھتے تھے' آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں یہ طریقہ آج بھی اسی ترتیب سے جاری ہے[2]

حضرت سید پیر مہر علی شاہ چشتی نظامی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء) مدفون گولڑا شریف ضلع راولپنڈی' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے[3]

---

[1] مولانا حامد علی خاں رام پوری' ملتانی' "تذکرۃ المشائخ" مطبوعہ ملتان' ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء' ص ۱۵۳

[2] حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری' "حدیث دلبراں" مطبوعہ لاہور' ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء' ص ۱۱۹-۲۹۵' ۳۳۰-۳۰۲

[3] مولانا فیض احمد فیض' "ملفوظات مہریہ" مطبوعہ گولڑا شریف راولپنڈی' ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء ص ۴۸

درود پاک نے علامہ اقبال کو اقبال بنا دیا

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر مرحوم نے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) کے تبحر علمی کے متعلق ایک دفعہ از راہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا ہے، علامہ فرمانے لگے ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد ماجد نے بتائی تھی۔ مجھے جستجو ہوئی کہ اس عظیم راز کو کس طرح معلوم کروں، جس نے اقبال کو اقبال بنایا، آخر دل کو مضبوط کر کے عرض کیا کہ وہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں، علامہ فرمانے لگے، رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوۃ وسلام۔[1]

حکیم الامت بننے کا ایک نسخہ

مشہور صحافی کالم نگار میاں محمد شفیع (م۔ش) حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے لقب "حکیم الامت" کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

۱۹۳۷ء میں گرمیوں کے دن تھے کہ ڈاکٹر عبدالحمید ملک مرحوم (سابق استاد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے۔ علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی، پھر گفتگو کا دور چلا۔ دفعتاً ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ علامہ صاحب آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلاتوقف فرمایا، یہ کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں، ملک

---

[1] ماہنامہ "نعت" لاہور، شمارہ دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۷۶، بحوالہ کتاب "سلطان ظہور اختر" تالیف حسن آفاقی، مطبوعہ راولپنڈی، ص ۲۳۳

صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا! میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے، آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں[1]

روزانہ دس ہزار بار خضری درود شریف

مولانا محمد سعید احمد مجددی، مدیر اعلیٰ ماہنامہ "دعوت تنظیم اسلام" گوجرانوالہ نے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بتایا کہ آلومہار شریف (ضلع گوجرانوالہ) کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں روزانہ کثرت سے درود شریف خضری پڑھنے کو کہا تھا، لہٰذا میرا معمول ہے کہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں[2]

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء) مدفون کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ، فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف ہر درد کا درماں، دفعیہ غم، حل المشکلات کے لیے درود شریف تریاق اکبر ہے، ہر کام میں درود شریف کا کثرت سے پڑھنا مفید ہے[3]

حضرت لاثانی علی پوری درود ہزارہ پڑھتے تھے

قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۸ھ /

---

[1] ماہنامہ "نعت" لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۰، بحوالہ "روزنامہ نوائے وقت" لاہور، (اشاعت خاص) شمارہ ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء، مضمون "فکر اقبال قرآن و سنت کی روشنی میں" از محمد حنیف شاہد۔

[2] ماہنامہ دعوت تنظیم اسلام، گوجرانوالہ، "شمارہ مارچ" ۱۹۹۰ء، ص ۲۷

[3] محمد اقبال باردی، "فیوضات حسنیہ" مطبوعہ لیہ، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء، ص ۹۵

۱۹۳۹ء) اپنے مریدین کو درود شریف پڑھنے پر بہت زور دیتے تھے' نماز تہجد کے بعد کم از کم ایک سو گیارہ مرتبہ درود شریف ہزارہ پڑھنے کا اکثر حکم فرماتے' ایک مرتبہ فرمایا' درود شریف مومنین کے لیے نعمت عظمیٰ ہے اور تمام اوراد وظائف سے افضل و اعلیٰ ہے۔[1]

حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) کثرت سے درود شریف کا ورد فرماتے تھے' کثرت درود شریف کی عادت کی وجہ سے اکثر آپ کو نیند کے عالم میں بھی درود شریف پڑھتے دیکھا گیا۔[2]

درود سے معاشی بدحالی کا مجرب حل

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی' نگران مرکزی' مجلس رضا لاہور' فاضل جلیل مولانا نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ' مولف تفسیر نبوی پنجابی منظوم (المتوفی ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء) کے خاص شاگردوں میں سے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے' کھجور کی ہزاروں گٹھلیاں صاف اور معطر کرا کر کورے گھڑوں میں بھر رکھتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا کرتے کہ ان گٹھلیوں پر درود پاک پڑھیں' آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا' بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آگئی ہے اور کھانا کم ملتا ہے' تو آپ فرماتے کہ تم نے

---

[1] پروفیسر محمد حسین آسی' "انوار لاثانی" مطبوعہ علی پور سیداں (سیالکوٹ) بار دوم' ۱۹۸۳ء' ص ۸۱

[2] مولانا عبد المجتبیٰ "تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ" مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۹ء' ص ۴۸۴

درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی۔ درویش بعض اوقات ایک بار درود پڑھتے اور دس بیس گٹھلیاں گراتے جاتے' آپ دوسری صبح خود حلقہ درود میں بیٹھتے اور درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر دوپہر کا کھانا اپنے سامنے کھلاتے اور فرماتے' اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے گلہ کرنا' فاروقی صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا' بیس درویش پیٹ بھر چکے' لیکن پھر بھی دس روٹیاں بچ جاتیں' جو حضرت شاہ محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ کے مزار بیرون دہلی دروازہ (لاہور) پر بیٹھے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔[1]

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء) کا روزانہ معمول تھا کہ آپ نماز تہجد کے بعد تین سو بار درود شریف ہزارہ پڑھتے تھے۔[2]

حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۳ھ / ۱۹۷۲ء) مدفون کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ کا روزانہ معمول تھا کہ بعد نماز تہجد تین ہزار مرتبہ درود شریف خضری پڑھتے' پھر بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء کھجور کی گٹھلیوں کے شماروں پر کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔[3]

حضرت مولانا حمید الدین ہزاروی چشتی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۵۳ء) درود شریف مستغاث کثرت سے پڑھتے تھے۔[4]

---

[1] قلمی یادداشت مولانا اقبال احمد فاروقی لاہور' محررہ بنام راقم خلیل احمد رانا

[2] پروفیسر محمد طاہر فاروقی' سیرت امیر ملت' مطبوعہ علی پور سیداں' (سیالکوٹ) ۱۳۹۳ھ' ص ۱۰۶

[3] حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی' تحفتہ الصلوۃ الی النبی المختار' مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۴ء' ص ۳۲۰

[4] شاہ حسین گردیزی' "تجلیات مہر انور" مطبوعہ گولڑا شریف' اسلام آباد' ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء' ص ۳۰۰

گورنر مغربی پاکستان کی درود سے محبت

بانیان پاکستان میں سردار عبدالرب نشتر مرحوم و مغفور (المتوفی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء) ایک درویش صفت اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار انسان تھے (آپ کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی لکھی ہوئی نعت کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے' فرماتے ہیں!

شب و روز مشغول صَلِّ عَلٰی ہوں
میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں
نگاہ کرم سے نہ محروم رکھیو
تمہارا ہوں میں گر بھلا یا برا ہوں [1]

حضرت میاں برکت علی قادری نوشاہی برقندازی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۵۸ء) مدفون چیچہ وطنی ضلع ساہیوال نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر درود شریف پڑھا ہے' میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو مٹی وغیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔ [2]

حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء) مدفون فیصل آباد' درس حدیث کے اول آخر اور درمیان میں قصیدہ بردہ شریف جھوم جھوم کر پڑھتے تھے' قصیدہ کا پہلا شعر تو بہت کثرت سے پڑھتے تھے۔

---

[1] "روزنامہ نوائے وقت" لاہور' شمارہ جمعرات ۱۴ فروری' ۱۹۸۰ء ص ۳' مضمون سردار عبدالرب نشتر' مضمون نگار ممتاز عارف

[2] شرافت نوشاہی' "شریف التواریخ" جلد ۳' حصہ ۸' مطبوعہ لاہور' ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء ص ۷۵

مَوْلَایَ یَا صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
(ملخصاً بتغیر قلیل)[1]

مفسر اعظم مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء) درود شریف کا کثرت سے ورد فرماتے تھے' (درود شریف کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں خاص اثر ودیعت فرمایا تھا۔[2]

درود شریف ہی اسم اعظم ہے

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری کرماں والے نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) اپنے ہر مرید کو بعد نماز تہجد پانچ سو مرتبہ درود شریف خضری روزانہ پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے' اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ "درود شریف ہی اسم اعظم ہے"۔[3]

درود کبریت احمر سے حضور کی بارگاہ تک رسائی

حضرت مولانا سلطان اعظم قادری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء) مدفون موضع موسیٰ والا' مضافات پیلاں ضلع میانوالی' درود شریف کبریت احمر ہمیشہ بکثرت پڑھتے تھے' آپ فرماتے تھے کہ اس درود شریف کی

---

[1] محمد جلال الدین قادری' "محدث اعظم پاکستان" مطبوعہ لاہور' ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء' جلد ۲' ص ۱۴۴

[2] محمود احمد قادری' "تذکرہ علمائے اہل سنت" مطبوعہ کانپور' بھارت' ۱۳۹۱ھ' ص ۵۶

[3] نور احمد مقبول' "خزینہ کرم" مطبوعہ لاہور' ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۶ء' ص ۱۵۹

برکت سے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دربار اقدس تک رسائی ہوئی۔[1]

حضرت حافظ سید محمد مغفور القادری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پایا درود شریف ہی کی طفیل پایا، نیز آپ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے سینہ بہ سینہ یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ درود شریف "صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ" انتہائی مقبول ہے۔[2]

درود کی کثرت فالج کا علاج ہے

عارف کامل مولانا سید امیر علوی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) کے متعلق حکیم اہل سنت مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ (لاہور) راوی ہیں کہ غالباً جنوری ۱۹۶۲ء میں خبر ملی کہ حضرت مولانا بعارضہ فالج بیمار ہیں، نومبر ۱۹۶۲ء میں اچانک میرے پاس مطب پر تشریف لے آئے، غور سے دیکھنے کے باوجود جسم کے کسی حصہ پر فالج کا اثر نظر نہ آیا، البتہ زبانی گفتگو کی بجائے ایک لفظ بھی نہ لکھ سکے، میں نے پوچھا کہ حضرت کسی وقت کوئی لفظ زبان سے ادا ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ تو آپ نے بغیر کسی لکنت کے صاف طور پر پڑھا "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ" گویا اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان کو اپنے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے لیے

---

[1] مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۱۵۹

[2] پروفیسر سید اسرار بخاری، حیات مغفور، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۸ء، ص ۵۳

مختص فرمادیا تھا' ورنہ اگر مرض ہوتا تو دنیاوی باتوں کی طرح درود شریف کی ادائیگی پر بھی قدرت نہ ہوتی اور یہ حالت آخری دم تک رہی' آپ ان لوگوں میں سے تھے جن کی مجلس میں بیٹھ کر خدا یاد آتا تھا اور سکون قلب نصیب ہوتا تھا۔[۱]

حضرت میاں رحمت علی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) خلیفہ مجاز حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ' مدفون گھنگ شریف ضلع لاہور' درود شریف کی کثرت پر بڑا زور دیتے تھے اور مریدین کو بھی درود و سلام پڑھنے کی تلقین کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دوستو یہاں ہر وقت درود شریف پڑھا جاتا ہے' خاص طور پر نماز فجر کے بعد کپڑے کی چادر بچھادی جاتی اور اس پر درود شریف پڑھنے کے لیے شماروں کے ڈھیر لگادیئے جاتے۔[۲]

شیخ التفسیر مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) مدفون گجرات' پنجاب کا محبوب ترین وظیفہ درود پاک تھا' وہ اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے' ہر حالت میں درود شریف پڑھتے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب کوئی مخاطب بات کرنے لگتا اور آپ کو اس کی بات سننے کے لیے خموشی کا وقفہ ملتا تو اس وقفہ میں بھی درود شریف جاری رہتا' فی الواقعہ اس وظیفے سے انہیں عشق تھا۔[۳]

ڈاکٹر حاجی نواب الدین امرتسری' سابق وٹرنری سرجن رحمتہ اللہ علیہ

---

[۱] محمد عبدالحکیم شرف قادری' "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور' ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء' ص ۱۷۳-۱۷۴

[۲] پروفیسر قاری مشتاق احمد' "ذکر رحمت" مطبوعہ لاہور' ص ۳۵-۷۷-۸۵

[۳] قاضی عبدالنبی کوکب' "حیات سالک" مطبوعہ لاہور' ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء' ص ۸۵

(المتوفی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء) مدفون لاہور' طالب علمی کے زمانہ میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوگئے تھے' حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو درود شریف خضری صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وسلم پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوتے تھے۔[1]

فرید العصر حضرت میاں علی محمد خاں چشتی نظامی بسی شریف والے رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء) مدفون پاکپتن شریف مجموعہ درود شریف دلائل الخیرات کی تلاوت کا بہت شغف رکھتے تھے چاشت تک وظائف پورے کرکے بقایا سارا دن دلائل الخیرات شریف کا ورد فرماتے تھے' دلائل الخیرات شریف کی کثرت تلاوت کا یہ حال تھا کہ یومیہ منزل پڑھنے کے علاوہ مکمل دلائل الخیرات شریف روزانہ ختم فرماتے۔[2]

چودہ ہزار بار روزانہ درود

عارف باللہ حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء) موسس جماعت "تلاوۃ القرآن الکریم" قاہرہ (مصر) اپنی مبارک تصنیف "انوار الحق فی الصلوۃ علی سید الخلق" میں فرماتے ہیں:

---

[1] محمد عبدالمجید صدیقی' "زیارت نبی بحالت بیداری" مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۹ء' ص ۱۰۲-۱۰۳' بحوالہ ماہنامہ "سلسبیل لاہور" "سیرت مصطفےٰ نمبر' شمارہ اکتوبر ۱۹۸۱ء' ص ۳۷

[2] قاسم الرضوی' مضمون قطب زماں حضرت میاں علی محمد خاں چشتی' ماہنامہ "انوار الفرید" ساہیوال' شمارہ نومبر' دسمبر ۱۹۸۲ء' ص ۴۳-۴۴

میں ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء میں محکمہ پولیس میں سپاہی کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کر رہا تھا' ہر روز رات گیارہ بجے سے صبح سات بجے تک پہرہ دیا کرتا تھا' جب رات کے گھرے اندھیرے چھا جاتے اور سردی بھی خوب بڑھ جاتی تو میں اکیلا پہرہ دیتے ہوئے ایک کونے سے دوسرے کونے تک آنے جانے میں رات کاٹتا' سیکنڈ گھنٹوں میں اور منٹ سالوں میں گزرتے' موسم سرما کی اس سخت طوفانی بارش والی ٹھنڈی اور اندھیری طویل رات کو میں کبھی نہیں بھول سکتا' جب میں زندگی کے خواب غفلت سے بیدار ہوا' اس رات میں گہری سوچوں میں ڈوب گیا' کہ مجھے اس فانی دنیا میں جو مختصر زندگی کی مہلت ملی ہے' اس میں کیا کروں' اور کس طرح میں زندگی گزاروں؟ تو مجھے دور گھرے غیب کے پردے سے ایک روحانی آواز نے پکارا کہ اے حیران انسان قرآن پاک کی طرف آ' تو میرے دل نے اس آواز کو قبول کر لیا اور میں نے ایک نور محسوس کیا جو میرے قلب کو روشن کر رہا تھا' چنانچہ میں نے قرآن پاک کو اپنی تنہائی کا مونس بنا لیا اور اس طرح میں نے راحت محسوس کی' ساتھ ہی میرے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا ذوق بھی پیدا ہوا تو میں نے درود شریف کو بھی اپنا وظیفہ بنا لیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے روزانہ ایک ہزار مرتبہ صبح اور اسی قدر شام کو درود شریف پڑھتا تھا' اسی طرح دن گزرتے گئے' کچھ عرصہ کے بعد میرے عہدہ میں ترقی کے ساتھ میرا تبادلہ ہو گیا' اب میرے پاس کافی وقت فارغ رہتا تھا' تو میں ان دنوں میں روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ لیتا تھا' پندرہ دن کے بعد دو دن کی چھٹی ملتی تو ان دو دنوں میں چودہ ہزار مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھ لیتا تھا۔

آپ یہ جاننا چاہیں گے کہ میں اتنی زیادہ تعداد میں درود شریف پڑھ لیتا

تھا تو وہ کونسا درود شریف تھا؟ وہ درود شریف یہ تھا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ" اور "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اور "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" ورنہ میں اس مختصر وقت میں اتنی زیادہ تعداد میں درود شریف نہیں پڑھ سکتا تھا۔

اس دوران مجھ پر عجیب طرز اور الفاظ والے درود شریف غالب آتے اور میں انہیں اپنے دوستوں پر پیش کرتا تو وہ اس سے خوش ہوتے' پھر انہیں جمع کر لیتے اور زبانی یاد کر لیتے' ان حالات کے پیش نظر میں اکثر خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا' یہاں تک میں ایک رات میں ایک بار سے زیادہ مرتبہ زیارت سے بہرہ ور ہوتا۔[1]

علامہ ابو البرکات سید احمد قادری اشرفی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء) کو ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بے حد عشق تھا' سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی وجد میں آ جاتے اور فرماتے درود شریف بکثرت پڑھا کرو' میں نے جو کچھ پایا درود پاک کے ورد سے پایا۔[2]

حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی عثمان حسنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء) مدفون موضع شاہ والا' متصل قائد آباد' تحصیل و ضلع خوشاب' روزانہ بعد نماز فجر پوری جماعت کے ساتھ مل کر کھجور کی گٹھلیوں پر درود شریف کا ورد فرماتے تھے۔[3]

---

[1] شیخ عبد المقصود سالم مصری' "انوار الحق فی الصلوۃ علی سید الخلق (صلی اللہ علیہ وسلم) (عربی' اردو) مطبوعہ لاہور' ص ۸۹-۹۰

[2] محمود احمد رضوی' "سیدی ابو البرکات" مطبوعہ لاہور' ۱۹۷۹ء' ص ۱۷۸

[3] محمد عبد الرحمن حسنی' "تحفہ سلطانیہ" مطبوعہ شاہ والا ضلع' خوشاب' ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء' ص ۱۶

درود تنجینا کی برکات

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء) نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہمارے حضرت خواجہ محمد حامد تونسوی رحمتہ اللہ علیہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید فرماتے تھے' اور فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف سکھانے میں نیک اور بد کا کوئی فرق نہ کریں' کیونکہ یہی درود شریف بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب لاتا ہے' ایک بار مجھے ایک مشکل پیش آئی' استخارہ میں حضرت خواجہ محمد حامد تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے چودہ بار "درود تنجینا" پڑھنے کا حکم دیا' اب اس روز سے چودہ بار بلاناغہ پڑھا کرتا ہوں' پھر فرمایا یہ درود شریف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ" باوضو ہو کر کثرت سے پڑھا کریں' آپ اپنے مریدین کو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

ایک افغانی پر حضور کی نظر کرم

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک خوش قسمت پٹھان ہے جس کا نام بتانے کی مجھے اجازت نہیں' کیونکہ اس پٹھان نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ زندگی بھر اس کا نام نہیں بتاؤں گا' اس کے متعلق مدینہ منورہ کے لوگوں نے مجھے بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواجہ شریف سے اپنا ہاتھ مبارک نکال کر اس سے مصافحہ کیا' دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ اس پٹھان کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں' میں نے اس سے دریافت کیا' تو اس نے اقرار کیا کہ اس ناچیز پر کرم ہوا ہے اور مجھ سے حلف لیا کہ میرا نام اپنی زندگی میں کسی کو نہ بتانا' ایک مرتبہ یہ پٹھان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے پائنتی مبارک کی جانب بیٹھے "درود مستغاث" پڑھ رہے تھے تو سپاہی نے روکا' رات کو سپاہی کے پیٹ میں سخت درد ہوا' کوئی علاج موثر نہ ہوا آخر اس پٹھان موصوف کے دم کرنے سے شفا ہوئی' اس دن سے کوئی سپاہی اسے پائنتی مبارک میں "درود مستغاث" پڑھنے سے نہیں روکتا تھا۔ [1]

مولانا ضیاء الدین مدنی کا بارگاہ رسالت میں درود

قطب مدینہ حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے اور خصوصاً فرماتے کہ یہ درود شریف پڑھا کریں۔ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" [2]

حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) کثرت سے درود شریف کا ورد کرتے تھے اور خادموں کو بھی زیادہ تر درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے' آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ساری زندگی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں ہے' کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر ہے۔ [3]

آپ کا وظیفہ درود شریف یہ تھا!

---

[1] فقیر محمود سدیدی' "ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی" مطبوعہ ملتان' ۱۴۰۰ھ' ص ۱۱-۲۳۷-۳۹

[2] خلیل احمد رانا' "انوار قطب مدینہ" مطبوعہ لاہور' ۱۴۰۸ھ' ص ۲۱۸

[3] ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور' (شیخ الاسلام نمبر) شمارہ اکتوبر ۱۹۸۱ء' ص ۲۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ [1]

مناظر اسلام مولانا صوفی اللہ دتہ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء) محلہ وسن پورہ لاہور والے اپنے معتقدین کو ہمیشہ درود شریف اور استغفار پڑھنے کا وظیفہ بتایا کرتے تھے' حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت پر آپ کو اس قدر یقین کامل تھا کہ ایک مرتبہ فرمایا' کہ میری بچی شدید بیمار پڑ گئی لیکن رب تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس حال میں بھی دل میں یہ خیال نہ آیا کہ درود شریف کے علاوہ بھی کوئی اور دعا پڑھوں [2]

غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی محدث ملتانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے' مولانا محمد رمضان الباروی مدرس مدرسہ خیر المعاد ملتان نے راقم کو بتایا' کہ ایک مرتبہ علامہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ حج پر گئے ہوئے تھے' جدہ شریف میں آپ کے احباب میں سے ایک ساتھی کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو آپ نے فرمایا' یہ درود شریف کثرت سے پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ درود حل مشکلات ہے' وہ صاحب کہتے ہیں میں نے کثرت سے یہ درود شریف پڑھا تو حیرت انگیز طریقہ سے میری پریشانی دور ہو گئی [3]

حضرت مولانا اللہ بخش چشتی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۹ھ /

---

[1] ماہنامہ "ضیائے قمر" گوجرانوالہ' شمارہ مئی ۱۹۹۴ء' ص ۱

[2] شہزاد احمد' "تذکرہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۷ء' ص ۲۶-۲۷

[3] "قلمی یادداشت" خلیل احمد رانا

۱۹۸۹ء) مدفون گولڑا شریف (اسلام آباد) نہایت بااخلاق' عبادت گزار اور شب بیدار تھے' آپ کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔[۱]

مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء) کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے نمازیوں کو درج ذیل درود شریف پڑھاتے تھے۔ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ[۲]

رئیس العلماء مولانا غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۹۱ء) فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو' آپ خود بھی اکثر اوقات درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتے تھے۔[۳]

حضرت باباجی پیر محمد علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء) مدفون آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ اپنے ہر مرید کو بعد نماز تہجد پانچ سو مرتبہ درود شریف روزانہ پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔[۴]

حضرت مفتی اشفاق احمد رضوی مدظلہ' مہتمم جامع العلوم خانیوال نے راقم الحروف کو بتایا کہ ۱۹۹۴ء میں حج کے موقعہ پر مدینہ منورہ کی حاضری کے دوران میں ایک دن سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر زیارت کے لیے گیا' زیارت و حاضری سے واپسی پر میں جس ٹیکسی پر

---

[۱] شاہ حسین گردیزی' "تجلیات مہرانور"' مطبوعہ گولڑا شریف' (اسلام آباد) ۱۹۹۲ء' ص ۲۵۷

[۲] غلام اویس قرنی' احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی' مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۱ء' ص ۱۳۲

[۳] سید صابر حسین بخاری' "تذکرہ باب العلوم مولانا غلام محمود ہزاروی" مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۱ء' ص ۲۷-۲۸

[۴] قلمی یاداشت خلیل احمد رانا عفی عنہ

گیا تھا اس کی طرف واپس آنے لگا تو دور سے دیکھا کہ ٹیکسی ڈرائیور جو کہ سوڈانی تھا' وہ کوئی کتاب پڑھ رہا ہے' میں جب قریب آیا تو اس نے کتاب بند کر کے ڈیش بورڈ میں رکھ دی' میں نے بیٹھ کر چلنے کے لیے کہا اور وہ کتاب دیکھنے کے لیے اٹھائی' کھول کر دیکھا تو وہ "دلائل الخیرات شریف" تھی' میں نے بوسہ دے کر آنکھوں سے لگایا اور پوچھا کہ آپ اسے روزانہ پڑھتے ہیں' وہ ڈرائیور کہنے لگا کہ الحمد للہ میں روزانہ مکمل دلائل الخیرات شریف پڑھتا ہوں۔[1]

ایک عاشق رسول سنگ تراش

مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی مدظلہ' العالی' امیر جماعت "دعوت اسلامی" مقیم کراچی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ "دعوت اسلامی" کے قافلے کے ساتھ سکھر (سندھ) گیا' تو وہاں میری میمن برادری کے ایک معمر بزرگ حاجی احمد فتانی نے محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چاشنی سے بھرپور یہ واقعہ سنایا کہ بمقام "کتیانہ" (ریاست جوناگڑھ' بھارت) میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا' جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بہت عاشق اور مدینہ منورہ کا دیوانہ تھا' درود و سلام سے بڑی محبت رکھتا تھا' درود شریف کا مشہور مجموعہ "دلائل الخیرات" شریف اس کو زبانی یاد تھا' اس کا معمول تھا کہ جب کوئی پتھر تراشتا تو اس دوران "دلائل الخیرات" شریف پڑھتا رہتا' ایک بار حج کے پُر بہار موسم میں جب عاشقوں کے قافلے حرمین طیبین کی طرف رواں دواں تھے اس کی قسمت کا ستارہ چمکا' ایک رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہے اور والی بیکساں' مدینے کے سلطان' نبی آخر الزماں' رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم بھی جلوہ فرما ہیں' سبز سبز گنبد کے انوار سے

---

[1] قلمی یادداشت خلیل احمد رانا عفی عنہ

فضا منور ہو رہی ہے اور نورانی مینار بھی نور برسا رہے ہیں مگر مینار شریف کا کنگرہ شکستہ تھا' اتنے میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی' گویا پھول جھڑنے لگے فرمایا! میرے دیوانے وہ دیکھو ہمارے مینارہ کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا ہے' تم ہمارے مدینہ میں آؤ اور اس کنگرے کو پھر سے بنا دو' جب آنکھ کھلی تو تنہائی تھی اور کانوں میں والی مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک کلمات گونج رہے تھے' مدینہ کا بلاوا آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب آدمی ہوں' میرے پاس مدینہ منورہ کی حاضری کے وسائل نہیں' ادھر عشق نے کہا وسائل نہیں تو کیا غم ہے تمہیں تو خود سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو' چنانچہ دیوانے نے رخت سفر باندھا' اپنے اوزاروں کا تھیلا کندھے پر چڑھایا اور "پور بندر" کی بندرگاہ کی طرف چل پڑا' ادھر بندرگاہ پر سفینہ مدینہ تیار کھڑا تھا' مسافر تیار ہو چکے تھے' لنگر اٹھا دیے گئے تھے لیکن سفینہ مدینہ جنبش کرنے کا نام نہیں لیتا تھا' دیر ہو رہی تھی' اتنے میں جہاز کے عملے میں سے کسی کی نظر دور سے جھومتے ہوئے دیوانے پر پڑی' عملہ کے لوگ سمجھے کہ شاید کوئی زائر مدینہ سوار ہونے سے رہ گیا ہے' جہاز چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہٰذا جہاز والوں نے ایک کشتی ساحل کی طرف بھیجی' عاشق مدینہ اس کشتی کے ذریعے جہاز میں پہنچ گیا' اس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہوا سوئے مدینہ چل پڑا' اس کے پاس ٹکٹ نہیں تھا اور نہ ہی کسی نے اس سے ٹکٹ پوچھا' بالآخر دیوانہ مدینہ منورہ پہنچ گیا' دیوانہ بے تاب ہو کر روضہ اطہر کی طرف بڑھا' کچھ خدام حرم کی نظر جونہی دیوانے پر پڑی' تو بولے ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے' دیوانہ اشکبار آنکھوں سے سنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہوا' پھر باہر آ کر خواب میں جو جگہ

دکھائی گئی تھی اس کو بغور دیکھا' تو واقعی ایک کنگرہ شکستہ تھا' چنانچہ اپنی کمر میں رسی بندھوا کر خدام کی مدد سے دیوانہ گھٹنوں کے بل اوپر چڑھا اور حسب الارشاد کنگرہ شریف کو تراش کر از سر نو بنا دیا' جب دیوانے نے سبز گنبد کو اتنے قریب پایا تو بیتاب روح نے واپس جانے سے انکار کر دیا' جب دیوانے کا وجود نیچے اتارا گیا تو دیکھنے والوں کے کلیجے پھٹ گئے' کیونکہ دیوانے کی روح تو کب کی سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہو چکی تھی۔ (ملخصا بتغیر قلیل)۔

مشتاقان درود شریف کے لیے چند تحائف

حضرت سیدی شیخ شہاب الدین احمد بن عبداللطیف الشرجی الزبیدی یمنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۷۹۳ھ) صاحب مختصر البخاری نے اپنی کتاب "الصلات والعوائد" میں درج ذیل صیغے کا ذکر کیا اور کہا کہ الفقیہ الصالح عمر بن سعید بن صاحب ذی عقیب رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز تینتیس (۳۳) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قبر انور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان سے حجاب دور فرما دے گا' درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً۔

"اے اللہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود و سلام اور برکت نازل فرما جو تیری رضا اور ان کے ادائے حق کا ذریعہ ہو۔"

ـ مولانا محمد الیاس قادری' "فیضان سنت" مطبوعہ کراچی' ۱۴۰۹ھ' ص ۱۴۳-۱۴۵

ـ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "سعادۃ دارین فی الصلوۃ علی سید الکونین' (عربی) مطبوعہ بیروت' ۱۳۱۶' ص ۲۲۵

حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۲ھ) نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "عوارف المعارف" میں اس درود شریف کو تفصیل سے درج فرمایا۔[1]

مولوی محمد زکریا سہارنپوری سابق امیر تبلیغی جماعت نے فضائل درود شریف (تبلیغی نصاب) میں اس درود شریف کو طوالت کے ساتھ نقل کیا۔[2]

پروفیسر ابو بکر غزنوی (غیر مقلد) سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے اپنی کتاب "قربت کی راہیں" میں یہی درود شریف "مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں" کے عنوان کے تحت حدیث نمبر ۳۵ میں لکھا' حدیث کے آخر میں لکھا "رَوٰی حَدِیْثَھَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ بَعْضِ تَصْنِیْفِہٖ مَرْفُوْعًا"[3]

الصلوۃ المخدومیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

حضرت مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت بخاری' اوچی رحمتہ

---

[1] شیخ شہاب الدین سہروردی' "عوارف المعارف" (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی' ۱۹۸۹ء' ص ۵۴۰

[2] مولوی محمد زکریا سہارنپوری' "فضائل درود شریف" مطبوعہ لاہور' ص ۵۲

[3] پروفیسر ابو بکر غزنوی' "قربت کی راہیں" مطبوعہ لاہور' ۱۹۷۷ء' ص ۱۴۹-۱۵۰

اللہ علیہ (المتوفی ۷۸۵ھ / ۱۳۸۳ء) جب بغرض زیارت روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو عرض کیا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ" تو جواب میں روضہ مبارک سے آواز آئی "عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ" بعد میں آپ مذکورہ درود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگئے تو روضہ مبارک سے حضور نبی کریم ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا! اے میرے بیٹے اگر کوئی شخص سوموار کی رات کو یہ درود شریف سات مرتبہ پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ جو کوئی اس درود شریف کو کثرت سے پڑھے گا وہ مجلس حضرت رسالت پناہ ﷺ سے مشرف ہوگا، اور اس پر اولین و آخرین کے علوم کھل جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔[1]

الصلوۃ الحضوری

حضرت خواجہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی چشتی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص درج ذیل درود شریف ایک کروڑ مرتبہ پڑھ لے تو پڑھنے والے کو حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت میسر ہوگی، یعنی وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس بابرکت کا حضوری بن جائے گا، درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ تَعَيُّنِكَ الْاَقْدَمِ

---

[1] سید باقر بن سید عثمان بخاری اوچی، "جواہر الاولیا" (فارسی) مطبوعہ مرکزی تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۲۶۸

وَالْمُظْهِرَ الْأَتَمَّ لِاِسْمِكَ الْأَعْظَمِ بِعَدَدِ تَجَلِّيَاتِ ذَاتِكَ وَتَعَلُّقَاتِ صِفَاتِكَ وَاٰلِهٖ كَذٰلِكَ [۱]

ایک مرتبہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) کے پاس مہار شریف ضلع بہاول نگر (پنجاب) کے صاحبزادہ تشریف لائے' اور آپ کی خدمت میں یہی مذکورہ خاص درود شریف پڑھا' اور اس کی بہت فوائد بیان کیے' اس کے بعد خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ اکثر یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ [۲]

الصلوۃ البیر

درود شریف کے مشہور مجموعہ "دلائل الخیرات" کے مولف الامام شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الحسنی الجزولی السملالی الشاذلی المالکی رحمتہ اللہ علیہ ۸۰۷ھ میں بمقام سوس شہر (لیبیا) افریقہ میں پیدا ہوئے' آپ حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی اولاد میں سے ہیں اور افریقہ کی بربر قوم کے قبیلہ "جزولہ" کی شاخ "سملالہ" سے آپ کا تعلق تھا' آپ نے فاس شہر (مراکش) کے مدرسہ الصفارین میں علم حاصل کیا' جہاں آپ کا رہائشی حجرہ آج بھی محفوظ ہے۔۔۔ پھر ساحلی شہر ریف چلے آئے' یہاں آپ نے حضرت سیدی شیخ محمد بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے باطنی علوم حاصل کر کے خلوت میں چودہ سال ریاضت کی' پھر مخلوق خدا کو نفع پہنچانے کے لیے خلوت سے نکلے'

---

[۱] "مکتوبات کلیمی"' فارسی (قلمی) مکتوب خواجہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی رحمتہ اللہ علیہ بنام خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲ ذی قعدہ ۱۱۴۲ھ) مکتوب نمبر ۷۸' ص ۱۷۳' (مملوکہ اسد نظامی)

[۲] ڈاکٹر تسخیر احمد پی ایچ ڈی' مضمون چند یادیں' ماہنامہ "ضیائے حرم لاہور" (شیخ الاسلام نمبر) شمارہ اکتوبر ۱۹۸۱' ص ۱۱۰

اور شہر آسفی میں خلق خدا کی رہنمائی کرنے لگے' تقریباً بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے گناہوں سے تائب ہوئے' آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے' بڑے عابد و زاہد تھے' آفاق میں آپ کے ذکر کی مہک پھیلی' پھر آپ شہر "آفرغال" میں تشریف لے آئے اور رشد و ہدایت کا کام شروع کیا۔[۱]

ایک مرتبہ آپ مریدین کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت تنگ ہونے لگا' وضو کے لیے پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے پاس پہنچے تو پانی نکالنے کے لیے کوئی ڈول رسی وغیرہ نہ تھی' آپ اسی سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک بلند مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ نو سالہ لڑکی شیخ الجزولی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ رہی تھی' وہ پوچھنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں' وہ کہنے لگی آپ تو وہ انسان ہیں جن کی نیکی کی بے حد تعریف سنی جاتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں' وہ لڑکی آئی اور اس نے کنویں میں اپنا لعاب گرا دیا جس کی وجہ سے پانی ایک دم کناروں سے جوش مار کر بہنے لگا' آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھے یہ عظمت کیسے ملی؟ وہ کہنے لگی مجھے یہ عظمت اور برکت اس ذات پاک پر کثرت سے درود شریف پڑھنے

---

[۱] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شمارہ جون ۱۹۹۳ء' ص ۴۵-۴۶ مضمون "دلائل الخیرات اور صاحب دلائل'' "مضمون نگار مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری" بحوالہ' خیرالدین زرکلی' الاعلام' مطبوعہ بیروت' ج ۶' ص ۱۵۱' محمد بن شب' دائرۃ المعارف' مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور' ج ۷' ص ۲۲۷

ایضاً- علامہ محمد مہدی فاسی مغربی' "مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات" (عربی) الطبع التازیہ مصر ص ۳

کی بدولت ملی ہے کہ جب وہ ذات اقدس صحرا میں تشریف لے جاتے تو ان کے دامن اقدس میں وحشی جانور بھی پناہ لیتے اور ان کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے‘ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت شیخ جزولی رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا تم کون سا درود پڑھتی ہو‘ اس نے بتا دیا‘ آپ نے قسم کھائی کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنے کے موضوع پر ایک کتاب لکھیں گے‘ یہ واقعہ کتاب ”دلائل الخیرات شریف“ لکھنے کا سبب بنا‘ آپ نے اس لڑکی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس کتاب کے جز سابع میں شامل کیا‘ ”دلائل الخیرات“ کا پورا نام ”دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوۃ علی النبی المختار علیہ الصلوۃ والسلام“ ہے۔

آپ کا وصال یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ کو سوس شہر (لیبیا‘ افریقہ) میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوا‘ اور اسی روز ظہر کے وقت مسجد کے قریب دفن ہوئے‘ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی[1] آپ کے خلفاء میں شیخ ابو عبداللہ محمد الصمد سہلی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ ابو محمد عبدالکریم المنزاری رحمتہ اللہ علیہ مشہور ہوئے۔[2]

وفات کے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے آپ کے جسد کو سوس سے منتقل کرا کے مراکش کے مشہور قبرستان ”ریاض العروس“ میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالیشان قبہ بنوایا‘ جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو بالکل تازہ تھا‘

---

[1] علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی‘ ”جامع کرامات اولیاء“ (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور‘ ۱۹۸۶ء ص ۲۹۴

[2] محمد عبدالحکیم شرف قادری‘ مضمون دلائل الخیرات اور صاحب دلائل‘ ماہنامہ ”ضیائے حرم لاہور‘ شمارہ جون ۱۹۹۳ء‘ ص ۴۶‘ بحوالہ اسماعیل شاہ بغدادی‘ ہدیۃ العارفین‘ مطبوعہ بغداد‘ ج ۲‘ ص ۲۰۴

مٹی نے اس پر کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا' حاضرین نے انگلی سے چہرہ مبارک کو دبایا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا' جب انگلی ہٹائی تو خون پھر اپنے مقام پر آگیا' آپ کے مزار مبارک پر انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے' ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے جو وہاں قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف پڑھتے رہتے ہیں' حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کی قبر شریف سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔[1]

صلوٰۃ البیر (یعنی کنویں والا درود) یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّىْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمَ [2]

الصلوٰۃ المحمودیہ

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۴۲۱ھ) مدفون غزنی شہر (افغانستان) بڑے نیک پرہیزگار بادشاہ تھے' آپ کے درود شریف کو "دس ہزاری درود" بھی کہتے ہیں' اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے' علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی تفسیر قرآن "روح البیان" میں اس درود شریف کے متعلق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں ہو تو

---

[1] علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع الکرامات الاولیا" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۱۹۳

[2] دلائل الخیرات' حزب سابع (حاشیہ" مطبوعہ مکتبہ خیر کثیر (نور محمد)' کراچی' ص ۲۲۱

اپنے درد ظاہر کروں اور اپنی زبوں حالی کی داستان سناؤں' اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ شب میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے حضور پر نور ﷺ کا دیدار نصیب ہوا' حضور ﷺ کو مسرور پا کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں' ڈرتا ہوں کہ اگر موت آگئی تو یہ قرض میرے ذمہ رہ جائے گا' یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم محمود بن سبکتگین کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھیجا ہے لہٰذا میرا قرض ادا کر دو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میری بات پر وہ کیسے اعتماد کریں گے' اس کے لیے وہ نشانی طلب کریں گے تو میں کیا کروں گا' حضور ﷺ نے فرمایا اسے جا کر کہو کہ محمود تم میرے لیے تیس ہزار مرتبہ درود شریف سونے سے پہلے پڑھتے ہو اور تیس ہزار مرتبہ درود شریف بیدار ہو کر پڑھتے ہو۔

اس شخص سے یہ پیغام سن کر سلطان محمود غزنوی پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رونے لگے' اس کا سارا قرض ادا کیا اور ایک ہزار درہم مزید نذرانہ کے طور پر پیش کیے' اہل دربار متعجب ہوئے اور عرض کی کہ عالی جاہ آپ نے اس شخص کی ایسی بات کی تصدیق کر دی جو ناممکن ہے ہم آپ کی خدمت میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے کبھی اتنی مقدار میں آپ کو درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا' سلطان محمود نے کہا تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے علماء سے سنا تھا کہ جو شخص یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھے گا تو وہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہو گا' لہٰذا میں سوتے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں اور تین مرتبہ بیدار ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور میں یقین رکھتا تھا کہ میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اور میرے یہ آنسو خوشی کے تھے کہ علماء کا ارشاد صحیح تھا کہ اس کا ثواب اتنا ہے جسے حضور ﷺ نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا' درود

شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا۔[1]

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد دیوبندی نے بھی اپنی کتاب "رحمت کائنات" میں یہ درود شریف تفسیر "روح البیان" کے حوالے سے درج کیا ہے۔[2]

ایک عظیم درود شریف

علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۲ء) فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ سیدی حافظ محمد عبدالحیٔ بن شیخ عبدالکبیر کتانی فاسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ھ) نے ہمارے شیخ سیدی ابراہیم سقا مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۸ھ) کے شیخ سیدی محمد صالح بخاری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۶۲ھ) کی تحریر دکھائی جو شیخ ابراہیم سقا ازہری مصری رحمتہ اللہ علیہ کے اجازت نامہ میں تحریر تھی۔ حضرت صالح بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی یہ روایت حضرت شیخ رفیع الدین قندھاری رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔ حضرت شیخ سقا رحمتہ اللہ علیہ کا یہ اجازت نامہ بہت مشہور ہے' میں (نبہانی) نے یہ اجازت نامہ اپنی کتاب "ہادی المرید الی طرق الاسانید" میں تحریر کیا ہے۔ شیخ محمد صالح بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی وہ تحریر جو صاحبزادہ عبدالحیٔ (رحمتہ اللہ علیہ) نے مجھے

---

[1] علامہ اسماعیل حقی' "تفسیر روح البیان" (عربی) مطبوعہ مصر' ج ۷' ص ۲۳۴

[2] قاضی محمد زاہد الحسینی' "رحمت کائنات" مطبوعہ اٹک' ۱۹۸۴ء' ص ۲۲۱

دکھائی اس میں حضور نبی کریم ﷺ پر ایک بلیغ درود تحریر ہے۔ اس کی فضیلت اور سند بھی تحریر کی ہے' یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھنا ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔[1]

سیدی شیخ عبداللہ الھاروشی المغربی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "کنوز الاسرار فی الصلوۃ علی النبی المختار" (ﷺ) میں یہ درود شریف انہی فضائل کے ساتھ نقل کیا۔[2] درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ۔

(چند شبہات کا ازالہ)

درود شریف کے بارے میں ان دنوں بعض کم علم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی ہی اصل اور صحیح درود ہے' اس کے علاوہ جتنے بھی درود ہیں وہ سب من گھڑت' خود ساختہ اور بدعت ہیں' ان کا پڑھنا ناجائز اور غلط ہے۔

ان لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے یہ تو آئندہ صفحات میں قارئین پر واضح ہو جائے گا' مگر ہم ان معترضین سے اتنا عرض کریں گے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۹۱۶

[2] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "سعادۃ دارین" (عربی) مطبوعہ بیروت' ۱۳۱۶ھ' ص ۳۲۰

النَّبِيِّ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" (بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر' اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو) پر غور کریں کہ کیا درود شریف ابراہیمی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تکمیل ہوتی ہے یا صرف اس کے ایک جز پر عمل ہوتا ہے؟ قرآن کریم کی آیت مبارکہ میں "صلوٰۃ" کے ساتھ "سلام" کا بھی حکم ہے اور "تسلیما" فرما کر سلام کہنے پر زیادہ تاکید کی' جب کہ درود شریف ابراہیمی میں سلام کا لفظ نہیں ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ درود ابراہیمی کی فضیلت سے کسی کو انکار نہیں مگر کیا یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے؟ درود ابراہیمی تو تشہد کا جز اور تکملہ ہے' سلام کہنے کی جو تاکید ہے اس کی تکمیل تشہد میں حاضر و خطاب کے صیغے (السلام علیک ایہا النبی) سے سلام بھیج کر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے یہی سمجھا اور حضور ﷺ کے ارشاد و تعلیم سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔[1]

حدیث شریف میں ہے کہ جب اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ اے ایمان والو اس (نبی) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا (کہ یا رسول اللہ ﷺ) بلاشک و شبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں السلام علیک ایہا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ) آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں' تو حضور نبی کریم ﷺ نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم دی' سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے ہم نے سیکھ لیا ہے

---

[1] مولانا سید محمد ہاشم فاضل شمسی' صلوٰۃ و سلام' حصہ دوم' مطبوعہ کراچی' ۱۹۸۲ء' ص ۱۸ (ملخصاً)

جو کہ التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں، آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی فرمایا "وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ" (اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے) [1]

جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے وہ اس حدیث پر غور کریں کہ درود ابراہیمی کے ساتھ ندائیہ کلمات سے سلام عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں!

"فَيُفِيْدُ ذٰلِكَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ الْمَرْوِيَّةِ مُخْتَصَّةٌ بِالصَّلٰوةِ وَاَمَّا خَارِجُ الصَّلٰوةِ فَيَحْصُلُ الْاِمْتِثَالُ بِمَا يُفِيْدُ قَوْلُهٗ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا فَاِذَا قَالَ الْقَائِلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَقَدِ امْتَثَلَ الْاَمْرَ الْقُرْاٰنِيَّ۔" [2]

ترجمہ۔ "اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان اللہ وملئکتہ (الایتہ) کے مطابق عمل کرنے سے ہو جائے گی پس کہنے والے نے کہا اللھم صل وسلم علی محمد (اے اللہ درود و سلام حضرت محمد پر بھیج) تو اس نے

---

[1] امام مسلم بن الحجاج القشیری نیشاپوری (المتوفی ۲۶۱ھ) مسلم شریف بحاشیہ امام نووی، ج ۱، ص ۱۷۵

[2] محمد بن علی شوکانی یمنی، "تحفۃ الذاکرین" مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۱۱۱

قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔"

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہوگیا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھا جائے اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل پوری ہو اور اگر نماز سے باہر بھی درود شریف ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر السلام علیک ایہا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ' پڑھنا چاہیئے۔[1]

اب دیکھنا یہ ہے کہ التحیات میں پڑھا جانے والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی کونسا ہے؟ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس درود شریف کے الفاظ بھی ایک جیسے نہیں' ایک حدیث میں تو وہ الفاظ ہیں جو عام طور پر التحیات میں پڑھتے ہیں' اس کے علاوہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے۔

"اَبُوْحَمِیْدِنِ السَّاعِدِیُّ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔"[2]

ترجمہ۔ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ پر درود

---

[1] مولانا محمد سعید شبلی (المتوفی ۱۹۸۶)' "احسن الکلام فی فضائل الصلوۃ والسلام' مطبوعہ لاہور' ۱۴۰۰ھ' ص ۸-۹ (ملخصاً)

[2] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (المتوفی ۱۹۴ھ) "صحیح بخاری' (کتاب الدعوات) جلد ثانی' مطبوعہ کراچی' ص ۹۴۱

کیسے پڑھیں تو ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھو اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ (آخر تک)

بخاری کی دوسری حدیث!

"عَنْ اَبُوْسَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَلِمْنَا فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ۔ [1]

ان درود شریف کے الفاظ میں اور عام طور پر التحیات میں پڑھے جانے والے درود شریف ابراہیمی کے الفاظ میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے۔ اب اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ جناب یہ تو درود ابراہیمی نہیں تو اس کو اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ سب الفاظ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں' سب بجا ہیں' سب حق ہیں' سب نور ہیں' ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے' کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت و ناجائز کہنا کسی جاہل کا شیوہ تو ہو سکتا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کو یہ بات کسی طرح زیب نہیں دیتی۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں درود شریف کے اور بھی صیغے ہیں' ابن ماجہ کی ایک حدیث سماعت فرمائیے!

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ

---

[1] امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری' صحیح بخاری' (کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)' جلد ثانی مطبوعہ اصح المطابع کراچی' ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء' ص ۹۴۰

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیْهِ فَاِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْهِ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ فَعَلِّمْنَا۔

یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو کہا کہ جب نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو، بڑے خوبصورت انداز سے پڑھا کرو، تم اس حقیقت کو نہیں جانتے تمہارا درود بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے، حاضرین نے عرض کی کہ آپ ہمیں ایسا درود سکھایئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یوں درود شریف پڑھا کرو۔

"قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔[1]

ان پیارے پیارے الفاظ میں جو محبت، ادب اور والہیت جھلک رہی ہے، اس سے اہل ذوق ہی پوری طرح لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

---

[1] امام ابو عبد اللہ بن یزید قزوینی (المتوفی ۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجہ، (عربی) مطبوعہ کتب خانہ میر محمد آرام باغ کراچی، سن طباعت ندارد، ص ٦٥

اس درود شریف پر کسی صحابی نے اعتراض نہ کیا کہ یہ من گھڑت درود آپ نے کہاں سے نکالا' آج تک کسی اہل علم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درود شریف کا انکار نہیں کیا' رہے جہلاء اور خوامخواہ اعتراض کرنے والے تو ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ محشر کے روز خود فرمائے گا۔

ایک ایمان افروز واقعہ بھی سن لیجئے' اس واقعہ کے ناقل ابن قیم ہیں جو کہ تمام وہابیوں کے امام اور مقتداء ہیں' اسے پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا اور معترضین کی فضول گوئی آپ پر واضح ہو جائے گی' وہ لکھتے ہیں۔

"وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ' رَأَيْتُ الشَّافِعِيَّ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ' مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ' رَحِمَنِيْ وَ غَفَرَلِيْ وَزُفَّنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ' وَنُثِرَ عَلَيَّ كَمَايُنْثَرُ عَلَى الْعُرُوْسِ' فَقُلْتُ' بِمَ بُلِغْتُ هٰذِهِ الْحَالَ؟ فَقَالَ لِيْ قَائِلٌ' يَقُوْلُ لَكَ بِمَافِيْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ' فَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ' وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ' قَالَ' فَلَمَّا اَصْبَحْتُ نَظَرْتُ الَى الرِّسَالَةِ فَوَجَدْتُ الْاَمْرَ كَمَارَأَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا

۔ محمد بن ابی بکر المعروف حافظ ابن قیم جوزی دمشقی' (المتوفی ۷۵۱ھ) "جلاء الافہام" (عربی) مطبوعہ مصر' ص ۲۴۷

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا' مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دلہن کو لے جایا کرتے ہیں' مجھ پر (رحمت کے پھول) اس طرح نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کئے جاتے ہیں' میں نے پوچھا یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو درود کہا ہے' یہ اس کا صلہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امام وہ درود شریف کس طرح ہے؟ امام شافعی نے فرمایا وہ درود شریف اس طرح ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَكَرَهُ
الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَمَاغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

اس واقعہ سے واضح ہوا کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "الرسالہ" کے خطبہ میں محبت بھرے الفاظ میں جب اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود لکھا جس کا ذکر صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ عزت افزائی فرمائی' معلوم ہوا کہ دل محبت سے لبریز ہو' روح عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو' الفاظ میں خلوص' نیاز اور ادب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چمک رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے درود کو قبول فرماتا ہے[۱]

معترضین کے اکابر علماء نے درج ذیل درود شریف کو اپنی کتابوں میں "مسنون درود شریف" کے عنوان کے تحت درج کیا اور انہیں پڑھنے کی ترغیب دی۔ قارئین کرام انصاف فرمائیں کہ کیا یہ درود شریف صلوٰۃ ابراہیمی سے مختلف نہیں؟ اگر یہ مختلف ہیں تو ان کو ناجائز کیوں نہیں کہا جاتا؟

---

[۱] پیر محمد کرم شاہ' مضمون' نماز جنازہ کا طریقہ' ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور' شمارہ نومبر ۱۹۷۳ء' ص ۳۵-۳۶

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ[۱]

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ[۲]

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔[۳]

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں۔

"ایک طریقہ درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف و ستھرے لباس سے جو حلال کمائی سے حاصل کیا

---

۱ مولوی اشرف علی تھانوی (دیوبندی) 'زاد السعید' مطبوعہ تاج کمپنی لاہور 'ص ۱۷

" مولوی زکریا سہارنپوری (امیر تبلیغی جماعت) "فضائل درود شریف" مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور 'ص ۵۹

" پروفیسر سید ابو بکر غزنوی (غیر مقلد) 'قربت کی راہیں' مطبوعہ مکتبہ غزنویہ شیش محل روڈ لاہور ' ۱۹۷۷' ص ۱۴۹

۲ حافظ ابن قیم جوزی "جلاء الافہام" (عربی) مطبوعہ مصر 'ص ۴۸

" مولوی اشرف علی تھانوی "زاد السعید" مطبوعہ لاہور 'ص ۳۱

" مولوی زکریا سہارنپوری "فضائل درود شریف" مطبوعہ لاہور 'ص ۵۲

" پروفیسر ابو بکر غزنوی "قربت کی راہیں" مطبوعہ لاہور 'ص ۱۴۹

۳ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی "سراجاً منیر" مطبوعہ سیالکوٹ '۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴' ص ۲۹

" مولوی محمد زکریا سہارنپوری "فضائل درود شریف" مطبوعہ لاہور' سن طباعت ندارد' ص ۵۹ '۱۲۲

" پروفیسر سید ابو بکر غزنوی "قربت کی راہیں" مطبوعہ لاہور' ۱۹۷۷ء' ص ۱۵۰

ہو' ملبوس ہو کر تازہ وضو کر کے اور خوشبو لگا کر خلوت میں بیٹھ کر شور وشغب سے توجہ میں خلل نہ پڑے' صاف وستھرا مصلے بچھائے اور یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

مولوی اشرف علی تھانوی (دیوبندی) لکھتے ہیں کہ جو سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہو گی۔ (درود شریف یہ ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَامُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی' درود شریف "تنجینا" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ' ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب

۔ مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی' سراجاً منیرا' مطبوعہ سیالکوٹ' ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء' ص ۲۸

مولوی حسین احمد دیوبندی' "مکتوبات شیخ الاسلام" ج ۲' ص ۵۴

۔ مولوی اشرف علی تھانوی' "زادالسعید" مطبوعہ تاج کمپنی کراچی' ص ۱۳

ہے اور قلب کو عجیب و غریب اطمینان بخشتا ہے۔ درود شریف تنجینا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔[1]

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (غیر مقلد) "درود شریف تنجینا" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ درود شریف حاجات دنیاوی و دینی کے لئے اکسیر اعظم ہے اور جو کوئی شب جمعہ میں اس درود شریف کو ہزار بار پڑھے گا' وہ حضور ﷺ کو خواب میں دیکھے گا اور اس کے سارے حوائج پورے ہوں گے[2]

یہی نواب صدیق حسن خاں "صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ" کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کو مغاربہ (اہل مغرب) "صلوٰۃ ناریہ" کہتے ہیں' وہ اس لئے کہ جب یہ درود شریف ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے چار سو چوالیس بار پڑھا جائے تو مقصد سرعت (تیزی) میں مثل نار (آگ) کے حاصل ہوتا ہے' درود شریف ناریہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى

---

[1] مولوی اشرف علی تھانوی "زاد السعید" مطبوعہ تاج کمپنی کراچی' ص ۱۵

[2] نواب صدیق حسن خاں بھوپالی' "الداء والدواء" مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۶۴

آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ
لَّکَ [1]

ان درود شریف کے علاوہ محدثین و فقہا علیہم الرحمہ نے اپنی کتابوں میں حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ "ﷺ" یا کوئی اور مختصر درود شریف کے الفاظ لکھے ہیں حالانکہ یہ الفاظ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ماثور نہیں اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین سے ان الفاظ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود شریف تو صحابہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگا ہے' مگر معترضین نے کبھی یہ نہ کہا کہ یہ درود شریف ناجائز یا بدعت ہے بلکہ اسے اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں' پڑھتے ہیں' بولتے ہیں۔

غیر مقلدین کے مشہور امام حافظ ابن قیم جوزی دمشقی (المتوفی ۷۵۱ھ) کی ایک کتاب کا نام "جلاء الافہام فی الصلوۃ والسلام علی خیر الانام" ہے [2] اس کتاب کا اردو ترجمہ مشہور غیر مقلد عالم و مورخ قاضی محمد سلیمان منصور پوری سابق سیشن جج ریاست پٹیالہ بھارت (المتوفی ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء) نے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ" [3] کے نام سے کیا' اس کے علاوہ حال ہی میں مشہور غیر مقلد مولوی عبدالغفور اثری خطیب جامع مسجد اہل حدیث محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام

---

[1] نواب صدیق حسن خاں بھوپالی' "الداء والدوا" مطبوعہ لاہور' ص ۱۶۴

[2] محمد بن ابی بکر المعروف ابن قیم جوزی' "جلاء الافہام" (عربی) مطبوعہ دار الطباعۃ محمدیہ بالازہر قاہرہ' (مصر)' ص ا

[3] قاضی محمد سلیمان منصور پوری' الصلوۃ والسلام علی خیر الانام' مطبوعہ ادارہ ضیاء الحدیث مدنی روڈ مصطفٰی آباد لاہور' ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء' ص ا

"احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام" [1] ان تینوں صاحبان نے اپنی اپنی کتاب کا نام رکھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ بھی درود و سلام کے اور صیغے استعمال ہو سکتے ہیں چاہے حدیث میں انہی لفظوں کے ساتھ ان کا ثبوت نہ ہو' کیونکہ الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام بھی تو درود ہے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جناب یہ جو درود اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ " پڑھا جاتا ہے' پڑھنا جائز نہیں' یہ تو گھڑا ہوا خود ساختہ درود ہے پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں نہیں پڑھا جاتا۔

اس جاہلانہ اعتراض کے بارے میں عرض ہے کہ جب "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ" یا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ خَیْرِ الْاَنَامِ" لکھنا اور پڑھنا جائز ہے تو اسی طرح "علیک" کے ساتھ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی بدعت و ناجائز نہیں ہو سکتا' کیونکہ اگر ابن قیم' قاضی سلیمان منصور پوری اور مولوی عبد الغفور اثری کا لکھا ہوا درود ناجائز نہیں تو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی ناجائز نہیں' ورنہ ان دونوں میں فرق بتایا جائے' رہا یہ شبہ کہ "علیک" ضمیر خطاب کا صیغہ ہے تو چونکہ "علیک" بلفظہ نماز میں استعمال ہوتا ہے' لہٰذا جس طرح نماز میں اس کا استعمال ممنوع نہیں تو اسی طرح بیرونِ نماز بھی اس کا استعمال ممنوع نہیں ہو سکتا' ورنہ وجہ فرق بتایا جائے' نیز جس طرح نماز میں ایہا النبی نداء کے ساتھ پڑھا جاتا ہے' اسی طرح بیرون نماز بھی نداء کے ساتھ یا رسول اللہ پڑھنا شرک و ممنوع نہیں ہو سکتا ہے' کیونکہ جو معنی و مفہوم ایہا النبی کا ہے وہی معنی و

---

[1] مولوی عبد الغفور اثری۔ احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام، مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۹۴ء ص ۱

مفہوم یا رسول اللہ کا ہے' جو لوگ کہتے ہیں کہ بس نماز والا ہی درود پڑھنا چاہیے وہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ نماز والا سلام بھی پڑھنا چاہیے یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

یہاں یہ شبہہ پیدا ہو سکتا ہے کہ حرف نداء یا کے ساتھ درود شریف تو تب پڑھا جائے کہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ حضور نبی کریم ﷺ درود سے سماعت فرماتے ہیں' تو اس بارے میں ایک حدیث شریف سنئے' غیر مقلدین کے امام ابن قیم جوزی نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

قَالَ الطَّبْرَانِیُ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا صَلٰوةً عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ یَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِکَةُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ کَانَ' قُلْنَا : وَبَعْدَ وَفَاتِکَ؟ قَالَ: وَبَعْدَ وَفَاتِیْ' اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ذَکَرَ الْحَافِظُ الْمُنْذِرِیُ فِی التَّرْغِیْبِ' وَقَالَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ۔[1]

ترجمہ۔ طبرانی نے بسند مذکور کہا' حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو' اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے' اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ

---

[1] حافظ ابن قیم جوزی'' جلاء الافہام '' (عربی) مطبوعہ مصر' ۱۳۹۲ھ' ص ۶۳

جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو' حضرت ابودردا فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی' بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے' اس حدیث کو حافظ منذری نے "ترغیب" میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے بسند جید روایت کیا۔ یہاں یہ شبہہ نہ کیا جائے کہ سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث نہیں پھر حافظ منذری کا رواہ ابن ماجہ بسند جید کہنا کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لیے کہ حافظ منذری نے رواہ ابن ماجہ کہا ہے فی سننہ" نہیں کہا' مرویات ابن ماجہ سنن میں منحصر نہیں بلکہ تفسیر و تاریخ وغیرہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

حافظ ابن قیم کی اس نقل کردہ حدیث سے صاف ثابت ہے کہ درود شریف پڑھنے والا جہاں بھی ہو اس کی آواز رسول اللہ ﷺ کو پہنچ جاتی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "بوادر النوادر" جلد اول صفحہ ۲۰۵ پر اس حدیث کی سند اور متن دونوں پر کلام کیا ہے' ضیغم اسلام علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۶ء) نے ان اعتراضات کا مفصل' مدلل' علمی اور تحقیقی جواب دیا جو پڑھنے کے قابل ہے[1] ہم مضمون طویل ہونے کے خوف سے یہاں جواب نقل نہیں کر رہے۔

باقی یہ اعتراض کہ یہ گھڑا ہوا خود ساختہ درود ہے تو سنئے۔

مولوی اشرف علی تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) نے ایک دن کہا' جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ[2]

---

[1] ماہنامہ "السعید" ملتان' شمارہ جولائی اگست' ۱۹۶۲ء' (حیات النبی نمبر)' ص ۴۶

[2] ظفر احمد تھانوی' (حاشیہ) شکر النعمہ بذکر الرحمتہ' مطبوعہ مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء کراچی' ص ۱۸

مولوی حسین احمد کانگریسی الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں! ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔[۱]

مولوی سجاد بخاری مدیر ماہنامہ "تعلیم القرآن" راولپنڈی نے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو درود شریف تسلیم کیا ہے۔[۲]

ان کے علاوہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی[۳] (المتوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء) اور مولوی محمد ذکریا سہارن پوری سابق امیر تبلیغی جماعت[۴] نے بھی الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو درود شریف تسلیم کیا ہے۔ رہا یہ اعتراض کہ یہ درود پاکستان کے علاوہ بھی کہیں اور پڑھا جاتا ہے یا نہیں تو سنئے نامور مورخ ادیب نسیم حجازی اپنے سفرنامہ حج میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں!

"کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا۔۔۔۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا' جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا' جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی

---

[۱] مولوی حسین احمد' "الشہاب الثاقب" مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور' ۱۹۷۹ء' ص ۲۴۴

[۲] ماہنامہ "تعلیم القرآن" راولپنڈی' شمارہ ستمبر ۱۹۶۰ء' ص ۳۶

[۳] حاجی امداد اللہ مہاجر مکی' "ضیاء القلوب" (کلیات امدادیہ) مطبوعہ دارالاشاعت کراچی' ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۶ء' ص ۱۵-۶۱

[۴] مولوی محمد ذکریا سہارنپوری' "فضائل درود" مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۲۸

مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے رکنا چاہتے ہیں' انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا' اس کار میں ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر "الرزق علی اللہ" کے الفاظ کندہ تھے' کوئی آدھ یا پون گھنٹہ کے بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رکی اور ہم اتر پڑے' ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی' میں نے وضو کے لیے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا' وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے' مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی' بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے' جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے' وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود سلام پڑھانا شروع کر دیتے' الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ" کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی' ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا' جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور

وہ اسے پی لیتے تھے' دوسرا شخص قند کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا' مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور قند تقسیم کی جاتی ہے۔[1]

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ علامہ عبدالحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے۔ پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام "تفسیر الخطیب" سیرت نبوی پر "تایتہ الخطیب اور "اسمی الرسلات" نامی کتابیں لکھیں' اس کے علاوہ سلطان عبدالعزیز بن سعود کی سوانح حیات "الامام العادل" کے نام سے دو جلدوں میں لکھی' پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا[2] یہ اپنی کتاب "اسمی الرسلات" کے دیباچہ میں صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں!

"میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آکر شکایت کی میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ" رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا' میں نے شیخ ابن مانع اور شیخ عبدالظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے' (لہٰذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں' کیا واقعی

---

[1] نسیم حجازی' "پاکستان سے دیار حرم تک" مطبوعہ قومی کتب خانہ فیروز پور روڈ' لاہور' ص ۴۹-۵۱

[2] قاضی محمد زاہد الحسینی' "تذکرہ المفسرین" مطبوعہ اٹک' ۱۴۰۱ھ' ص ۲۰۵

علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنا حرام ہے؟ تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ و سلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ خلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں [۱]

مدینہ منورہ میں آج بھی روضہ مبارک حضور پر نور ﷺ پر ہر نماز کے بعد "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا جاتا ہے کوئی منع نہیں کرتا، بلکہ معلم حضرات ہر حاجی کو مواجہہ شریف کے سامنے لے جا کر دست بستہ بلند آواز سے "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہلواتے ہیں، دوسرے عرب ممالک عراق، شام، مصر، لیبیا وغیرہ میں اذان کے بعد یہی درود شریف پڑھا جاتا ہے، جو یقین نہ کرے وہ اپنے کسی عزیز سے جو وہاں رہتا ہو تصدیق کر لے، الحمدللہ دنیا کے وہ تمام ممالک جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

ایک سوال کا جواب

کیا درود شریف میں مزید کلمات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے؟ یعنی ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جس سے حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ فقہا کرام نے نماز کے درود میں لفظ "سیدنا" کی زیادتی کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے، صاحب در مختار نے فرمایا "وَنُدِبَ السِّیَادَۃُ لِاَنَّ زِیَادَۃَ الْاَخْبَارِ الْوَاقِعِ عَیْنِ السُّلُوْکِ وَالْاَدَبِ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِہٖ" یعنی نماز میں درود شریف میں "سیدنا" کا لفظ کہنا مستحب ہے، کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین

---

[۱] قاضی محمد زاہد الحسینی، "رحمت کائنات" مطبوعہ اٹک، ۱۹۸۴ء، ص ۳۰۳

ادب کی راہ چلنا ہے' لہٰذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے اور فتاویٰ شامی میں ہے "وَالْاَفْضَلُ لِاِتْیَانٍ بِلَفْظِ السِّیَادَۃِ کَمَا قَالَهُ ابْنُ ظَهِیْرَۃٍ وَصَرَّحَ بِهٖ اَفْتٰی الشَّارِحُ لِاَنَّ فِیْهِ الْاِتْیَانَ بِمَا اَمَرَنَا بِهٖ وَزِیَادَۃَ الْاَخْبَارِ بِالْوَاقِعِ الَّذِیْ هُوَ اَدَبٌ فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِهٖ" (فتاویٰ شامی' جلد اول' صفحہ ۴۷۹) یعنی لفظ "سیدنا لانا افضل ہے' نماز کے درود شریف میں اللھم صل علی سیدنا محمد کہنا افضل ہے جیساکہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہا کی ایک جماعت نے اس کی تصریح کی اور اسی کے مطابق (صاحب در مختار) نے بھی فتویٰ دیا' کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے (یعنی حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر) اور زیادۃ اخبار ہے اس واقع کی جو عین ادب ہے' لہٰذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے۔

مولوی محمد زکریا سہارنپوری سابق امیر تبلیغی جماعت لکھتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں "سیدنا" کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے' در مختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو عین ادب ہے۔ جیساکہ رملی شافعی وغیرہ نے کہا ہے[1]

پروفیسر ابوبکر غزنوی (غیر مقلد) لکھتے ہیں۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی "علی سید المرسلین" کہنے کی تلقین فرما رہے ہیں (ابن ماجہ) تو پھر "اللھم صل علی سیدنا محمد" کہنے پر معترض ہونے کی گنجائش کہاں باقی رہی (اور) حضور علیہ الصلوۃ

---

[1] مولوی محمد زکریا سہارنپوری' "فضائل درود شریف" مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور' ص ۹۰

والسلام کو مولانا کہنے میں کچھ قباحت نہیں بلکہ عین حسن ادب ہے۔" [1]

مولوی حافظ عبدالرحمٰن ابن مفتی محمد حسن امرتسری دیوبندی مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور راوی ہیں کہ میرے والد صاحب نے ایک موقعہ پر مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دن مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) آئے اور کہنے لگے کہ میں درود شریف پڑھتا ہوں تو اس کی عظمت بڑھانے کے لئے کچھ اور کلمات اس میں شامل کر لیتا ہوں سوچتا ہوں کہ یہ بے ادبی یا سنت کی خلاف ورزی تو نہیں؟ یہ بات ہو رہی تھی کہ اچانک مولانا محمد ادریس کاندھلوی تشریف لے آئے۔ مفتی صاحب نے انہیں مخاطب کر کے کہا آئیے مولانا اس وقت آپ کی ضرورت پڑ گئی پھر انہیں مولانا داؤد غزنوی کا سوال سنایا' مولانا ادریس صاحب نے کہا اس میں کوئی اشکال نہیں اور قرآن کی اس آیت سے استنباط فرمایا کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اس میں صلوا اور سلموا کے صیغے مطلق ہیں' اس اطلاق میں یہ خاص شکل بھی شامل ہے۔ مفتی صاحب نے یہ بات جو سنی تو فرمایا جزاک اللہ آپ نے خوب جواب دیا۔ [2]

قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں:

"درود شریف اس محبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سید دو عالم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے' اس لئے جن کلمات میں نثر یا نظم کی طرز پر پیش کرے جائز اور درست ہے--- چنانچہ صحابہ

---

[1] پروفیسر ابو بکر غزنوی' "قربت کی راہیں" مطبوعہ مکتبہ غزنویہ شیش محل روڈ لاہور' ۱۹۷۷ء' ص ۱۲۳' ۱۲۴

[2] پروفیسر ابو بکر غزنوی' "سوانح عمری حضرت مولانا ابو داؤد غزنوی" مطبوعہ لاہور' ۱۹۷۴ء' ص ۱۹۵

کرام نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور فداک ابی وامی اور فداک روحی جیسے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا--- اس لئے محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو (جواہر البحار' جلد ۳' صفحہ ۸۳)--- چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا--- درود و سلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت نے تالیف کئے' بعض ایسے بھی ہیں جن کی پسندیدگی کی سند حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا فرمائی۔" ؂۱

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود و سلام جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے' یہ درود و سلام عربی میں بھی ہو سکتا ہے اور نعتیہ نظم و نثر میں کسی دوسری زبان میں بھی ہو سکتا ہے۔" ؂۲

ان عبارات سے ثابت ہو گیا کہ درود شریف کے تمام مجموعے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق نے ترتیب دیئے ہیں مثلاً "دلائل الخیرات شریف" "درود تاج" "درود لکھی" "درود ماہی" "درود مستغاث" وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ جائز ہیں۔ اگر کوئی جاہل ان کے پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔

؂۱ قاضی محمد زاہد الحسینی' "رحمت کائنات" مطبوعہ اٹک' ۱۹۸۴ء' ص ۲۱۹' ۲۲۰

؂۲ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی' "درود و سلام" مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ اردو بازار لاہور' ۱۹۸۹ء' ص ۱۴

کچھ عرصہ قبل جماعت اسلامی کے ترجمان رسالہ ماہنامہ "فاران" کراچی، شمارہ نمبر ۱۲ بابت ماہ جون، جولائی ۱۹۸۰ء میں محمد جعفر شاہ پھلواروی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں "درود تاج شریف" پر کچھ اعتراضات کئے گئے تھے کہ اس میں لغوی اور لسانی غلطیاں ہیں جو کہ ایک غیر عربی دان بھی نہیں کرسکتا۔ پھر یہ اعتراضات عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ایک پمفلٹ کی صورت میں "ادعیہ پر تحقیقی نظر" کے نام سے شائع کئے گئے، بعد میں ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور شمارہ ۱۷ شوال ۱۴۰۰ھ میں بھی یہ اعتراضات شائع ہوئے، معترضین کے خیال میں ان اعتراضات کا جواب قیامت تک ممکن نہ تھا، اتفاقاً پمفلٹ کی اشاعت کے چند سال بعد غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی رحمتہ اللہ علیہ کراچی تشریف لے گئے تو دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے بعض علماء نے آپ کو اس پمفلٹ کے متعلق بتایا۔ الحمدللہ آپ نے ملتان واپس تشریف لانے کے بعد اس کے تمام اعتراضات کا مدلل جواب تحریر فرمایا، آپ لکھتے ہیں!

"مجھے افسوس ہے کہ پمفلٹ اب اتنے عرصے کے بعد یکم جنوری ۱۹۸۶ء کو مجھے ملا، اے کاش یہ مضمون اسی وقت میرے سامنے آجاتا تو اس "تحقیقی نظر" کا جواب فوری طور پر بروقت لکھ کر میں شائع کردیتا۔" ؎

جعفر شاہ پھلواروی نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا تھا کہ میں نے جن غلطیوں کی نشاندہی کی ہے وہ اگر لغوی ہیں تو لغت ہی سے اس کا جواب دینا چاہیے، صرف و نحو کی بات کی ہے تو صرف صرف و نحو ہی کے قواعد سے اس کی تردید کرنی چاہیے، فکری معاملہ ہے تو فکری ہی انداز سے اس کو غلط ثابت

؎ علامہ سید احمد سعید کاظمی، "درود تاج پر اعتراضات کے جوابات" مطبوعہ کاظمی پبلی کیشنز کچہری روڈ ملتان، ۱۹۸۶ء، ص ۹-۱۰

کرنا چاہیے' میری گزارشوں کا یہ جواب نہیں کہ فلاں صاحب علم بزرگ نے تو ان غلطیوں کی نشان دہی کی نہیں لہٰذا تمہاری نشان دہی غلط ہے۔[1]

علامہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ اس کے جواب میں کتاب کے آخر میں فرماتے ہیں!

"پھلواروی صاحب کے اس مطالبے کو حرف بحرف ہم نے پورا کر دیا' ہم نے ان کے جواب میں اس بات پر اکتفا نہیں کیا کہ فلاں صاحب علم بزرگ نے ان غلطیوں کی نشاندہی نہیں کی لہٰذا پھلواروی صاحب کی نشاندہی غلط ہے' بلکہ پھلواروی صاحب نے جن لغوی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے ہم نے لغت ہی سے ان کا جواب دیا ہے اور صرف و نحو کی بات کی تردید ہم نے صرف و نحو ہی کے قواعد سے کی ہے اور ان کی فکری غلطیوں کا جواب فکری ہی انداز سے دیا ہے۔[2]

ایک شبہ کا ازالہ

یہاں ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آپ تو کہتے ہیں کہ درود شریف میں ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جائز ہے جن سے حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو لیکن حضور ﷺ کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی شان بیان کرنے میں مبالغہ کرنا جائز نہیں حدیث درج ذیل ہے۔

---

[1] محمد جعفر شاہ پھلواروی' "اولیہ پر تحقیقی نظر" مطبوعہ ادارہ معارف الحق کراچی' ۱۹۸۰ء' ص ۱۶

[2] علامہ سید احمد سعید کاظمی' "درود تاج پر اعتراضات کے جوابات" مطبوعہ ملتان' ۱۹۸۶ء' ص ۱۱۹

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔ متفق علیہ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو بڑھایا' میں اللہ تعالیٰ کا صرف "عبد" ہوں' لہذا تم مجھے "عبد اللہ و رسولہ" کہو۔

علامہ' محدث سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

یہ حدیث صحیحین (بخاری و مسلم) کی متفق علیہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس حدیث شریف میں یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک نہ بڑھاؤ' جیساکہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر انہیں الہ اور معبود بنایا اور مقام عبدیت و رسالت سے بڑھا کر معبودیت اور الوہیت تک پہنچادیا۔

جو لوگ اس حدیث کو پڑھ کر رسول اکرم سید عالم ﷺ کی شان رسالت اور کمال عبدیت بیان کرنے سے روکتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ شان رسالت اور کمال عبدیت کے مقام پر اور مرتبہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں مبالغہ ممکن نہیں' اس لئے کہ عبدیت و رسالت کا کوئی کمال ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سید عالم ﷺ کو عطا نہ فرمادیا ہو' نیز یہ کہ اس مقام عبدیت و رسالت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے کوئی حد نہیں نہ اس میں زیادتی اور مبالغہ متصور ہے' البتہ الوہیت اور

معبودیت کی صفت اگر کوئی شخص معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرے تو یقیناً اس نے مبالغہ کیا اور حضور ﷺ کو حد سے بڑھایا لیکن کسی مسلمان کے حق میں یہ گمان کرنا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک پہنچایا ہے بڑا جرم اور گناہ عظیم ہے۔ کوئی مسلمان جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان سے پڑھتا ہو اور دل سے اس کا یقین رکھتا ہو اس کے حق میں ان کا گمان شدید قسم کی سوء ظنی ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ" یعنی بعض ظن گناہ ہوتے ہیں' مختصر یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ ممکن نہیں بجز اس کے کہ حضور ﷺ کے لئے الوہیت ثابت کی جائے اور اس حدیث میں خود اس امر کی تصریح موجود ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَاتُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی (الحدیث) یعنی مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا۔

ظاہر ہے کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الہ مانا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ"۔ ثابت ہوا کہ حدیث مبارک میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہ ماننے کی نہی وارد ہے' یہ نہیں کہ ماسوائے الوہیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تسلیم کرنے سے منع کیا گیا ہو' حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں' بلکہ ہر وہ خوبی اور کمال جو الوہیت کے ماسویٰ ہے وہ حضور ﷺ کے لئے ثابت و متحقق ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ" میں فرماتے ہیں۔

"فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ پس بگوئید مرا بندۂ خدا و رسول او' و بندگی مقام خاص و صفت مخصوصہ آنحضرت ست کہ بندۂ حقیقی اوست و از ہمہ اتم و اکمل ست دریں صفت و کمال مدح و بیان علو مقام آنحضرت در اسناد ایں صفت ست و اطرا و مبالغہ بمدح آنحضرت راہ ندارد و ہر وصف و کمال کہ اثبات کنند و بہر کمالے کہ مدح گویند از رتبہ او قاصر است الا اثبات صفت الوہیت کہ درست نیاید۔ بیت

مخوں او را خدا از بہر امر شرح و حفظ دیں
دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش انشا کن

و بحقیقت ہیچ کس جز نشاسد چنانکہ خدا را چوں او کس شناخت ﷺ " انتہی۔ (اشعۃ اللمعات' جلد ۴' صفحہ ۹۳' ۹۴)

ترجمہ "(پس مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو) مقام "عبدیت" رسول اللہ ﷺ کا مقام خاص اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صفت مخصوصہ ہے' اس لئے کہ حضور ﷺ ' اللہ تعالیٰ کے عبد حقیقی ہیں اور اس وصف عبدیت میں سب سے زیادہ اتم و اکمل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی کمال مدح اور علو مقام اسی صفت عبدیت کی طرف اسناد کرنے میں ہیں' حد سے بڑھانا اور مبالغہ کرنا حضور ﷺ کی مدح شریف میں راہ نہیں پاتا' جس صفت کمال کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے اثبات کریں اور جس کمال و خوبی کے ساتھ حضور ﷺ کی تعریف کریں وہ حضور ﷺ کے مرتبہ سے قاصر ہے' بجز اثبات صفت الوہیت کے کہ وہ درست نہیں۔ شعر

ترجمہ۔ "یعنی امر شرع اور دین کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں خدا نہ کہو' اس کے علاوہ جو صفت چاہو حضور ﷺ کی مدح میں

بیان کرو۔"

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کی حقیقت کو جانتا ہے نہ ان کی تعریف کر سکتا ہے' اس لئے کہ حضور ﷺ حقیقت میں جیسے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' جیساکہ خدا تعالیٰ کو ان کی طرح کوئی نہیں پہچانتا۔ انتہی"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ حضور ﷺ کی مدح میں جو کمالات اور خوبیاں بیان کی جائیں وہ سب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مرتبہ سے قاصر ہیں اور کسی قسم کے اطراء و مبالغہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف میں راہ نہیں ملتی' بجز اثبات الوہیت کے اور یہ امر ظاہر ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کو روحانی طور پر حاضر ناظر سمجھنا' بابتداء آفرینش خلق سے دخول جنت و نار تک جمیع ماکان ویکون کے علم کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو عالم ماننا' نیز حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو نور کہنا' اسی طرح خزائن الہیہ کو آنحضرت ﷺ کے دست کرم میں عطاء الٰہی تسلیم کرنا' علیٰ ہذا القیاس جس قدر صفات اور کمالات تاجدار مدینہ ﷺ کے لئے اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت مانتے ہیں' ان میں سے کوئی وصف بھی صفت الوہیت نہیں' لہٰذا کمالات مذکورہ کے ساتھ حضور ﷺ کی مدح و ثنا کو معاذ اللہ اطراء اور مبالغہ کہنا دروغ بے فروغ ہے۔ علامہ امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمْ

(قصیدہ بردہ شریف)

ترجمہ "چھوڑ دے اس چیز کو (یعنی الوہیت کو) جس کا دعویٰ کیا تھا' نصاریٰ

نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ السلام کے بارے میں اور حکم کہ ہر اس چیز کے ساتھ ہو تو چاہے حضور ﷺ کی مدح و ثنا میں اور اس پر اچھی طرح پختہ اور مضبوط رہ۔" [1]

مولف کا تعارف

حضرت شیخ ابوالمحاسن یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل بن محمد ناصر الدین نبہانی شافعی فلسطینی رحمہم اللہ تعالیٰ، فلسطین کے شمال میں واقع قصبہ "اجزم" میں جمعرات کے دن ۱۲۶۵ھ ، ۱۸۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ یہ قصبہ اس وقت "حیفا" سے ۲۵ کلومیٹر دور جنوب میں ہے۔ آپ عرب کے ایک بادیہ نشین قبیلہ بنو نبہان کی نسبت سے "نبہانی" کہلاتے تھے۔ آپ نے ناظرہ قرآن مجید اپنے والد مکرم شیخ اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھا۔ آپ کے والد ماجد اسی سال کی عمر کے باوجود عمدہ صحت رکھتے تھے، اکثر و بیشتر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے اور ہر روز قرآن مجید کے دس پارے تلاوت فرماتے۔ [2]

۱۲۷۵ھ میں جب آپ دس سال کے ہوئے تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو قرآن مجید حفظ کرنے کے لیے مصر بھیج دیا۔ یہاں آپ نے آٹھ سال میں قرآن مجید حفظ کیا، محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں بروز ہفتہ آپ جامعہ ازہر (قاہرہ) میں داخل ہوئے اور ماہ رجب المرجب ۱۲۸۹ھ تک تعلیم میں مصروف رہے۔ آپ نے جامعہ ازہر میں جن علماء و مشائخ سے علم دین حاصل کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

---

[1] ماہنامہ "السعید" ملتان، شمارہ ستمبر ۱۹۶۲ء، ص ۸-۹

[2] شیخ یوسف نبہانی "الشرف المؤبد لآل محمد" (عربی) مطبوعہ مصر، ۱۳۱۸ھ، ص ۱۲۳

علامہ شیخ ابراہیم السقا الشافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۸ھ)
علامہ شیخ سید محمد الدمنہوری الشافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۸ھ)
علامہ شیخ ابراہیم الزرو الخلیلی الشافعی مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۷ھ)
علامہ شیخ احمد الاجہوری الشافعی نابینا رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۳ھ)
علامہ شیخ سید عبد الہادی الابیاری الشافعی مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۰ھ)
علامہ شیخ احمد راضی الشرقاوی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ مصطفیٰ الاشراقی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ عبد اللطیف الخلیلی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ صالح الجیادی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ محمد العشادی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ شمس الدین محمد الانبابی الشافعی مصری رحمتہ اللہ علیہ (اس وقت کے شیخ ازہر)
علامہ شیخ عبد الرحمٰن الشربینی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ احمد البابی الحلبی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ شریف الحلبی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ فخر الدین الیانیاوی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ عبد القادر الرافعی الحنفی الطرابلسی رحمتہ اللہ علیہ (شامی جو کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے' اس پر "التحریر" کے نام سے دو جلدوں میں ان کا حاشیہ ہے)
علامہ شیخ عمر الحنفی مفتی طنطاء رحمتہ اللہ علیہ

علامہ شیخ مسعود النابلسی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ حسن العدوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفی ۱۳۰۳ھ) مشارق الانوار اور شرح دلائل الخیرات آپ کی مشہور
تصانیف ہیں۔
علامہ شیخ محمد الحامدی المالکی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ محمد روبہ المالکی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ حسن الطویل المالکی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ محمد البیسونی المالکی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ یوسف ابرقاوی الحنبلی رحمتہ اللہ علیہ [1]
علامہ شیخ محمود حمزہ الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ المعمر محمد امین الیطار رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ ابوالخیر بن عابدین رحمتہ اللہ علیہ
علامہ شیخ عبداللہ بن ادریس السنوسی رحمتہ اللہ علیہ [2]

علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے "جامعہ ازہر" میں ایسے ایسے محقق اساتذہ سے استفادہ کیا کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی ملک یا علاقہ میں موجود ہو تو وہاں کے رہنے والوں کو جنت کی راہ پر چلانے کے لیے کافی ہو اور تن تنہا تمام علوم میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کردے۔ [3]

---

[1] شیخ یوسف نبہانی، "افضل الصلوات علی سید السادات" مطبوعہ بیروت، (عربی) ۱۳۰۹ھ ص ۲۶۲

[2] ماہنامہ "نعت" لاہور، شمارہ فروری، ۱۹۹۳ء، ص ۱۶

[3] شیخ یوسف نبہانی، "الشرف المؤبد لآل محمد" (عربی) مطبوعہ مصر، ۱۳۱۸ھ، ص ۱۲۳

علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ سب سے زیادہ اپنے استاد علامہ شیخ ابراہیم السقاشافعی مصری علیہ الرحمہ کے معترف اور مداح ہیں۔ آپ نے ان سے شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۶ھ) کی "شرح التحریر" اور "شرح منہج" اور ان پر علامہ شرقاوی اور علامہ بیجرمی کے حواشی پڑھے اور تین سال تک ان سے فیض یاب ہوئے۔ انہوں نے علامہ نبہانی کو سند دیتے ہوئے ان القاب سے نوازا ہے۔

اَلْاِمَامُ الْفَاضِلُ، وَالْهُمَامُ الْكَامِلُ، وَالْجَهْبَذُ الْاَبَرُّ اللَّوْذَعِيُّ الْاَرِيْبُ، وَالْاَلْمَعِيُّ الْاَدِيْبُ، وَلَدُنَا الشَّيْخُ يُوْسُفُ ابْنُ الشَّيْخِ اِسْمٰعِيْلَ النَّبْهَانِيُّ الشَّافِعِيُّ اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِالْمَعَارِفِ وَنَصَرَهُ۔[1]

جامعہ ازہر (قاہرہ) سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے تھوڑے عرصہ کے لیے "عکا" شہر میں کچھ اسباق کی تعلیم کے لیے قیام کیا۔[2]

۱۲۹۱ھ میں "نابلس" (فلسطین) کے قصبے "جنین" میں قاضی مقرر ہوئے، پھر استنبول (ترکی) چلے گئے، وہاں رسالہ "الجوائب" کے ادارہ تحریر میں شامل ہو گئے، ادارے کی تمام مطبوعات کی تصحیح بھی آپ کے فرائض میں شامل تھی۔[3]

۱۲۹۲ھ میں آپ نے "شام" کا سفر کیا اور شامی علماء کی صحبت سے مستفید ہوئے، اسی عرصہ میں آپ یکتائے زمانہ، الامام، المحدث، الفقیہ شیخ

---

[1] شیخ یوسف نبہانی، "الشرف المؤبد لآل محمد" (عربی) مطبوعہ مصر، ۱۳۱۸ھ، ص ۱۲۵

[2] شیخ یوسف نبہانی، "افضل الصلوات علی سید السادات" (عربی) مطبوعہ بیروت، ۱۳۰۹ھ، ص ۲۶۳

[3] ماہنامہ "نعت" لاہور، شمارہ فروری ۱۹۹۳ء، ص ۱۳

السید محمود آفندی الحمزاوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور شرف عقیدت حاصل کیا۔ انہوں نے کمال شفقت سے آپ کو نوازا اور آپ کی درخواست پر ایک قصیدہ کی اجازت بھی عطا فرمائی۔[۱]

۱۲۹۲ھ میں القدس شریف (فلسطین) میں سیدی شیخ حسن ابی حلاوۃ الغزی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو اس درود شریف کی اجازت دی "

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْحَبِيْبِ الْمَحْبُوْبِ شَافِي الْعِلَلِ وَمُفَرِّجِ الْكُرُوْبِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ[۲]

آپ نے "سلسلہ ادریسیہ" میں شیخ اسماعیل نواب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ "سلسلہ رفاعیہ" میں شیخ عبدالقادر ابو رباح الدجانی الیافی رحمتہ اللہ علیہ "سلسلہ خلوتیہ" میں شیخ حسن رضوان الصعیدی رحمتہ اللہ علیہ "سلسلہ شاذلیہ" میں شیخ محمد بن سعود الفاسی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ علی نور الدین البشرطی رحمتہ اللہ علیہ "سلسلہ نقشبندیہ" میں شیخ غیاث الدین اربلی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ "سلسلہ قادریہ" میں حسن بن حلاوۃ الغزی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت و اجازت پائی۔ ان بزرگوں کے علاوہ شیخ محمد سعید الجبال الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ شیخ احمد بن حسن العطاس رحمتہ اللہ علیہ شیخ سلیم المسوتی الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ حسین بن محمد بن حسین الحبشی الباعلوی رحمتہ اللہ علیہ شیخ عبداللہ حنفی الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ ابو عبداللہ محمد رحمتہ اللہ

---

[۱] شیخ یوسف نبہانی، "افضل الصلوت، علی سید السادات"، (عربی)، مطبوعہ بیروت، ۱۳۰۹ھ، ص ۲۶۲

[۲] شیخ یوسف نبہانی، "افضل الصلوت علی سید السادات"، (عربی) مطبوعہ بیروت، ۱۳۰۹ھ، ص ۲۶۱

علیہ سے بھی روایت واجازت کا فیض پایا۔[1]

جب علامہ نبہانی قدس سرہ کے علم و فضل کا چرچا ہوا تو (۱۳۰۵ھ) میں بیروت (لبنان) میں محکمہ "الحقوق العلیا" کے رئیس (وزیر انصاف) مقرر کر دیئے گئے۔ ایک عرصہ تک اس منصب پر فائز رہے' آخر عمر میں آپ نے اپنے اوقات عبادت اور تصنیف کے لیے وقف کر دیئے اور ایک عرصہ مدینہ منورہ میں رہے۔[2]

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران شیخ الدلائل علامہ محمد سعید مالکی بن علامہ سید محمد المغربی رحمہم اللہ تعالیٰ سے "دلائل الخیرات شریف" کا سماع نصیب ہوا اور اجازت حاصل کی۔[3] آپ نے تین نشستوں میں باریک بینی سے دلائل الخیرات پڑھ کر سنائی اور اجازت حاصل کی۔[4]

آپ کے سوانح نگار علامہ شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی (استاذ شعبہ تخصص جامعہ ازہر' مصر) کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو مدینہ طیبہ میں اتنی زیادہ عبادت و ریاضت کرتے دیکھا ہے' جسے دیکھ کر بے ساختہ یہ کہہ دینا پڑتا ہے کہ اتنی زیادہ عبادت و ریاضت کی توفیق اللہ تعالیٰ بطور کرامت اپنے اولیاء و اصفیاء ہی کو عنایت فرماتا ہے۔[5]

---

[1] ماہنامہ "نعت" لاہور' شمارہ فروری' ۱۹۹۳ء' ص ۱۷

[2] محمد عبدالحکیم شرف' "مقدمہ شواہد الحق"' (اردو) مطبوعہ لاہور' ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء' ص ب

[3] ماہنامہ "نعت" لاہور' شمارہ فروری' ۱۹۹۳ء' ص ۱۷' بحوالہ فہرس الفہارس' جز ثانی از سید عبدالحی کتانی فاسی' ص ۱۱۰۸

[4] شیخ یوسف نبہانی' "الدلالات واضحات" (عربی)' مطبوعہ مصر' ۱۹۵۵ء' ص ۵

[5] ماہنامہ تاجدار کائنات' رام پور (یو' پی بھارت) شمارہ جنوری' ۱۹۸۱ء' ص ۱۳' ک)

آپ حضور نبی کریم ﷺ کے ایسے عاشق صادق تھے کہ اپنے دل کو ہمیشہ محبوب کی قیام گاہ بنائے رکھتے۔

مولانا ابوالنور محمد بشیر مدظلہ، مدیر ماہنامہ "ماہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ اپنے والد ماجد فقیہہ اعظم علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمتہ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز امام احمد رضا بریلوی) کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"میرے والد ماجد علیہ الرحمتہ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جب شریف مکہ کے دور میں حج کرنے گیا تو مدینہ منورہ کی حاضری اور زیارت گنبد خضراء کے شرف سے مشرف ہوتے وقت میں نے باب السلام کے قریب اور گنبد خضرا کے سامنے ایک سفید ریش اور انتہائی نورانی چہرہ والے بزرگ کو دیکھا جو قبرانور کی جانب منہ کرکے دو زانو بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے (یہ حضرت شیخ یوسف نبہانی تھے) میں ان کی وجاہت اور چہرے کی نورانیت دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے گفتگو شروع کر دی۔ آپ میری جانب متوجہ نہ ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں "حجتہ اللہ علی العالمین" اور "جواہر البحار" وغیرہ میں نے پڑھی ہیں جن سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ انہوں نے یہ بات سن کر سمجھا کہ یہ کوئی خوش عقیدہ اور عالم ہے تو میری طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا اور مصافحہ فرمایا، میں نے ان سے عرض کیا کہ حضور آپ قبرانور سے اتنی دور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے میں اس لائق نہیں کہ قریب جاؤں، اس کے بعد اکثر ان کی جائے قیام پر حاضر ہوتا رہا اور ان سے سند حدیث بھی حاصل کی"۔

حضرت قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین احمد القادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ یوسف نبہانی قدس سرہ کی اہلیہ محترمہ (حضرت صفیہ بنت محمد بک البعجان البیروتی) کو چوراسی مرتبہ سرور کون و مکاں ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا)۔[1]

حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۳۰۳ھ میں جب آپ لاذقیہ شہر میں رئیس محکمہ جزیہ تھے تو آپ کو حضور پر نور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی' اس زیارت کا سبب آپ لکھتے ہیں کہ میں اس صیغہ سے درود شریف پڑھتا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

دوسری مرتبہ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ میں زیارت ہوئی' اس کے بعد متعدد مرتبہ آپ کو خواب میں زیارت رسول اکرم ﷺ ہوئی جس کا ذکر آپ نے کتاب سعادۃ دارین میں کیا ہے۔[2]

حضور نبی کریم ﷺ سے استغاثہ کے متعلق آپ نے اپنی کتاب "شواہد الحق" میں ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

علامہ یوسف نبہانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں ایک شخص نے جو اللہ تعالیٰ کے انتقام و عذاب کا خوف نہیں رکھتا تھا' مجھ پر افترا پردازی سے کام لیا' جس کی وجہ سے سلطان نے میری معزولی کا حکم صادر کر دیا اور بیروت سے دور دراز علاقہ کی طرف منتقل ہو جانے کا حکم دیا' جب مجھے حکم سلطانی کی اطلاع ملی تو میں بہت پریشان ہوا' بہر کیف مجھے جمعرات کے

---

[1] اختر شاہ جہانپوری' "مقدمہ جواہر البحار" (اردو) مطبوعہ لاہور' ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء' ص ۱۰

[2] شیخ یوسف نبہانی' "سعادت دارین" (عربی) مطبوعہ بیروت' ۱۳۱۶ھ' ص ۴۷۸

دن یہ اطلاع ملی اور اسی شام یعنی جمعہ کی رات میں نے ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا استغفر اللہ العظیم اور ساتھ ہی ساڑھے تین سو مرتبہ اس طرح درود شریف پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور نبوت پناہ ﷺ سے استغاثہ کیا کہ اے رسول خدا ﷺ میری مدد کو پہنچئے میرے لئے خلاصی اور نجات کے سب حیلے اور اسباب تنگ ہو گئے اور سب راستے مسدود ہو چکے ہیں' اس کے بعد نیند نے غلبہ کیا پچھلی رات آنکھ کھلی تو پھر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا اور نبی کریم ﷺ سے استغاثہ کیا اور ان کے وسیلے سے اللہ سے التجا کی کہ مجھ سے درد و کرب اور رنج الم دور فرمائے۔ جمعہ کا دن ابھی گزرنے نہ پایا تھا کہ قسطنطنیہ (استنبول ترکی) سے بذریعہ ٹیلی گراف سلطان کا یہ حکم موصول ہوا کہ مجھے اسی محکمہ الحقوق میں اسی پوسٹ پر برقرار رکھا جائے اور بیروت سے باہر منتقل نہ کیا جائے اور یہ محض حضور نبی کریم ﷺ سے استغاثہ کی برکت سے ہوا' حالانکہ سلاطین کا دستور اور معمول ہے کہ وہ ایک فرمان جاری کرکے اسے اتنی جلدی واپس نہیں لیتے جتنا کہ اس حکم کو واپس لیا۔[1]

علامہ نبہانی علیہ الرحمہ کو ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء میں بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا' وہ ایسے کہ علامہ نبہانی علیہ الرحمہ نے سات سو پچاس اشعار پر مشتمل "قصیدہ الرائیۃ الکبریٰ" لکھا جس میں دین اسلام اور دیگر ادیان کا تقابل پیش کیا ہے' بالخصوص عیسائیت کا تفصیلی رد کیا ہے کیونکہ عیسائی آئے دن دین اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے تھے۔ دوسرا "قصیدہ الرائیۃ الصغریٰ" پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل لکھا جس میں سنت مبارکہ کی تعریف و

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "شواہد الحق" (اردو) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۸ء' ص ۵۳۳

توصیف اور بدعت کی مذمت کی اور ان اہل بدعت مفسدین کا بھرپور رد کیا جو اجتہاد کا دعویٰ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔

ان قصائد کو آڑ بنا کر بعض کفار اور منافقین نے سلطان عبدالحمید (ترکی) کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی ان قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں' چنانچہ ۱۳۳۰ھ میں جب علامہ نبہانی مدینہ منورہ پہنچے تو انہیں شاہی حکم کے تحت نظربند کر دیا گیا۔ علامہ نبہانی فرماتے ہیں۔

حُبِسْتُ فِي الْمَدِيْنَةِ مُدَّةَ أُسْبُوْعٍ لٰكِن بِالْإِكْرَامِ وَالْإِحْتِرَامِ "مجھے مدینہ طیبہ میں ایک ہفتے کے لیے نظربند کر دیا گیا لیکن عزت و احترام کے ساتھ [1]

قطب مدینہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد القادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء) اس واقعہ کے شاہد ہیں۔ آپ فرماتے ہی کہ ایک مرتبہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر بصری پاشا کو علامہ یوسف نبہانی کی گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا آپ کا بہت معتقد تھا۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلطان کا حکم نامہ پیش کیا۔ آپ نے حکم نامہ دیکھ کر فرمایا میں نے سنا' پڑھا اور اطاعت کی' جب آپ کو قید کیا گیا تو میں (شیخ ضیاء الدین مدنی) حضرت شیخ عمر مدنی رحمتہ اللہ علیہ اور شام کے ایک بزرگ' حضرت شیخ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے گئے اور عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے درخواست کریں' تو شیخ نبہانی علیہ الرحمہ فرمانے لگے کہ اگر آپ نے درخواست کرنی ہے تو سلطان عبدالحمید کی بجائے سلطان کونین صلی اللہ تعالیٰ و آلہ و بارک وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ان الفاظ سے استغاثہ کریں۔

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی ضمیمہ الدلالات الواضحات شرح دلائل الخیرات' (عربی) مطبوعہ مصر' ۱۹۵۵ء' ص ۱۳۹

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامٌ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ حِيْلَتِيْ اَنْتَ وَسِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابھی تین دن ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کے گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا کہ حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔[1]

علامہ نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب حکومت پر واضح ہو گیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔[2]

علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے "قصیدہ الرائیۃ الصغریٰ" میں جہاں سنت کی تعریف اور بدعت کا رد کیا وہاں ضمناً" ان لوگوں کا تذکرہ بھی کیا جو اسلامی تعلیمات کے بعض پہلوؤں کی تشکیل نو کے لئے غیر ضروری اجتہاد کا سہارا لے رہے تھے۔ ان میں وہ شخصیات بھی تھیں جو سیاسی میدان میں بڑی قد آور تھیں مگر علامہ نبہانی تو انہیں عشق رسول ﷺ کے حوالے سے دیکھ رہے تھے۔ اس لئے مذمت سے دست بردار نہیں ہوئے۔ برصغیر میں نیچریت کے بانی سر سید احمد خاں نے جب معجزات نبی کریم ﷺ کا انکار کیا تو ان کے اور ان کے رفقاء کے خلاف جو کچھ دینی طبقہ کی طرف سے رد عمل ہوا' ایسا ہی

---

[1] انٹرویو شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی' (۱۹۷۳ء) آڈیو کیسٹ' مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری' لاہور

[2] یوسف بن اسماعیل نبہانی' "الدلالات الواضحات" (عربی) مطبوعہ مصر' ۱۹۵۵ء' ۱۳۹

رد عمل شیخ محمد عبدہ اور "المنار" کے ایڈیٹر علامہ رشید رضا کے خلاف عرب علاقوں میں پیدا ہوا' یہ کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ عقائد کا معاملہ تھا۔ ان لوگوں کو تحفظ ناموس رسالت پسند نہ تھا' چنانچہ علامہ نبہانی کے خلاف محاذ کھولا گیا اور حضرت علامہ ابوالثناء شیخ شہاب الدین محمود آفندی بغدادی آلوسی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ) کے پوتے محمود شکری آلوسی (المتوفی ۱۳۴۲ھ) کو اس کام کے لئے تیار کیا گیا۔ اس نے علامہ نبہانی کی کتاب "شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق" کے جواب میں ایک کتاب "غایتہ الامانی فی الرد علی النبہانی" لکھی ۔ اس کتاب میں علامہ ابن تیمیہ اور اپنے چچا نعمان آلوسی کا دفاع کرتے ہوئے علامہ ابن حجر مکی' علامہ شیخ تقی الدین سبکی اور علامہ جلال الدین سیوطی کی تحریروں کا انکار کیا گیا اور علامہ نبہانی علیہ الرحمتہ کو تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد بری بری گالیاں دیں گئیں' راقم الحروف کے پاس ان گالیوں کی فہرست بمعہ صفحہ نمبر موجود ہے۔

محمود شکری آلوسی کا چچا نعمان آلوسی (المتوفی ۱۳۱۷ھ) بھی غیر مقلد تھا' دور حاضر کے مشہور محقق ناقد علامہ زاہد الکوثری مصری (المتوفی ۱۳۷۱ھ)' علامہ تقی الدین علی سبکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۷۵۶ھ) کی کتاب "السیف الصقیل فی الرد علی ابن زفیل" طبع اول مطبعہ السعادۃ مصر ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۴۴ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

"شیخ نعمان آلوسی نے نواب صدیق حسن خاں (بھوپالی' غیر مقلد) کے ایماء پر جن کی طرف سے شیخ موصوف کو مالی امداد حاصل تھی' (اپنی کتاب) "جلاء العینین" میں علامہ ابن حجر مکی پر رد کا ارادہ کیا اور

۔ "غایتہ الامانی" کا اردو ترجمہ "بنام انوار رحمانی" لاہور سے ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء میں چھپ چکا ہے۔ مترجم کا نام ابوبکر صدیق سلفی ہے۔

انہوں نے ابن تیمیہ کے دامن کو اکثر شواذ سے پاک کرنے میں بڑا زور لگایا ہے مگر انہیں ندامت ہوئی کیونکہ ابن تیمیہ کی کتابوں کی اشاعت نے ان کی اس درجہ حمایت کو اس طرح رسوا کر دیا کہ جن باتوں کی انہوں نے تردید کی تھی' ان کی ان کتابوں میں تصریح مل گئی بلکہ عنقریب ان کی اور کتابیں بھی شائع ہو جائیں گی--- شیخ نعمان آلوسی نے اپنی تردید آپ ہی کر لی کیونکہ انہوں نے "غایۃ المواعظ" میں جو کچھ لکھا ہے ان کا کلام اس کے مخالف ہے' اللہ تعالیٰ مادہ کو ہلاک کرے یہ جس چیز میں داخل ہوا اس کو اس نے بگاڑا ہے' انہوں نے تو اپنے والد ماجد (علامہ محمود الوسی) کی تفسیر (روح المعانی) کی طباعت میں بھی دیانتداری سے کام نہیں لیا' اگر کوئی اس کا اس نسخے سے جس کو خود مولف نے سلطان عبد المجید خاں کی خدمت میں پیش کیا جو آج بھی استنبول (ترکی) میں راغب پاشا کے کتب خانہ میں محفوظ ہے' مقابلہ کرے گا تو اس کو اس امر کا اطمینان ہو جائے گا' ہم تو اللہ سے بس سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔" [1]

حضرت علامہ شیخ یوسف نبہانی کی اولیاء اللہ سے عقیدت

حضرت شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کو اولیائے کرام سے جو عقیدت و محبت تھی اس کا مختصر تذکرہ سنئے۔

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں ۱۳۰۰ھ میں شامی سمندر کے ساحل پر واقع شہر لاذقیہ میں عدلیہ کا رئیس تھا تو حضرت شیخ محمد مغربی

---

[1] مولانا محمد عبد الحلیم چشتی' "فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ" مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء' ص ۲۵۳' ۲۵۴

رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر عموماً صبح کے وقت حاضر ہوتا تھا' پہاڑ کے دامن میں آپ کا مزار ہے' قبر شریف پر بہت بڑا گنبد ہے' مزار کے اندر قالین بچھے ہوئے ہیں' ہر وقت لوگ قرآن کریم' دلائل الخیرات اور دوسرے اوراد و وظائف پڑھنے میں مشغول رہتے ہیں' آپ کی بارگاہ میں مجھے انس و سکون ملتا اور میرا سینہ کھل جاتا جو اس بات کا مظہر تھا کہ آپ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں' لوگ مشکلات و حاجت براری کے لیے آپ کے مزار اقدس کا قصد کرتے ہیں' آپ کا وصال ۱۲۴۰ھ میں ہوا۔[1]

۱۲۸۴ھ میں جب میں جامعہ ازہر' قاہرہ (مصر) میں بسلسلہ تعلیم مقیم تھا تو وہاں حضرت شیخ محمد فاسی شاذلی قدس سرہ تشریف لائے' سب لوگ علماء طلباء آپ کی خدمت میں فیض حاصل کرنے اور سلام پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے' میں بھی آپ کی دست بوسی اور حصول برکت کے لیے حاضر ہوا۔ اسی مجلس میں آپ نے یہ بات بتائی کہ میں نے عالم بیداری میں حضور ﷺ کے حجرہ اقدس میں حضرت سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی' حضرت شیخ محمد فاسی شاذلی قدس سرہ کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔[2]

۱۲۹۰ھ میں' میں نے حضرت شیخ محمد قاقا افغانی قدس سرہ کو بیروت (لبنان) کے بازار میں تبرکات اور چھوٹی چھوٹی استعمال کی چیزیں بیچتے دیکھا تھا' آپ اس مختصر سامان کو بیچ کر اس کے نفع سے غریبوں اور فقراء کی مدد فرماتے تھے' آپ نہایت متقی' صالح' عابد' متواضع اور سراپا علم تھے۔ بیروت کے لوگ

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۸۷۹

[2] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۸۹۸

آپ کی ولایت پر متفق تھے' آپ نے بیروت ہی میں وصال فرمایا۔[۱]

ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ میں ایک دن میں یافا شہر (مصر) گیا' وہاں حضرت شیخ محمد بواب مصری قدس سرہ صاحب کرامت بزرگ رہتے تھے' آپ کو کلے بیچا کرتے تھے' میں آپ کی زیارت کے لیے آپ کی دکان پر گیا مگر آپ موجود نہ تھے' چنانچہ میں وہاں سے اپنے ایک دوست کے ساتھ حضرت اصلان رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کے لیے چلا گیا جو کہ یافا ہی میں مدفون ہیں' میں ان کے مزار پر اکثر حضور ﷺ سے منقول و ماثور دعا پڑھا کرتا تھا۔ میں مزار پر حاضری کے بعد حضرت شیخ محمد بواب علیہ الرحمتہ کی دکان کی طرف سے گزرا' ابھی میں دکان سے دور ہی تھا کہ آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی' اس سے پہلے آپ سے میری جان پہچان نہ تھی' آپ استقبال کے لیے آگے بڑھے' انہیں آتا دیکھ کر میں بھی پہچان گیا کہ یہ حضرت شیخ محمد بواب ہی ہیں' میں نے ان کی دست بوسی کرنا چاہی تو انہوں نے ایسا نہ کرنے دیا اور ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور وہی ماثور دعا مانگنے لگے جو میں حضرت اصلان رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر مانگ کر آیا تھا اور کئی مرتبہ اس دعا کو دہراتے رہے' میں سمجھ گیا کہ آپ نے کشف سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے' یہ آپ کی کرامت تھی اور کسی تعارف کرانے والے کے بغیر پہچان لینا یہ آپ کی دوسری کرامت تھی۔[۲]

حضرت شیخ محمد علی قبی قدس سرہ بیروت میں ایک صاحب حال بزرگ تھے' میں نے انہیں مجذوبوں کے لباس میں بیروت کے بازاروں میں آتے

۱۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۹۰۰

۲۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۹۰۲

جاتے دیکھا' آپ سوائے کسی ضرورت کے کسی سے بات نہ فرماتے تھے' اپنے آپ کو بہت چھپاتے تھے اور اپنے متعلق اصلاح و ولایت کا اظہار ہرگز نہ ہونے دیتے تھے۔ آپ کا وصال غالباً ۱۳۱۰ھ کے بعد بیروت میں ہوا۔[1]

۱۳۱۰ھ میں سفرِ حج کے دوران حضرت شیخ محمد ہیکل قدس سرہ جو کہ دمشق کے رہنے والے تھے۔ اور ابو راشد کے نام سے مشہور تھے' سے میری پہلی ملاقات ہوئی' آپ بیروت سے جدہ تک بحری جہاز میں میرے ہمسفر رہے' پھر مکہ مکرمہ میں بھی رفاقت رہی۔ آپ اکثر میرے پاس تشریف لایا کرتے تھے' مجھے بہت سے لوگوں نے بتایا کہ حضرت ابو راشد کا دمشق کے "محلہ میدان" میں ایک چھوٹا سا مکان ہے اور آپ کے پاس ایک اونٹ ہے جس سے آپ مزدوری کر کے اپنے اہل و عیال کا خرچ نکالتے ہیں' آپ کے پاس اس چھوٹے سے مکان کے علاوہ اونٹ باندھنے کے لیے کوئی جگہ اور ٹھکانہ نہ تھا' گھر کا دروازہ بہت ہی چھوٹا تھا۔ حضرت ابو راشد جب اونٹ کو مکان میں داخل کرنا چاہتے تو اپنا ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر نیچے کھینچ لیتے اس طرح اونٹ کا سر دروازے کے اندر ہو جاتا اور پھر سارا اونٹ فوراً اندر مکان میں چلا جاتا' یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا' آخر یہ بات حضرت شیخ عبدالغنی میدانی رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچ گئی۔ آپ شیخ ابو راشد سے بہت محبت فرماتے تھے' مگر وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی کرامت یوں مشہور ہو' لہٰذا انہوں نے آپ کو ملامت کیا کہ آپ نے لوگوں کے سامنے باربار اونٹ کو گھر میں داخل اور خارج کیوں کیا' یہ تو شہرت طلبی ہے۔ حضرت شیخ ابو راشد رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حضور میں ایک مسکین آدمی ہوں' میرے پاس اس چھوٹے سے مکان کے علاوہ اور

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۹۰۳

کوئی جگہ نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں اس لیے مجبور ہوں' شیخ عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی معذرت قبول کر لی اور اہل خیر سے مال جمع کر کے آپ کو ایک کھلا سا گھر بنا دیا اور بڑا دروازہ لگوا دیا۔ میں (یوسف نبہانی) نے جب یہ واقعہ شیخ ابو راشد علیہ الرحمتہ سے پوچھا تو آپ نے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق فرمائی' آپ کا وصال ۱۳۲۰ھ میں ہوا۔[1]

حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن عبدالکبیر کتانی فاسی رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے فرد وحید' نابغہ اور ولی کبیر تھے۔ آپ عالم بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ آپ کی ولایت کبریٰ کی صحت کو تسلیم کیا گیا تھا۔ میں (یوسف نبہانی) آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور آپ کی ولایت پر یقین رکھتا ہوں۔ آپ کی ولادت ۱۲۹۰ھ میں فاس میں ہوئی۔ ۱۳۲۱ھ میں آپ حج سے واپسی پر مہربانی فرماتے ہوئے اپنے بچوں اور شاگردوں سمیت میرے گھر بیروت میں تشریف لائے اور مجھ سے علوم و فنون کی اجازت سند چاہی' میں نے آپ کو اور آپ کے سب ساتھیوں کو اجازت دے دی اور حضرت نے بھی مجھے اجازت سند مرحمت فرمائی۔ میں سب کی برکات سے فیض یاب ہوا۔[2]

شیخ جلیل عارف باللہ سیدی الشیخ علی عمری قدس سرہ' نزیل طرابلس کی خدمت میں' بارہا میں نے لاذقیہ' طرابلس اور بیروت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے بارہا میرے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کی اطلاع

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۹۰۹

[2] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "جامع کرامات اولیاء" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۲ء' ص ۹۱۰

دی حالانکہ میں نے کسی شخص کو بھی ان ارادوں سے باخبر نہیں کیا تھا اور بعض ایسے گزشتہ واقعات کی اطلاع دی جن کو پیش آئے ہوئے عرصہ دراز گزر چکا تھا یا ماضی قریب میں واقع ہوئے تھے اور میرے سوا ان کا علم کسی کو نہیں تھا' اور بعض ایسے واقعات کی بھی خبر دی جو آئندہ مجھے پیش آنے والے تھے' جس طرح آپ نے فرمایا وہ اسی طرح وقوع پذیر ہوئے' آپ کی عمر سو سال تھی۔ ۱۳۲۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔[1]

حضرت سیدی شیخ عبدالحمید نوبانی قادری قدس سرہ نزیل القدس شریف (مقبوضہ فلسطین) کرامات و خوارق عادات کے ساتھ مشہور و معروف تھے' جب میں (نبہانی) القدس شریف میں رئیس المحکمۃ الجزیہ تھا تو اس وقت بھی میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' پھر جب میں بیروت میں تھا تو بیروت تشریف لائے یہاں بھی میں آپ کی خدمت میں بارہا حاضر ہوا' آپ نے مجھے پیش آئے ہوئے ایسے واقعات کی اطلاع دی جن کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ آپ ۱۳۲۲ھ تک بقید حیات تھے۔

آپ کے چچا زاد بھائی شیخ احمد نوبانی قادری قدس سرہ بھی بڑے ولی اللہ تھے' میں بیروت میں بارہا ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے بھی مجھے ایسے غیبی امور کی خبر دی کہ جن پر اطلاع صرف اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کرامت سے ہی ممکن تھی' آپ کا وصال ۱۳۲۱ھ میں اپنے آبائی گاؤں قریۃ المزارع مضافات القدس شریف میں ہوا۔[2]

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کی تمام تصانیف بہت مفید ہیں

---

[1] شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی' "شواہد الحق" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۸ء' ص ۴۵۹

[2] شیخ یوسف بن سمٰعیل نبہانی' "شواہد الحق" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۸ء ص ۴۶۰

اور مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں' تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع اصغیر[۱]
۲۔ منتخب الصحیحین[۲]
۳۔ قرۃ العینین علی منتخب الصحیحین[۳]
۴۔ وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم[۴]

---

[۱] یہ کتاب الجامع الصغیر اور اس کے حاشیہ زیادۃ الجامع الغیر پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں کتابیں چودہ ہزار چار سو پچاس احادیث پر مشتمل ہیں۔ علامہ نبہانی نے انہیں حروف معجم کے مطابق مرتب کیا اور ہر حدیث کے بارے میں بتایا کہ یہ کس نے روایت کی ہے اور ان کا اعراب بھی بیان کیا۔ یہ کتاب مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ' مصر کی جانب سے تین جلدوں میں علامہ نبہانی کے وصال کے بعد شائع ہوئی۔

[۲] یہ کتاب دس ہزار حدیثوں پر مشتمل ہے۔ اعراب و حرکات مکمل طور پر لگائے گئے ہیں۔

[۳] یہ کتاب منتخب الصحیحین پر حاشیہ ہے۔ تین ہزار احادیث کا مجموعہ ہے۔

[۴] اس کا اردو ترجمہ اسلامک بک فاؤنڈیشن سمن آباد لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

محمد میاں صدیقی اپنے والد مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

۱۹۷۲ء میں ناچیز راقم نے علامہ یوسف نبہانی کی کتاب "وسائل الوصول الی شمائل الرسول" کا اردو ترجمہ کیا' چھپا تو پیش کیا' دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور علامہ نبہانی کے بارے میں ایک واقعہ سنایا' فرمایا میں ۱۳۵۶ھ میں فلسطین گیا' وہاں ایک عالم دین سے ملاقات ہوئی۔ وہ علامہ نبہانی کے احباب اور رفقاء میں سے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ نبہانی کے انتقال کے کچھ روز بعد مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم نبہانی ہمارا ساتھی تھا۔ اس نے آپ کی مدح و تعریف اور فضائل میں بہت سی کتابیں لکھیں' اس کا انتقال ہوگیا۔ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبہانی تو ہمارا احسان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تالیف کیں' وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول بندوں میں سے تھے۔ (تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی از محمد میاں صدیقی مطبوعہ لاہور' ص ۱۷۱-۱۷۲)

۵۔ افضل الصلوت علی سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم [1]

۶۔ الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعۃ امیر المومنین [2]

۷۔ النظم البدیع فی مولد الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم [3]

۸۔ الہمزیۃ الالفیہ (طیبۃ الغراء) فی مدح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مع حاشیتہا۔

۹۔ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۔ الاحادیث الاربعین فی امثال افصح العالمین

۱۱۔ قصیدہ سعادۃ لمعاد فی موازنۃ بانت سعاد [4]

۱۲۔ مثال نعلہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۔ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم [5]

---

[1] اس کا اردو ترجمہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور سے متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

[2] یہ ایک مخمس ہے، جس میں ۱۲۳ بند ہیں۔ اس کا موضوع ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

[3] یہ ایک ہزار اشعار کا ہمزیہ قصیدہ ہے۔

[4] ایک سو چوالیس اشعار کا یہ قصیدہ لامیہ دس صفحات کے ایک پمفلٹ کی صورت میں علامہ نے خود طبع کرایا بعد میں المجموعۃ النبہانیہ فی المدائح النبویہ کے تیسرے حصے میں شامل کیا۔

[5] یہ ضخیم کتاب عربی میں ہے۔ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پاکستان سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن مصر سے شائع ہوا تھا۔ ابھی حال ہی میں شیخ حسین حلمی اشیق نے ترکی سے بھی شائع کر دی ہے۔

۱۴- سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ [1]
۱۵- السابقات الجیاد فی مدح سید العباد صلی اللہ علیہ وسلم [2]
۱۶- خلاصۃ الکلام فی ترجیح دین الاسلام
۱۷- ہادی المرید الی طرق الاسانید ثبتۃ الجامع النافع۔
۱۸- الفضائل المحمدیہ ترجمہا بعض السادات العلویۃ للغۃ الجاویہ
۱۹- الورد الشافی یشتمل علی الادعیہ والاذکار النبویہ [3]
۲۰- المزدوجۃ الغراء فی الاشتغاثۃ باسماء اللہ الحسنیٰ [4]
۲۱- المجموعۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویہ واسماء رجالہا مع حاشیتہا [5]
۲۲- النجوم المتہدین فی معجزاتہ ﷺ والرد علی اعداء اخوان الشیاطین
۲۳- ارشاد الحیاریٰ فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ۔
۲۴- جامع الثناء علی اللہ وہو یشتمل علی جملۃ من احزاب اکابر الاولیا
۲۵- مفرج الکروب۔
۲۶- حزب الاستغاثات۔

---

[1] درود شریف کے موضوع پر بڑی جامع کتاب ہے۔ ۱۳۱۹ھ میں بیروت میں پہلی بار شائع ہوئی، مکتبہ حامد گنج بخش روڈ لاہور نے اس کے کچھ حصہ کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

[2] یہ قصیدہ سولہ صفحات پر مشتمل ہے کتاب سعادۃ الدارین کے آخر میں بطور ضمیمہ ملحق ہے۔

[3] مختصر الحصن الحصین از علامہ محمد بن محمد بن محمد الجزری

[4] یہ رسالہ پہلے ۱۳۲۹ھ میں چھپا۔ اس میں قرآن مجید اور احادیث سے اللہ تعالیٰ کے ۱۲۹ نام جمع کر کے پھر ان کو نظم کیا۔ حال ہی میں اسے مکتبہ اشرفیہ مرید کے منڈی ضلع شیخوپورہ نے پاکٹ سائز میں شائع کیا۔

[5] یہ ۲۵۹۶ اشعار کا ضخیم مجموعہ ہے۔ علامہ نبہانی کا یہ وہ کارنامہ ہے جس پر عربی ادب کو ہمیشہ ناز رہے گا۔

۲۷- احسن الوسائل فی النظم اسماء النبی الکامل۔

۲۸- کتاب الاسماء فیما لسیدنا محمد من الاسماء

۲۹- البرہان المسدد فی اثبات نبوۃ سیدنا محمد ﷺ

۳۰- دلیل التجار الی اخلاق الاخیار[1]

۳۱- الرحمۃ المہداۃ فی فضل الصلوۃ۔

۳۲- حسن الشرعۃ فی مشروعیۃ صلوٰۃ الظہر بعد الجمعہ۔

۳۳- رسالۃ التحذیر من اتخاذ الصور والتصویر۔

۳۴- تنبیہ الافکار لحکمۃ اقبال الدنیا علی الکفار۔

۳۵- سبیل النجاۃ فی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔

۳۶- القصیدہ الرائیہ الکبریٰ[2]

۳۷- سعادۃ الانام فی اتباع دین الاسلام۔

۳۸- مختصر ارشاد الحیاریٰ۔

۳۹- قصیدۃ الرائیہ الصغریٰ فی ذم البدعۃ ومدح السنۃ الغراء[3]

۴۰- جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ[4]

۴۱- تہذیب النفوس فی ترتیب الدروس۔

---

[1] یہ کتاب جزیرہ قبرص سے شائع ہو چکی ہے۔

[2] اس قصیدہ کے سات سو پچاس اشعار ہیں۔

[3] اس قصیدہ کے پانچ سو پچاس اشعار ہیں۔

[4] یہ کتاب چار جلدوں میں مصر سے چھپی' جلد اول کے تین حصوں کا اردو ترجمہ تین جلدوں میں مکتبہ حامد لاہور سے چھپ گیا ہے۔ قاضی محمد زاہد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں کہ عربی زبان میں جامع کتاب "جواہر البحار" کا مطالعہ مفید ہے جو کہ سیرت مقدسہ پر لکھی ہوئی کئی کتابوں کا خلاصہ ہے۔ (رحمت کائنات مطبوعہ اٹک' ۱۹۸۴ء' ص ۳۵۵)

۴۲۔ مختصر ریاض الصالحین اللنووی۔

۴۳۔ اتحاف المسلم جعلہ خاصا بماذکرہ، صاحب الترغیب والترہیب من احادیث البخاری ومسلم۔

۴۴۔ جامع کرامات الاولیا[1]

۴۵۔ رسالہ فی اسباب التالیف۔

۴۶۔ دیوان المدائح المسمی العقود اللولوئیۃ فی المدائح النبویہ۔

۴۷۔ الاربعین، اربعین من احادیث سید المرسلین ﷺ ۔

۴۸۔ الدلالات الواضحات شرح دلائل الخیرات۔

۴۹۔ المبشرات المنامیہ

۵۰۔ صلوٰت الثناء علی سید الانبیاء ﷺ ۔

۵۱۔ قصیدہ القول الحق فی مدح سید الخلق ﷺ ۔

۵۲۔ شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ﷺ [2]

۵۳۔ الصلوت الفیہ فی الکمالات المحمدیہ۔

۵۴۔ ریاض الجنۃ فی اذکار الکتاب والسنہ۔

۵۵۔ الاستغاثۃ الکبریٰ باسماء اللہ الحسنٰی۔

۵۶۔ جامع الصلوت وجامع السعادات علی سید السادات۔

---

[1] یہ کتاب دو جلدوں میں ہے پہلی جلد کا اردو ترجمہ مکتبہ حامدیہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ علامہ نبہانی نے ۱۳۲۴ھ میں اس تالیف کا اختتام کیا اور ۱۳۲۹ھ میں یہ پہلی بار مصر سے شائع ہوئی۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اس کتاب کی تلخیص اور اردو ترجمہ کیا جو "جمال الاولیاء" کے نام سے شائع ہوا۔

[2] یہ کتاب مصر کے علاوہ ترکی اور پشاور (پاکستان) سے بھی شائع ہو چکی ہے۔ اب اس کا اردو ترجمہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۵۷- الشرف فی المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم[1]

۵۸- الانوار المحمدیہ مختصر المواہب اللدنیہ[2]

۵۹- صلوٰت الاخیار علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۰- تفسیر قرۃ العین من البیضاوی والجلالین۔

۶۱- البشائر الایمانیۃ فی المبشرات المنامیہ[3]

۶۲- الاسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ واقناع الشیعۃ[4]

آپ کی تالیفات کی کثرت' موضوع و اسلوب کی جدت اور معلومات کی وسعت نے آپ کو "سیوطی وقت" کے لقب سے نوازا' جبکہ شعر کے گداز اور مدح رسالت کے ذوق نے انہیں "بوصیری عصر" کا خطاب دیا۔ آپ بیک وقت ایک پختہ مشق شاعر' کہنہ مشق ادیب' قابل اعتماد عالم' لائق استفادہ صوفی اور فیض بخش مصنف تھے۔[5]

علامہ نبہانی راسخ العقیدہ سنی مسلمان اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے

---

[1] اس کتاب کا اردو ترجمہ بنام "برکات آل رسول" لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

[2] سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی اس کتاب کا اردو ترجمہ مکتبہ نبویہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ شیخ حسن البناء صدر اخوان المسلمون مصر نے مبلغین اخوان کے لیے جو کتابیں مخصوص کی تھیں ان میں علامہ نبہانی کی کتاب الانوار المحمدیہ بھی شامل تھی۔ (حسن البناء شہید کی ڈائری مترجم خلیل حامدی مطبوعہ لاہور' ۱۹۸۶ء ص ۲۰۰)

[3] یہ کتاب الدلالات الواضحات کے آخر پر طبع ہے۔

[4] یہ کتاب استنبول ترکی سے حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ فہرست کتب علامہ نبہانی کی تالیف شواہد الحق مطبوعہ مصر کے صفحہ ۷-۸-۹ سے نقل کی گئی ہے۔

[5] پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی' مضمون علامہ یوسف نبہانی ایک عظیم مدح نگار' ماہنامہ "نعت" لاہور' شمارہ فروری' ۱۹۹۳ء' صفحہ ۱۸ بحوالہ فہرس الفہارس والاثبات جز ثانی' صفحہ ۱۱۰۷

حضرت امام حلیمی[1] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "شعب الایمان" میں ذکر فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم جزو ایمان ہے' کیونکہ آپ کی عظمت مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تمام مراتب محبت سے بلند ہے' لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم بھی آپ ﷺ سے محبت کریں اور آپ کی تعظیم و تکریم بجالائیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی عزت و توقیران تمام اعزاز و احترام سے بالاتر ہو جو کہ بیٹے کو باپ اور غلام کو اپنے آقا سے ہوتا ہے' چنانچہ ارشادات اللہ تعالیٰ عزوجل جو کہ قرآن میں وارد ہیں ان کا مقصود و مدعا بھی یہی ہے۔

حضرت امام علامہ جلال الدین سیوطی[2] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "در منثور" میں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو لوگ جوق در جوق حضور رحمت عالم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو گئے اور آپ ﷺ کو ہدیہ تبریک پیش کرنے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ[3] رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد عالی مختلف

---

[1] امام ابو عبداللہ حسین بن حسن الحلیمی الجرجانی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عالم تھے۔ ان کی کتاب "منہاج الدین فی شعب الایمان" تین جلدوں میں ضخیم کتاب ہے۔ ۴۰۳ھ میں وصال ہوا۔

[2] امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر کمال الدین بن محمد سابق الدین بن عثمان الخضیری السیوطی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے محدث اور عارف تھے آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو مصر میں وصال ہوا۔

[3] امام عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ' مشہور تابعی ہیں' ان کا وصال ۸۳ھ میں ہوا۔

بد ترین تھے اور عقائد و نظریات فاسد و مختل' اس شخص نے ابن تیمیہ اور وہابیہ کی کتابیں دیکھیں۔ شیطان نے وہابیہ کی بدعات شنیعہ کو مزین کر کے پیش کیا جس کے باعث اس نے آئمہ کرام اور علماء شریعت کی مخالفت اختیار کر لی اور وہ اپنے صحیح مسلک سے پھر گیا' پھر اس نے مجتہد ہونے کا دعویٰ کر دیا' وہ نہ صرف وہابی ہوا بلکہ وہ اس غلط مذہب کا مبلغ بھی بن گیا اور اپنے خیال فاسد اور عقل قاصر سے اس مذہب کی تقویت کا سامان بنانے لگا' لوگوں کو وہابیت کی طرف بلاتا' نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء صالحین کے حق میں غلط نظریات و عقائد کو بنا سنوار کر لوگوں کے سامنے پیش کرتا۔

پہلے وہ انتہائی خوبصورت اور حسین و جمیل تھا' مگر جب وہابیت اختیار کی اور اس جہان فانی سے چل بسا تو میں نے ۴ ذ۔ قعدہ ۱۳۲۲ھ کو خواب دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ تھا جیسے حبشی البتہ زنگیوں کی نسبت سیاہی قدرے کم تھی' اس کی سیاہ رنگت میں کوئی کشش اور جاذبیت تک نہ تھی' بلکہ اس کی ہیت و شکل سے وحشت و بربریت ٹپکتی تھی' میں نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا ہوا' تیرا چہرہ اس قدر کالا کیوں ہے؟ وہ خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ آمین [1]

علامہ نبہانی علیہ الرحمہ اپنی ایک دوسری کتاب میں فرماتے ہیں

میں نے ۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ پیر کی شب خواب میں دیکھا کہ میں قرآن پاک کی آیات مبارکہ بکثرت تلاوت کر رہا ہوں' مجھے اس وقت وہ آیات خصوصیت کے ساتھ یاد نہیں ہیں البتہ اتنا یاد ہے کہ ان میں بعض انبیاء کرام کے اوصاف' دشمنوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی امداد اور

---

[1] علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی' شواہد الحق' (اردو) مطبوعہ لاہور' ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء' ص ۴۹

انہیں صبر کا حکم تھا' خصوصاً حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی علیہ و آلہ وسلم اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا' بہت دیر تک میں ان آیات کو پڑھتا رہا اور اسی حالت میں بیدار ہو گیا' میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ ان مبتدین محمد عبدہ' مصری (غیر مقلد) کی جماعت کی طرف اشارہ ہے' میں نے پانچ سو اشعار پر مشتمل قصید الرائیہ الصغریٰ میں ان کی اور ان کے شیخ (محمد عبدہ) اس کے شیخ جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ کے شاگرد جریدہ "المنار" کے ایڈیٹر اور ان سب سے زیادہ شریر رشید رضا مصری کی مذمت کی ہے۔ میں نے اس قصیدہ کو صغریٰ (چھوٹا) اس لیے کہا ہے کہ میں نے اس سے ایک بڑا قصیدہ لکھا ہے جو سات سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے' اس میں ملت اسلامیہ کے اچھے اوصاف اور دوسری موجودہ ملتوں (عیسائیوں) وغیرہ کے قبیح اوصاف بیان کیے ہیں' نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں فریق میری عداوت اور اذیت میں متفق ہو گئے' لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

میں نے اس خواب کا اشارہ ان اشرار کی طرف اس لیے سمجھا کہ اس خواب سے تین دن پہلے ان میں سے ایک شخص میرے گھر آیا اور ازراہ ہمدردی مجھے کہنے لگا کہ میں محمد عبدہ اور جمال الدین افغانی سے تعرض نہ کروں' کیونکہ ان کی جماعت میرے قصیدے کے سبب ناراض ہے اور مجھے اذیت دینا چاہتی ہے۔ [۱]

ان اقتباسات کو یہاں نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ علامہ نبہانی علیہ الرحمہ کس قدر راسخ العقیدہ مسلمان و مومن تھے اور حق کی حمایت کرنے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمہ' امام احمد رضا

---

[۱] علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی' ضمیمہ الدلالات الوضحات "شرح دلائل الخیرات" (عربی) مطبوعہ' مصر ۱۹۵۵ء' ص ۱۳۹

فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے نہ صرف ہم عصر تھے بلکہ افکار و نظریات میں ہم آہنگ تھے۔ امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "الدولتہ المکیہ" پر آپ نے بہترین تقریظ لکھی، آپ فرماتے ہیں۔

"سید عبدالباری سلمہ (ابن سید امین رضوان مدنی) نے یہ کتاب "الدولتہ المکیہ" میرے پاس بھیجی، میں نے اول سے آخر تک اس کا مطالعہ کیا اور تمام دینی کتابوں میں بہت نفع بخش اور مفید پایا، اس کے دلائل بہت قوی ہیں جو بڑے امام اور علامہ اجل سے ہی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے اور نوازشات سے انہیں راضی رکھے اور ان کی پاکیزہ امیدوں کو برلائے۔ نبی کریم ﷺ کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مصنف جیسے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے جو آئمہ علام ہوں۔ اسلام کے حامی ہوں اور کفار اور اہل بدعت کے رد میں مشغول رہیں، ایسے علماء عظیم مجاہد اور دین کی حدود کے محافظ ہیں۔" [1]

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے ۲۹/ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۲ء میں بیروت (لبنان) میں وصال فرمایا اور اپنے آبائی گاؤں اجزم (مقبوضہ فلسطین) میں دفن ہوئے [2]

زیر نظر کتاب "افضل الصلوت علی سید السادات" علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کے عشق و محبت کا ایک نمونہ ہے، اس میں آپ نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود پیش کرنے والوں کی عظمت اور رفعت کو بڑی

---

[1] تقاریظ الدولتہ المکیہ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء، ص ۲۷۷

[2] مولانا عبدالحکیم شرف قادری، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، رسالہ نقوش لاہور، رسول نمبر جلد ۱، ص ۶۹۷

عقیدت سے پیش کیا ہے۔ حضور پر نور ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں مختلف مشاہیر کے تصنیف کردہ درود کے اسناد کو بیان کیا ہے' پھر درود شریف کی برکات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس مجموعہ درود میں تقریباً ستر درود پاک جمع کئے ہیں' یہ درود شریف اہل عشق و محبت کے دل و ایمان کا سامان ہیں۔

چند سال قبل اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا حکیم محمد اصغر فاروقی ہارون آبادی مرحوم نے کیا تھا جسے مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور نے کئی بار زیور طبع سے آراستہ کیا اور ایک محبت کی روحانی غذا بہم پہنچائی۔ اسی ترجمہ کو بنیاد بناتے ہوئے ہم نے اپنے انداز اور اسلوب میں تیار کیا ہے۔ الحمدللہ-----

عربی زبان کا یہ گراں قدر اور نایاب تحفہ اب اردو میں منتقل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے' برادر محترم مولانا اللہ دتہ فریدی مدظلہ العالی نے اس کتاب کے اردو ترجمہ کی تصحیح اور نظر ثانی میں بڑی کاوش سے کام لیا ہے' اللہ کریم انہیں اس نیک کام کا اجر کثیر دے' آمین۔

خلیل احمد رانا عفی عنہ

۱۷/ ستمبر ۱۹۹۵ء

جمع الفقير يوسف بن اسماعيل النبهاني رئيس محكمة
حقوق بيروت غفر الله له ولمن دعا له بالمغفرة

قال قطب زمانه سيدي محمد البكري الكبير رضي الله عنه

مَا أَرسَلَ الرَّحمنُ أَوْ يُرسِلُ * مِنْ رَحمَةٍ تَصعَدُ أَوْ تَنزِلُ
فِي مَلَكُوتِ اللهِ أَوْ مُلكِهِ * مِنْ كُلِّ مَا يَختَصُّ أَوْ يَشمَلُ
إِلَّا وَطَهَ المُصطَفَى عَبدُهُ * نَبِيُّهُ مُختَارُهُ المُرسَلُ
وَاسِطَةٌ فِيهَا وَأَصلٌ لَهَا * يَعلَمُ هذَا كُلُّ مَنْ يَعقِلُ

طبع برخصة مجلس معارف ولاية بيروت الجليلة
المؤرخة في ٢٤ تشرين الثاني سنة ٣٠٧ نومرو ٤٧٤

في بيروت بالمطبعة الادبية سنة ١٣٠٩ هجرية

پہلی فصل

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ۝ (پ ۲۲ ' سورہ الاحزاب ' آیت ۵۶)

علامہ شمس الدین خطیب[1] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" میں "النبی" سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

---

[1] امام شمس الدین محمد بن احمد الشربینی الخطیب رحمتہ اللہ علیہ ' قاہرہ (مصر) کے مشہور علماء میں سے تھے۔ شیخ شہاب الدین رملی رحمتہ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا' قرآن کی تفسیر سراج المنیر لکھی' جو کہ مصر اور نول کشور لکھنؤ سے طبع ہو چکی ہے۔ ۹۷۷ھ یا ۱۰۰۳ھ میں وصال ہوا۔

حضرت ابن عباس[1] رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ سے حق تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر خصوصی رحمت نازل فرمائی جائے اور ملائکہ بھی آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ صلوٰۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے اور فرشتوں کی طرف سے استغفار کا اظہار ہے۔

حضرت ابو العالیہ[2] رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف و توصیف کرنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ بارگاہ نبوت میں دعا کرتے ہیں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ یعنی ان کے لئے رحمت کی دعا کرو وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور سلام و ثنا کے تحائف پیش کرو اور جہاں تک ممکن ہو سرکار دو عالم ﷺ کی عظمت اور برتری بیان کی جائے اور مدح و ثنا کی کثرت کی جائے اور حسن اتباع سے جس بات کا آپ حکم فرمائیں اسے بجالایا جائے اور آپ کی ذات گرامی پر سلام بھیجا جائے "سلام" میں تاکید کے لئے مصدر کا کلمہ استعمال

---

[1] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان کے منہ میں ڈالا تھا۔ آپ کی تفسیر کا ایک قلمی نسخہ مکتوبہ ۳۱۶ھ ہرن کی جھلی پر لکھا ہوا کتب خانہ شیخ الاسلام عارف حکمت مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ آپ کے تفسیری اقوال کو ابو طاہر محمد بن یعقوب شافعی فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۰ھ) نے تنویر المقیاس کے نام سے جمع کیا۔ یہ تفسیر شائع ہو چکی ہے۔ ۶۸ھ میں وصال ہوا، مزار مبارک طائف میں ہے۔

[2] حضرت ابو العالیہ زیاد بن فیروز القرشی البصری رحمتہ اللہ علیہ تابعی ہیں اور ثقہ ہیں۔ حضرت ابن عباس، ابن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، ۹۰ھ میں وصال ہوا۔

کیا گیا ہے لیکن "صلوٰۃ" میں مصدر کا ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ صلوٰۃ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یعنی اللہ تعالیٰ اور فرشتوں سے موکد تھی اور سلام حضور ﷺ کی امت کے لئے خاص تھا۔

حضور ﷺ پر کم از کم جن الفاظ میں درود بھیجا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مگر مکمل درود پاک کے الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یہاں آل ابراہیم (علیہ السلام) سے مراد سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔

حضرت امام بیضاوی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں حضور سید عالم ﷺ کی عظمت و شرف کا اظہار فرمایا گیا ہے اور آپ کی شان رفیع کا بیان ہے' جبکہ ارشاد گرامی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ تم بھی حضور ﷺ کی ذات گرامی کے اوصاف کو بیان کرتے رہو یہی تمہارے لئے بہتر ہے' لہٰذا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے حکم فرمایا کہ تم کہو اَلسَّلَامُ

---

[1] امام قاضی ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی شافعی رحمتہ اللہ علیہ مشہور مفسر ہیں۔ ان کی تفسیر کا نام انوار التنزیل ہے۔ ۶۸۵ھ میں وصال ہوا اور تبریز میں دفن ہوئے۔

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور یہ بھی کہا گیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کرو اور فرمانبردار بن جاؤ' نیز یہ آیت مقدسہ اس امر پر واضح دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر درود پڑھنا واجب ہے' چنانچہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت شیخ حسن العدوی المصری[1] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حافظ سخاوی[2] رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ حضرت امام ابن عبد البر[3] رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کے مطابق بندہ مومن کے لئے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا فرض ہے۔

حضرت امام قرطبی[4] رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اس میں کسی کو

۱۔ امام محدث شیخ حسن العدوی المصری المالکی الحمزاوی رحمتہ اللہ علیہ جامعہ ازہر قاہرہ کے اکابر اساتذہ میں سے تھے۔ آپ جامعہ الحسین قاہرہ میں بھی درس دیتے رہے۔ مشارق الانوار آپ کی مشہور کتاب ہے۔ "دلائل الخیرات" کی شرح بھی لکھی۔ ۱۳۰۳ھ میں وصال فرمایا۔

۲۔ امام حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی الشافعی القاہری رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے محدث ہیں۔ درود شریف کے موضوع پر "القول البدیع" آپ کی مشہور کتاب ہے۔ ۲۸ شعبان ۹۰۲ھ کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

۳۔ امام یوسف بن عمر بن عبد البر رحمتہ اللہ علیہ علمائے اندلس کے شیخ اور اپنے زمانہ کے بہت بڑے محدث تھے۔ ان کی کتاب "استذکار" مشہور ہے۔ ۳۸۰ھ میں وصال فرمایا۔

۴۔ امام ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی رحمتہ اللہ علیہ اندلس کا مشہور علماء میں سے تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر "جامع احکام القرآن" لکھی اور مسلم شریف کی مختصر شرح بھی لکھی۔ ۶۵۶ھ میں وصال فرمایا۔

اختلاف نہیں کہ زندگی میں ایک مرتبہ حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا سنن موکدہ کی طرح واجب ہے، حتیٰ کہ حضرت ابن عطیہ[1] رضی اللہ عنہ بھی اس کی تائید کرتے ہوئے فرما چکے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھنا سنن موکدہ کی طرح واجب ہے، جس کا ترک کرنا قطعاً اچھا نہیں اور فرمایا کہ اس کار خیر سے وہی غافل ہو سکتا ہے جس میں خیر کا عنصر باقی نہ ہو۔

امام شافعی[2] رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز کے آخری تشہد میں درود پاک پڑھنا واجب ہے اور حضرت امام مالک[3] رضی اللہ عنہ کے بعض تلامذہ بھی اسی طرف گئے ہیں لیکن بعض علماء نے بلا تعین درود شریف کا کثرت سے پڑھنا ضروری قرار دیا ہے۔

حضرت امام طحاوی[4] رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ جب بھی حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر سنے یا خود کرے تو آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر درود پاک پڑھے۔

۱؎ دمشق کے مشہور عالم تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر بنام "ابن عطیہ" مشہور ہے۔ ۳۸۲ھ میں وصال فرمایا

۲؎ امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ بہت بڑے محدث اور مجتہد تھے۔ امام مالک اور امام محمد بن حسن شیبانی سے استفادہ کیا۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بڑا مقام تھا۔ ۲۰۴ھ میں وصال ہوا۔ مصر کے شہر قرافہ میں مزار ہے۔

۳؎ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ، حدیث کے امام اور بہت بڑے مجتہد ہیں۔ مدینہ منورہ میں قیام کیا کسی دوسرے شہر نہیں گئے۔ ۱۷۹ھ میں وصال ہوا۔

۴؎ امام حافظ ابو جعفر ابن محمد بن سلامہ المصری الطحاوی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ عظیم محدث اور فقیہ تھے۔ کثیر تعداد کتب کے مصنف ہیں۔ ۳۲۱ھ میں مصر میں وصال ہوا۔

حضرت امام حلیمی[1] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "شعب الایمان" میں ذکر فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم جزو ایمان ہے' کیونکہ آپ کی عظمت مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تمام مراتب محبت سے بلند ہے' لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم بھی آپ ﷺ سے محبت کریں اور آپ کی تعظیم و تکریم بجالائیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی عزت و توقیران تمام اعزاز و احترام سے بالاتر ہو جو کہ بیٹے کو باپ اور غلام کو اپنے آقا سے ہوتا ہے' چنانچہ ارشادات اللہ تعالیٰ عزوجل جو کہ قرآن میں وارد ہیں ان کا مقصود و مدعا بھی یہی ہے۔

حضرت امام علامہ جلال الدین سیوطی[2] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "در منثور" میں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو لوگ جوق در جوق حضور رحمت عالم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو گئے اور آپ ﷺ کو ہدیہ تبریک پیش کرنے لگے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ[3] رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد عالی مختلف

---

[1] امام ابو عبداللہ حسین بن حسن الحلیمی الجرجانی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عالم تھے۔ ان کی کتاب "منہاج الدین فی شعب الایمان" تین جلدوں میں ضخیم کتاب ہے۔ ۴۰۳ھ میں وصال ہوا۔

[2] امام عبدالرحمن بن ابی بکر کمال الدین بن محمد سابق الدین بن عثمان الخضیری السیوطی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے محدث اور عارف تھے آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو مصر میں وصال ہوا۔

[3] امام عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ' مشہور تابعی ہیں' ان کا وصال ۸۳ھ میں ہوا۔

حضرت امام حلیمی[1] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "شعب الایمان" میں ذکر فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم جزو ایمان ہے' کیونکہ آپ کی عظمت مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تمام مراتب محبت سے بلند ہے' لٰہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم بھی آپ ﷺ سے محبت کریں اور آپ کی تعظیم و تکریم بجالائیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی عزت و توقیر ان تمام اعزاز و احترام سے بالاتر ہو جو کہ بیٹے کو باپ اور غلام کو اپنے آقا سے ہوتا ہے' چنانچہ ارشادات اللہ تعالیٰ عزوجل جو کہ قرآن میں وارد ہیں ان کا مقصود و مدعا بھی یہی ہے۔

حضرت امام علامہ جلال الدین سیوطی[2] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "در منثور" میں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو لوگ جوق در جوق حضور رحمت عالم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو گئے اور آپ ﷺ کو ہدیہ تبریک پیش کرنے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ[3] رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد عالی مختلف

---

[1] امام ابو عبداللہ حسین بن حسن الحلیمی الجرجانی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عالم تھے۔ ان کی کتاب "منہاج الدین فی شعب الایمان" تین جلدوں میں ضخیم کتاب ہے۔ ۴۰۳ھ میں وصال ہوا۔

[2] امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر کمال الدین بن محمد سابق الدین بن عثمان الخضیری السیوطی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے محدث اور عارف تھے آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو مصر میں وصال ہوا۔

[3] امام عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ' مشہور تابعی ہیں' ان کا وصال ۸۳ھ میں ہوا۔

بخاری" اور "المواہب اللدنیہ" میں فرماتے ہیں کہ عارف ربانی شیخ ابو محمد المرجانی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے درود پاک میں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ کے الفاظ کی تعلیم فرمائی ہے جب کہ کما صلیت علی موسی کے الفاظ کی تعلیم نہیں فرمائی' اس میں حکمت یہ ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وصف جلالیت کی تجلیات کا ظہور ہوا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلوہ جلال سے بے ہوش ہو کر گر پڑے جبکہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ذات پر اللہ تعالیٰ کی شان جمال کا اظہار ہوا تھا' چونکہ شان محبوبیت اور خلت اللہ تعالیٰ کے وصف جمال کے آثار میں سے ہے' اسی لئے حضور رحمت عالم ﷺ نے بھی مومنوں کو یہ حکم فرمایا کہ وہ میری ذات پر اسی طرح درود بھیجیں جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر درود و برکات کا نزول ہوا' تاکہ بندہ مومن ان الفاظ سے بارگاہ صمدیت سے حضور ﷺ کے لئے شان جمال کی تجلیات کی درخواست کریں۔

مذکورہ بالا تقریر سے حضور ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میں برابری کا تصور ہرگز نہیں لیا جا سکتا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اہل ایمان کو یہ حکم فرمایا کہ وہ آپ کی ذات گرامی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس تجلی رحمت و برکت کی درخواست کریں جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام

---

[1] شیخ ابی محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالملک بن عبداللہ بن محمد البکری تونسی المرجانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۶۹۹ھ)

کو مرحمت ہوئی‘ اب حدیث مذکور فقط تجلی بالجمال کی وصف میں شرکت کی متقاضی ہے نہ کہ مقام و مرتبہ میں برابری پر دال ہے‘ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دونوں مقبولان بارگاہ پر تجلی جمال کا پرتو ان دونوں کے مقام و مرتبہ کے مطابق فرماتا ہے اگرچہ وہ دونوں تجلی جمال کے وصف میں مشترک ہیں‘ لیکن مراتب میں جدا جدا‘ لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی تجلیات کا ظہور ہر ذات پر اس کے ان مراتب کے مطابق فرماتا ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاصل ہے‘ چونکہ حضور سرور عالم ﷺ کا مقام و منصب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے‘ لہٰذا آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آپ کے لئے مطلوبہ صلوٰۃ بھی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر مطلوبہ صلوٰۃ سے افضل و اعلیٰ ہے۔

امام نووی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اسی نقطہ نظر کی تائید میں ایک لطیف بات فرمائی کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک کی تشبیہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کیا ہی خوب ہے‘ باوجود یہ کہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے فضل و کمال کے اعتبار سے بہت ہی بلند تر ہے‘ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقیقت صلوٰۃ کی تشبیہ حقیقت صلوٰۃ سے ہے۔

---

[1] امام ابو زکریا محی الدین بن یحییٰ بن شرف نووی رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے امام الحدیث تھے۔ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ مثلاً روضہ‘ الریاض‘ اذکار‘ شرح مسلم وغیرہ‘ نووی دمشق کے ایک گاؤں کا نام ہے۔ ھتالیس برس کی عمر میں ۶۷۶ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الجوہر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبوی المکرم" میں بیان فرمایا ہے کہ درود پاک میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی مومن اولاد کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں اور برکتوں کو ان کے ماسوا کسی قوم میں یکجا نہیں فرمایا' چنانچہ سورہ ہود میں فرمایا "رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" نیز یہ کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام حضور سیدنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد افضل الانبیاء ہیں۔

امام حافظ شمس الدین سخاوی[1] رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت مقدسہ سے اللہ تعالیٰ کا مقصد عالی یہ ہے کہ اس کے بندوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت ظاہر ہو جو کہ آپ کو ملاء اعلیٰ میں حاصل ہے' چونکہ ملائکہ مقربین کے ہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت و ثناء کی جاتی ہے اور دیگر فرشتے بھی آپ پر درود پڑھتے ہیں۔ لہٰذا عالم دنیا کے مکینوں کو بھی درود و سلام کا حکم دیا گیا تاکہ ملاء اعلیٰ کے فرشتوں اور عالم سفلی کے مکینوں کی صفت و ثناء باہم مجمع ہو کر آپ کی بارگاہ میں پیش ہو۔

حضرت علامہ احمد بن مبارک[2] رحمتہ اللہ علیہ اپنے شیخ غوث زمان بحر

---

[1] امام حافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الانصاری الشافعی رحمتہ اللہ علیہ قاہرہ میں پیدا ہوئے' تکمیل علم کے بعد مکہ معظمہ منتقل ہو گئے تھے۔ آپ عظیم' واعظ اور محدث تھے۔ ۹۷۴ھ میں مکہ معظمہ میں وصال ہوا۔

[2] حضرت شیخ حافظ علامہ احمد بن المبارک سلجماسی المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۵۶ھ)

عرفاں سیدنا عبدالعزیز دباغ[1] رحمتہ اللہ علیہ کے فرمودات پر مشتمل اپنی "کتاب الابریز" کے گیارہویں باب میں نقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ دباغ رحمتہ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ نبی اکرم ﷺ پر جو بھی درود پڑھتا ہے' یقیناً مقبول اور تمام اعمال صالحہ سے افضل ہے اور نیز فرمایا کہ درود پاک ان ملائکہ مقربین کا ذکر ہے جو اطراف جنت میں مکیں ہیں' جیسے ہی وہ درود پاک پڑھتے ہیں تو درود پاک کی برکات سے جنت میں وسعت پیدا ہوتی جاتی ہے' جنت کا یہ وسیع و عریض ہونا درود پاک کی تلاوت تک جاری رہتا ہے۔ حتیٰ کہ درود پاک پڑھنے والے فرشتے جب چلتے ہیں تو جنت ان کے پیچھے کشاں کشاں چلی جاتی ہے تاوقتیکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے' چنانچہ یہ ملائکہ اس وقت تسبیح کی جانب توجہ کرتے ہیں اور تسبیح پڑھنا شروع کرتے جب اللہ تعالیٰ جنت پر خصوصی تجلی ڈالتا ہے' فرشتے اس تجلی الٰہیہ کا مشاہدہ کرتے ہیں تو تسبیح پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور جب وہ تسبیح کرنے لگتے ہیں تو جنت رک جاتی ہے اور وہ پھر اپنے مکینوں کی سمت قرار پکڑتی ہے۔

قبولیت درود کی ایک شرط

درود شریف کی یقینی قبولیت کے لئے انسان کے فکر و نظر اور قلب و

---

[1] غوث زماں سیدی عبدالعزیز بن مسعود باغ الادریسی الحسینی رحمتہ اللہ علیہ آپ امی تھے۔ آپ کے ملفوظات "الابریز" کے نام سے آپ کے مرید علامہ احمد بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیے' ۱۱۳۰ھ میں وصال ہوا۔

ذات کا پاکیزہ ہونا ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ جب درود پاک ایسی ذات کی زبان سے ادا ہو جو ریا و غرور، حسد و بخل جیسی روحانی بیماریوں سے پاکیزہ ہو تو سلامتی کے ساتھ شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے، لہٰذا ہر دل اور ہر ذات کو ان جمیع عیوب سے پاک ہونا بہت ہی لازم ہے، چنانچہ احادیث میں جو یہ الفاظ آئے ہیں کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّةَ ان سے یہی پاکیزگی مراد ہے، یعنی کلمہ طیبہ پڑھنے والا ہر وہ شخص جو ان نقائص سے پاک اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے مخلص ہو تو یقیناً جنتی ہے۔

حضرت احمد بن مبارک سلجماسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے سے جنت کشادہ ہوتی ہے جب کہ تسبیح اور دیگر اذکار سے ایسا نہیں ہوتا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا چونکہ جنت کی اصل بنیاد نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس لئے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کی طرف راغب رہتی ہے جس طرح بچہ باپ کی طرف رغبت کرتا ہے، لہٰذا جنت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک سنتی ہے خوشی سے وجد کرتے ہوئے آپ کی طرف پرواز کرتی ہے اور بارگاہ حبیب کبریا علیہ الصلوۃ والسلام سے اکتساب فیض کر کے اپنی تشنگی کے لئے سامان راحت حاصل کرتی ہے، چونکہ ملائکہ مقربین جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک میں مشغول رہتے ہیں وہ جنت کے تمام اطراف و اکناف میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہر لمحہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شاغل رہتے ہیں لہٰذا جنت بھی ان کی طرف ہمیشہ مشتاق رہتی ہے اور ان کی طرف اڑان کرتے ہوئے

اطراف واکناف میں کشادہ ہوتی ہے

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ممانعت کشادگی جنت میں حائل نہ ہوتی تو جنت حضور ﷺ کی دینوی زندگی میں نکل کر آجاتی حتیٰ کہ جہاں آپ ﷺ تشریف فرما ہوتے وہ بھی وہیں حاضر خدمت ہوتی اور جہاں آپ رات بسر فرماتے وہاں وہ بھی رات گزارتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے پیش نظر اسے آپ کی جانب پیش قدمی سے منع فرمایا تاکہ حضور ﷺ پر ایمان بالغیب کی حیثیت برقرار رہے، حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت جنت میں داخل ہوں گے تو جنت بے پناہ خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے وجد میں آجائے گی اور ان کے لئے کشادہ ہو جائے گی۔

حضرت شیخ حسن العدوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حافظ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے علامہ فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ[1] سے نقل کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی ذات گرامی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ یقیناً آپ کی ان خصوصیات میں سے ہے جو آپ ﷺ کے سوا دیگر انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں، قرآن کریم اور دوسری کتابوں

---

[1] امام ابی حفص عمر بن علی الفاکہانی الاسکندری المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۷۳۴ھ) درود شریف کے موضوع پر ان کی کتاب "الفجر المنیر فی الصلوۃ علی البشیر النذیر صلی اللہ علیہ وسلم" مشہور ہے۔

میں یہ امر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی نبی کو اس خصوصیت سے نہیں نوازا۔

حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ مزید یہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان الواعظ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام سہل بن محمد بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد گرامی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے ذریعے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس عزو شرف سے نوازا ہے یہ شرف آدم علیہ السلام سے بھی زیادہ کامل و اکمل ہے' اس لئے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو اگرچہ مسجود ملائکہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے لیکن اس سجدہ تشریفیہ میں اللہ تعالیٰ کی شرکت محال ہے' جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بھی شریک ملائکہ فرمایا اور پھر انہیں اور مومنین کو بھی درود پاک بھیجنے کے لئے آگاہی فرمائی لہٰذا وہ عزت و شرافت جس میں اللہ تعالیٰ خود ساتھ ہو' اس سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو صرف ملائکہ کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

حضرت حافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ واحدی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت اصمعی[2] رحمتہ اللہ علیہ

---

[1] حضرت علی بن احمد بن محمد بن علی الواحدی رحمتہ اللہ علیہ کو تفسیر قرآن سے قلبی لگاؤ تھا۔ قرآن مجید کی تین تفسیریں لکھیں' جمادی الاخر' ۴۶۸ھ میں نیشاپور میں وصال ہوا۔

[2] حضرت ابو سعید عبد المالک بن قریب الباہلی البصری الاصمعی رحمتہ اللہ علیہ نے ابن عون وغیرہ سے روایت کی' تیس سے زاید تصانیف ہیں۔ عربی لغت کے ماہر تھے۔ ۸۸ سال کی عمر میں ۲۱۶ھ میں وصال ہوا۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مہدی رحمتہ اللہ علیہ سے اس وقت سنا جب کہ وہ شہر بصرہ کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسے عمل کا حکم فرمایا ہے جس کا آغاز اس نے خود کیا ہے' چونکہ اس کے ملائکہ حضور ﷺ کی صفت و ثناء میں ہمیشہ رطب اللسان ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی عزت و شرافت کے لئے مومنوں کو حکم دیا' ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اور اس امر کے لئے فقط ذات مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو انبیاء علیہم السلام سے چنا' (اور نیز فرمایا لوگو) صلوٰۃ و سلام کی صورت میں میں نے تمہیں ایک تحفہ عنایت فرمایا ہے' لہٰذا تم آپ ﷺ کے وجود مسعود کو اللہ تعالیٰ کی نعمت تسلیم کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرو اور آپ ﷺ کی ذات گرامی پر درود و سلام کی کثرت کرو' چنانچہ حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء امت نے اس امر پر اجماع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے ذریعہ حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم کا اظہار فرمایا جو دوسری آیت میں نہیں ہے۔

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے "الجوہر المنظم" میں ذکر فرمایا ہے کہ حضرت امام بیہقی[۱] رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابن فدیک

---

[۱] حضرت امام حافظ ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی شافعی رحمتہ اللہ علیہ علم حدیث میں یکتائے روزگار تھے اور حضرت ابو عبد اللہ حاکم رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے شاگردوں میں سے تھے۔ ۳۸۴ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے اور ۴۵۸ھ میں وصال ہوا۔

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے ایک فاضل سے دوران ملاقات یہ سنا کہ جو شخص روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" کی تلاوت کرے اور ستر مرتبہ عرض کرے "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ" اور ایک روایت میں ہے کہ کہے "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٍ" تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ الْيَوْمَ حَاجَةٌ"

اس روایت سے یہ دلیل پکڑنا قطعاً بے جواز ہے کہ حضور ﷺ کو آپ کے اسم ذاتی "محمد" (ﷺ) سے نداء کرنا جائز ہے' چنانچہ آئمہ دین علیہم الرحمتہ نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی بالوضاحت موجود ہے کہ "لَا تَجْعَلُوْا الرَّسُوْلَ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" لہذا یا نبی اللہ' یا رسول اللہ جیسے الفاظ سے نداء کی جانی چاہئے اور اس طرح اس صحیح حدیث سے کوئی معارضہ بھی لازم نہیں آتا کہ ایک نابینا شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت سے نوازے' حضور سید عالم ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم فرمایا اور یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ۔

ترجمہ: "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ و واسطہ سے جو کہ نبی رحمت ہیں' اے محمد ﷺ میں آپ کے توسل سے اپنی حاجت براری کے لئے اپنے پروردگار کے حضور متوجہ ہوں تاکہ میری حاجت کو قبول کیا جائے' یا اللہ تو حضور ﷺ کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما"۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد وہ کھڑا ہوا تو اس کو بینائی مل چکی تھی' آیت کریمہ اور اس حدیث میں اس لیے تعارض نہیں کیونکہ حضور نبی رحمت ﷺ تو مختار ہیں' آپ جس طرح چاہیں تعلیم فرمائیں اور کسی کو آپ ﷺ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا' چنانچہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی کئی سلف صالحین نے اس دعائے خیر کو اپنی حاجات میں معمول بنایا' حضرت سیدنا عثمان غنی[1] رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کے سامنے ایک صحابی نے ایک حاجت مند کو اس دعا کی تعلیم کی اور پھر جب اس سائل نے ان کی

---

[1] خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی پیدائش عام الفیل کے چھ سال بعد ہوئی۔ آپ کا دور خلافت بارہ سال رہا۔ ۳۵ھ میں ماہ ذی الحجہ کے ایام تشریق میں شہید ہوئے آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ہدایت کے مطابق عمل کیا تو اس کی حاجت پوری ہو گئی' علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے توسل' فریاد رسی' طلب شفاعت اور توجہ کی درخواست کرنا یا دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کاملین سے توسل کرنا جائز ہے' علامہ سبکی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس بات سے اتفاق کیا ہے۔

تنبیہات

حضرت شیخ حسن العدوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ پر صلوٰۃ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں جو آپ کی عظمت و توقیر سے پیوستہ ہیں اور آپ کے ماسوا پر رحمت مراد ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف سے صلوٰۃ ہو تو فقط مطلقاً دعا ہے' خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان' علامہ الامیر[2] اور علامہ صبان[3] رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحقیق بھی اسی طرح ہے۔

علامہ ابن الحجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "الجوھر المنظم" میں فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ کی طرف

---

[1] قاضی القضاۃ علامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ ۶۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ علامہ شمس الدین ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے حدیث سنی' آپ کی متعدد تصانیف ہیں جن میں الشفاء السقام بہت مشہور ہے۔ ۷۵۶ھ میں وصال ہوا۔

[2] شیخ محمد بن محمد بن احمد المغربی السنباوی الازہری المالکی الشہیر بالامیر (المتوفی ۱۲۳۲ھ)

[3] ابو العرفان محمد بن علی المصری الحنفی المعروف الصبان (المتوفی ۱۲۰۶ھ)

سے ایسی رحمت کا نزول ہے جو تعظیم کے ساتھ پیوستہ ہے اور ملائکہ اور انسانوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حضور سید عالم ﷺ کی ذات بابرکات کے لئے اس رحمت کا طلب کرنا ہے۔

سلام کے معنی

لفظ سلام کا مفہوم ہے کسی چیز کا عیوب و نقائص سے پاک ہونا' لہٰذا اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلَیْہِ یعنی اے اللہ تو آپ ﷺ پر سلام بھیج کا معنی ہوگا کہ اے اللہ تو آپ ﷺ کی دعوت' امت اور آپ ﷺ کے ذکر پاک کو ہر عیب ہر نقص سے محفوظ فرمادے' پس آپ ﷺ کی دعوت الی الحق زمانہ کے ساتھ ساتھ بلند سے بلند تر ہوتی رہے گی' آپ کی امت بڑھتی رہے گی اور آپ ﷺ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔ علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ حضور سید عالم ﷺ کی ذات والا صفات پر فقط صلوٰۃ یا فقط سلام بھیجنا ناپسندیدہ فعل ہے' بلکہ بارگاہ حبیب علیہ الصلوۃ و السلام میں صلوٰۃ و سلام ایک ساتھ پیش کرنا چاہئے' جیسا کہ امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے علماء سے نقل فرمایا ہے کیونکہ آیت میں دونوں کے متعلق حکم وارد ہوا ہے۔

علامہ البجیرمی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے "الخطیب کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے کہ کسی موقع و محل پر اگر خود حضور ﷺ نے اجازت فرمائی ہے تو ایسے

---

[1] سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی المصری الشافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۲۱ھ)

موقع پر فقط صلوٰۃ یا فقط سلام پڑھنے میں کراہت نہیں ہے۔ جس طرح کہ درود ابراہیمی میں ہے۔

برکت کے معنی

حضرت علام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی مذکورہ کتاب میں لفظ "برکت" کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ برکت کے معنی ہیں بڑھنا اور عزت و بھلائی میں اضافہ اور برکت کی ہمیشگی اور بے عیب ہونا بھی بیان کیا گیا ہے' چنانچہ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی ہوں گے کہ اے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی کامل خیر عطا فرما اور آپ کے ذکر اور شریعت کو دوام بخش' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں کثرت پیدا فرما' انہیں آپ کے احسان و کرامت سے روشناس فرما اور ان کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرماتے ہوئے انہیں جنت میں داخل فرما اور ایسے ہی بَارِکْ عَلٰی آلِہٖ کا مفہوم ہے کہ اے اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو ایسی خیر عطا فرما جو کہ ان کی شان کے لائق ہو اور اپنا فضل و کرم ان پر ہمیشہ جاری رکھ۔

حضرت قاضی عیاض[1] رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت بکر القشیری[2] رحمتہ

---

[1] الامام القاضی الحافظ ابو الفضل عیاض بن موسیٰ الیحصبی الاندلسی المالکی' مغرب اندلس کے رہنے والے تھے۔ آپ کی تصانیف میں مشارق الانوار اور الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ مشہور ہیں۔ ۵۴۴ھ میں وصال فرمایا

[2] حضرت ابو الفضل بکر بن محمد القشیری البصری المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۳۴۴ھ)

اللہ علیہ سے نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ دوسروں پر صلوٰۃ کا مفہوم رحمت و احسان ہے' حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس تقریر سے نبی اکرم ﷺ کی امتیازی شان تمام مومنوں سے واضح ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والون تم بھی نبی پاک ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجو' اس سورۃ مبارکہ سے پہلے "ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلَائِکَتُہٗ" یعنی اللہ تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی' لیکن واضح ہو چکا کہ جو قدر و منزلت نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہے وہ اس مقام و مرتبہ سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے جو دوسروں کے لئے مناسب ہو۔

حضرت امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے "المواھب اللدنیہ" میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابن العربی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ چونکہ حضور سید عالم ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجنا درود پاک پڑھنے والا شخص کے عقیدے' محبت اور اخلاص نیت کو ظاہر کرتا ہے' نیز آپ ﷺ کی اطاعت پر مداومت اور آپ ﷺ کے واسطہ کریمہ کے احترام پر

---

[1] شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی ابن العربی الطائی الاندلسی رحمتہ اللہ علیہ اندلس کے شہر مرسیہ میں ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ کو پیدا ہوئے۔ بہت بڑے صوفی تھے۔ آپ کی تصانیف میں فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم مشہور ہیں۔ دمشق میں ۲۸ ربیع الثانی ۶۳۸ھ کو وصال ہوا۔

دلالت کرتا ہے' نیز یہ فرمایا کہ درود پاک پڑھنے کا فائدہ درود پڑھنے والے کو ہی پہنچتا ہے' حضرت امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے شیخ حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ سے اور انہوں نے دو جلیل القدر آئمہ حضرت امام حلیمی رحمتہ اللہ علیہ اور امام عزالدین بن عبدالسلام[1] رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا معنی یہ نہیں کہ ہماری جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی جا رہی ہے کیونکہ ہم جیسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شفاعت کر سکتا ہے؟ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے محسن کے احسان کا اچھا بدلہ دو' لیکن جب ہم اس کے احسان و انعام کا بدلہ دینے سے عاجز ہوں تو کم از کم یہ ضروری ہے کہ اس کے لئے دعا کریں' تو جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسان گرانمایہ کے سامنے ہمارے عجز و انکسار کو ملاحظہ فرمایا تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی تعلیم فرمائی تاکہ ہماری طرف سے صلوٰۃ ان فضل و احسانات کا بدل بن سکے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہم پر ہیں' اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و احسان سے بڑھ کر کسی کا فضل و احسان ہم پر نہیں۔

حضرت شیخ حسن العدوی الحمزاوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام المرجانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے بندہ مومن جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا نفع تیری ذات کی طرف

---

[1] امام ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام بن حسن بن محمد بن مہذب السلمی الدمشقی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ' عزالدین لقب اور ابن عبدالسلام عرف ہے۔ ۵۷۷ھ میں پیدا ہوئے' تمام دینی علوم و فنون میں مہارت تھی۔ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۶۶۰ھ کو قاہرہ میں وصال ہوا۔

لوٹتا ہے تو نبی کریم ﷺ پر تو کوئی احسان نہیں بلکہ تو اپنی ذات کی بہتری کے لئے ہی دعا کرنے والا ہوا' ایک اور عالم فرماتے ہیں کہ علامات ایمان سے سب سے بڑی نشانی حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے' نیز آپ ﷺ کی ذات بابرکات سے کامل محبت' آپ ﷺ کے حقوق کی بجا آوری اور ہمیشہ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرنا ہی آپ ﷺ کا شکریہ ادا کرنے کا ذریعہ ہے' چونکہ ہم پر آپ ﷺ کے بہت عظیم احسانات ہیں' جیسے کہ نار جہنم سے رہائی' جنت الفردوس میں داخلہ اور نہایت آسانیوں سے فلاح کا پانا اور ہر معاملے میں سعادت کا ملنا اور یہ کہ عمدہ مراتب اور بلند مناقب پر بلا حجاب فائز ہونا حضور ﷺ کے ہی سبب سے ہے لہٰذا ہم پر بھی آپ ﷺ کا شکریہ ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان عظیم فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الجوھر المنظم

ہیں کیونکہ اس طرح خواہشات نفسانیہ کی کدورتوں سے مبراء ہو کر دعا مانگنے والے اور ملاء اسفل کے ملائکہ میں ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے' اس وجہ سے اجتماع کثیر کی دعائیں بہت کم خطا ہوتی ہیں' اسی لئے نماز استسقاء وغیرہ میں اجتماع کثیر کو طلب کیا جاتا ہے۔

دوسری حکمت: امت کی طرف سے درود بھیجنے سے حضور ﷺ کو راحت ہوتی ہے اور آپ ﷺ اس پر فخر بھی فرماتے ہیں' جیساکہ حضور ﷺ نے خود فرمایا "اِنِّیْ اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یعنی میں سابقہ امتوں پر تمہاری وجہ سے فخر کروں گا' جس طرح کہ ایک عالم اپنی زندگی مین اپنے ایسے تلامذہ کو دیکھ کر راحت محسوس کرتا ہے کہ جن کی رشد وہدایت اس کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچی ہو اور ان کی عقیدت و محبت بھی اس سے صادق ہو۔

تیسری حکمت: حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنی امت پر انتہائی شفقت اور ان کو قرب حقیقی بلکہ قرب حقیقی کی بہت سی منازل کی طرف تحریص دلانا جو حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے ہی حاصل ہوتی ہیں' جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ تجدید ایمان اور آپ ﷺ کی تعظیم اور وہ عنایات الہیہ جو آپ کے لئے اعزاز و اکرام طلب کرنے کے سبب حاصل ہوتی ہیں' یوم آخرت پر ایمان لانا' کیونکہ وہ بہت زیادہ اعزازات کے حصول کا محل ہے' آپ ﷺ کے آل و اصحاب کا ذکر خیر' کیونکہ ذکر صالحین

رحمت خداوندی کے نزول کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے لئے، چونکہ حضور ﷺ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، لہٰذا بندوں کی طرف اس کی ذات سے اظہار محبت کے لئے دعا میں عجز و انکسار کا اظہار اور اس بات کا اعتراف بھی کہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہیں اور نبی اکرم ﷺ اگرچہ آپ کی قدر و منزلت بہت بلند ہے اور کوئی بھی آپ کے مرتبہ کی عظمت کو نہیں پہنچ سکتا لیکن پھر بھی آپ اللہ کے بندے اور ہمہ وقت اس کے فضل و رحمت کے محتاج ہیں۔

حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ ذکر رسول ﷺ کے وقت آپ پر درود بھیجنے پر علمائے امت کا اتفاق ہے اور یونہی دیگر انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ پر بھی مستقل طور پر درود بھیجنے کے جواز و استحباب کا بھی علماء نے قول کیا ہے، البتہ غیر نبی پر مستقلاً "صلوٰۃ بھیجنے کو بعض علماء نے حرام فرمایا ہے اور بعض نے خلاف اولیٰ کہا ہے، لیکن صحیح رائے جس پر اکثر نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایسی صورت مکروہ تنزیہہ اور اہل بدعت کا شعار ہے اور ان کی مطابقت سے بہرحال روکا گیا ہے۔

ہمارے علماء نے اس مسئلہ میں قابل اعتماد اس رائے کو جانا ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ سلف صالحین کے مطابق فقط انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہی مخصوص ہے، جیسا کہ "عزوجل" کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں اور یوں "محمد عزوجل" نہیں کہا جا سکتا باوجود کہ آپ ﷺ بہت ہی جلیل القدر ہیں، یونہی "ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم" یا "علی صلی اللہ علیہ وسلم" نہیں کہا جا سکے گا اگرچہ معنوی اعتبار سے درست ہی ہے، ہاں علماء کا یہ متفقہ قول ہے

کہ انبیاء علیہم السلام پر صلوٰۃ بھیجتے ہوئے بالتبع غیر نبی پر صلوٰۃ بھیجنا بھی جائز ہے' چنانچہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاِتْبَاعِہٖ اور اس طرح احادیث سے ثابت ہے' حتیٰ کہ نماز میں تشہد کی صورت میں پڑھنے کا حکم بھی ہے اور سلف صالحین کا تو نماز کے علاوہ بھی ہمیشہ معمول رہا ہے۔

ہمارے بعض علماء میں سے حضرت شیخ ابو محمد الجوینی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سلام معنوی لحاظ سے صلوٰۃ کی مثل ہے پس کسی غائب کے لئے اس کا استعمال درست نہیں اور نہ ہی اس کا اطلاق تنہا غیر نبی کے لئے درست ہے' لہٰذا حضرت علی "علیہ السلام" کہنا جائز نہیں اور اس میں زندہ اور فوت شدگان برابر ہیں۔ البتہ حاضر کو لفظ سلام کے ساتھ مخاطب کیا جانا صحیح ہے لہٰذا "سَلَامٌ عَلَیْکَ" یا "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا درست ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے' حضرت شیخ ابو محمد الجوینی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ صحابہ کرام' تابعین' علماء اور صلحاء کے لئے "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" اور رَحْمَتُہُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہنا مستحب ہے' اگرچہ بعض علماء نے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کو صحابہ کرام اور "رحمتہ اللہ علیہ" کو صحابہ کے علاوہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے' لیکن یہ بات متفق علیہ نہیں' مزید فرمایا کہ چونکہ

---

[1] امام ابو محمد عبد اللہ بن یوسف الجوینی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ' علم تفسیر' حدیث اور فقہ میں مہارت تھی۔ آپ کی کتاب المحیط مشہور ہے۔ قرآن کی تفسیر بھی لکھی۔ ۴۳۸ھ میں نیشاپور میں وصال ہوا۔

حضرت لقمان اور حضرت مریم دونوں نبی نہیں لہٰذا ان کے لئے راجح قول کے مطابق رضی اللہ عنہ یا رضی اللہ عنہا کہا جائے گا' بعض نے کہا ہے کہ انبیاء پر صلی اللہ علی الانبیاء وعلیہ یا علیہا وسلم کہا جائے تو کوئی مواخذہ نہیں۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ○ "الجوھر المنظم میں بیان فرمایا ہے کہ اس جگہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک آل سے مراد وہ افراد ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کے مومنین ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد اطہار خصوصاً بنو فاطمہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا کہ حضرت علی' حضرت عباس' حضرت جعفر' حضرت عقیل اور حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولاد مراد ہے اور بعض نے انصار مسلمانوں' بنو قریش بلکہ جمیع امت اجابت کو آل میں شامل کیا' چنانچہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا میلان بھی اسی طرف ہے' جبکہ امام ازہری' بعض شوافع کا مختار مذہب اور امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف میں اسی قول کو راجح قرار دیا ہے' لیکن حضرت قاضی حسین[۱] رحمتہ اللہ علیہ نے آل میں سے متقین کی تخصیص کی ہے اور اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے کہ (صلوٰۃ سے مراد صرف رحمت ہے جو کہ ہر متقی اور غیر متقی کو عام ہے) کیونکہ حدیث "آل محمد کل تقی" کی سند بے حد کمزور ہے اور حضرت جابر[۲] رضی اللہ عنہ سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کی گئی ہے

---

[۱] حضرت شیخ قاضی حسین رحمتہ اللہ علیہ فقہ شافعی کے بڑے اجل عالم تھے۔

[۲] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بہت پایہ کے صحابی تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو غزووں میں شرکت کی۔ ان کا وصال ۷۸ ( ) ہوا۔

جبکہ تشہد کے علاوہ آل کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود بھیجنا بطریق اولی ثابت ہے بایں وجہ کہ وہ (صحابہ) آل کے ان افراد سے بہرحال افضل ہیں جو صحابی نہیں ہیں' لہٰذا حضرت عزالدین بن عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ کا قول "چونکہ حدیث میں صرف آل کا لفظ وارد ہے اور اسی پر اکتفا کرنا ہی بہتر ہے" یہ انتہائی ضعیف ہے' چنانچہ غوث ربانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "الصلوۃ المحمدیہ" کی شرح میں ان کے قول "وعلیٰ آل محمد" کی وضاحت کرتے ہوئے عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آل سے مراد وہ شخص ہے جو حضور ﷺ کی طرف مائل ہو اور آپ کی جانب راجع ہو کہ یہ رجوع اور میلان خواہ نسب سے ہو خواہ اتباع سے' یہاں تک کہ آپ سے ہم نشینی کا شرف بھی حاصل کر سکا' جبکہ حضرت صحابہ کرام تو وہ عارفین کاملین ہیں جو روحانی طور پر بھی حضور ﷺ سے منسلک ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ ان کو لقاء جسمانی کی دولت بھی میسر آئی۔

---

[1] امام عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی بن اسماعیل بن احمد بن ابراہیم نابلسی دمشقی حنفی نقشبندی قادری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۴۳ھ

دوسری فصل

اس فصل میں ایسی احادیث بیان کی گئی ہیں، جن میں حضور ﷺ پر صیغہ امر سے درود شریف پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ضمناً وہ احادیث بھی ہیں، جن میں تعداد کا تذکرہ ہے جس طرح کہ جو آپ ﷺ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوۃ بھیجتا ہے اور ایسی احادیث بیان کی گئی ہیں، جو ان سے مناسبت رکھتی ہیں۔

فضائل درود اور ارشادات رسول اکرم ﷺ

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مسلم شریف)

۲۔ حضور ﷺ نے فرمایا، کہ مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے طہارت کا باعث اور اجر و ثواب کے لحاظ سے کئی گنا ہوگا۔

۳۔ حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ تم مجھ پر صلوۃ بھیجو بے شک اللہ عزوجل تم پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری قبر کو عید نہ بناؤ[1] اور مجھ پر درود بھیجو بے شک تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

---

[1] بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں جو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے سفر کو پسند نہیں کرتے' بلکہ اس سفر کو گناہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حج سے پہلے یا بعد میں مدینہ منورہ جانا ضروری نہیں۔ یہ سنگ دل لوگ مذکورہ بالا حدیث شرف بھی پڑھ کر سناتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا' میری قبر کو عید (یعنی میلہ) نہ بناؤ۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ میری قبر کو میلہ نہ بناؤ۔ مجھ پر درود پڑھو تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو اس حدیث کے روای عبداللہ بن نافع الصائغ کے بارے میں آئمہ حدیث کی مختلف آراء ہیں۔ امام احمد ابو حاتم کے نزدیک یہ ضعیف ہیں۔ یحیٰی بن معین نے ان کی توثیق کی ہے۔ ابو زرعہ کے نزدیک ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں (مختصر ابوداؤد للمنذری' جلد ۲' صفحہ ۷۴۴) "مجمع الزوائد"' جلد ۳ صفحہ ۳ میں ہے کہ اسے ابو یعلی نے روایت کیا اور اس میں حفص بن ابراہیم الجعفری ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان پر جرح نہیں کی بقیہ تمام راوی ثقہ یعنی معتبر ہیں۔

حافظ زکی الدین المنذری رحمتہ اللہ علیہ اس کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو قبر انور کی زیارت کثرت کے ساتھ کرنے کی طرف راغب کیا ہے۔ یہ نہ ہو کہ اسے کوئی اہمیت ہی نہ دی جائے۔ بس بعض اوقات میں زیارت کرلی جیسے عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے۔ بعض آئمہ نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ زیارت کے لیے کسی دن کو اس طرح مخصوص نہ کرلیا جائے کہ زیارت فلاں دن ہی کی جائے گی۔ جس طرح عید کا دن مخصوص ہے بلکہ زائر کو چاہیے کہ اسے جب بھی فرصت ملے حاضری دے یہ معنی امام تقی الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ بعض علماء نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ اس میں زیارت کے موقع پر بے ادبی سے بچنے کا حکم ہے کہ اس طرح لہو لعب سے کام نہ لیا جائے جس طرح عید کے موقع پر کیا جاتا ہے' بلکہ آداب زیارت کا خیال رکھتے ہوئے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ تمہاری طرف سے درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ کے سیر کرنے والے فرشتے مجھ تک میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' اس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں بھی اس پر صلوۃ بھیجتا ہوں' علاوہ ازیں دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں۔

بقایا حقہ سابقہ

جائے۔ وہاں دعا کی جائے اور یہ امید رکھی جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نظر شفقت فرماتے ہوئے دعا سے اور سلام کے جواب سے نوازیں گے۔ یہ تاویل و معنی معتبر ہے' کیونکہ اہل کتاب اپنے انبیاء اور صلحا کی قبور کی زیارت کے موقع پر لہو' زینت اور لعب سے کام لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو لہو لعب سے بچنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جب تم زیارت کے لیے آؤ تو بخشش طلب کرتے اور توبہ کرتے ہوئے آؤ۔ وصال کے بعد بھی اس طرح زیارت کرو جس طرح تم قبل از وصال کرتے تھے۔

یہ بات واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری سراپا خیر و سعادت ہے اور خیر میں کثرت خیر ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا زیارت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے لہو و لعب سے بچے' حدیث کی کتاب مصنف عبد الرزاق میں جو روایت مروی ہے کہ حضرت حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم نے بعض لوگوں کو قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا اور ان کو منع کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ' تو اس میں بے ادبی سے منع کیا گیا ہے اور یہ روایت بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ زیارت منع نہیں بلکہ زیارت کے وقت لہو و لعب منع ہے۔ شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے کسی کا زیارت مبارک سے منع کرنا اس لیے بھی تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ تمام دیگر اموات کی زیارت پر متفق ہیں۔ (ماخوذ کتاب "شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد" (اردو ترجمہ) مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۱ء' ص ۱۹۵-۱۹۷)

۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میرے روضہ پر حاضر ہو کر مجھ پر درود پڑھے میں خود سماعت فرماتا ہوں اور جو دور سے پڑھے مجھے پہنچادیا جاتا ہے۔ ؎

؎ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبر انور پر درود پڑھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اور دور سے پڑھنے والوں کا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتے' بلکہ فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادیتے ہیں' یہ لوگ اپنے اس قول کی دلیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "**من صلی علی عند قبوی سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ۔**" یعنی جس شخص نے میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھا' میں اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچادیا جاتا ہے۔

جواباً" عرض ہے کہ ہمارے نزدیک ہر شخص کا درود و سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں۔ درود و سلام پڑھنے والا خواہ قبر انور کے پاس حاضر ہو یا کہیں دور ہو' قریب اور دور کا فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں' بلکہ درود و سلام پڑھنے والے کے لیے ہے' کیونکہ نزدیک اور دور کی قید عالم خلق کے لیے ہے۔ عالم امر کے لیے نہیں' اس لیے روح زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے۔ جب عام ارواح اس قید میں مقید نہیں تو روح اقدس جو روح الارواح ہے' قرب و بعد کی قید میں کیونکر مقید ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہاں ارشاد فرمایا' کہ دور سے درود پڑھنے والے کا درود صرف فرشتوں کے ذریعے مجھے پہنچتا ہے۔ میں اسے مطلقاً نہیں سنتا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود و سلام سننے اور آپ کی خدمت میں پہنچائے جانے کے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں' اگر ان سب کو سامنے رکھ کر فکر سلیم سے کام لیا جائے تو یہ مسئلہ بہت آسانی کے ساتھ سمجھ میں آ سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عندہ قبری و کل اللہ بہ ملکا یبلغنی و کفی امر دنیاہ و اخرتہ و کنت لہ یوم القیامہ شھیدا او شفیعا"**

حضرت ابو ہریرہ نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جو شخص میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوتا ہے جو اس کا درود

۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے، حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

بقیہ صفحہ سابقہ
مجھے پہنچا دیتا ہے اور وہ اپنے امر دنیا اور آخرت کی کفایت کیا جاتا ہے اور میں اس کے لیے قیامت کے دن شہید یا شفیع ہونگا۔

ابن قیم جوزی نے "جلاء الافہام" مطبوعہ مکتبہ القاہرہ (مصر) کے صفحہ ۱۴ پر یہ حدیث لکھی اور اس کے ایک راوی محمد بن موسیٰ کے متعلق لکھا کہ "لکن محمد بن موسی هذا هو محمد بن یونس بن موسی الکدیمی متروک الحدیث" تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ بعض محدثین نے اسے متروک الحدیث کہا ہے، مگر جلیل القدر محدثین نے اس کی توثیق بھی کی ہے، چنانچہ خطیب نے کہا، "کان حافظا کثیر الحدیث" اور ابوالاحوص کا قول ہے۔ "تسلونی عن الکدیمی هو اکبر منی و اکثر علماء ماعلمت الاخمرا" اور امام احمد بن حنبل کے بیٹے (عبداللہ بن احمد بن حنبل) نے فرمایا، "سمعت ابی یقول کان محمد بن یونس الکدیمی حسن المعرفته حسن الحدیث" اور خلیلی نے کہا، "لیس بذلک القوی و منهم من یقویه" ("تہذیب التہذیب" جلد ۹، ص ۵۴۰۔ ۵۴۴)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر شریف پر جو درود پڑھا جاتا ہے۔ اسے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے فرشتہ پیش کرتا ہے۔ اب اگر فرشتہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درود پیش کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سننے کے منافی ہو تو اس حدیث کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ میری قبر انور پر جو درود پڑھا جائے میں اسے بھی نہیں سنتا، ایسی صورت میں یہ حدیث پہلی حدیث کے معارض ہوگی جس میں صاف موجود ہے کہ "من صلی علی عند قبری سمعته" یعنی جو میری قبر پر درود پڑھتا ہے میں اسے سنتا ہوں۔ علاوہ ازیں جس طرح اس حدیث سے قبر انور کے پاس درود پڑھنے والے کے درود کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جانا ثابت ہوا۔ اسی طرح بعض دیگر احادیث سے دور کا درود شریف سننا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ما من احد یسلم علی الا رد اللہ الی روحی حتی ارد علیه السلام" (رواہ احمد و ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان) یعنی نہیں کوئی جو سلام

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' میری جبریل سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے اس بات کی خوش خبری دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جس نے آپ پر سلام پڑھا' میں بھی اس پر سلام بھیجتا ہوں اور جس نے آپ پر درود بھیجا میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں۔

حاشیہ بقایا صفحہ سابقہ۔

پڑھے مجھ پر لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح لوٹا دیتا ہے' یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

یہ حدیث اس امر کی روشن دلیل ہے کہ درود پڑھنے والے ہر فرد کا درود حضور علیہ الصلوہ والسلام خود سنتے ہیں اور سن کر جواب بھی دیتے ہیں۔ خواہ وہ شخص قبر انور کے پاس ہو یا دور ہو۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اسی حدیث **"الا رد اللہ الی روحی"** پر کلام کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔ **"و یتولد من هذا الجواب جواب اخر و هو ان یکون الروح کنایه عن السمع و یکون المراد ان اللہ تعالی یرد علیه سمعه الخارق للعادة بحیث یسمع سلام المسلم و ان بعد قطره"** (انباء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء) ترجمہ: "اور اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے' وہ یہ کہ رد روح سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی سمع خارق للعادۃ کو لوٹا دیتا ہے۔ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے پڑھنے والے کا درود بھی سنتے ہیں۔ جس طرح قبر انور کے پاس درود پڑھنے والے کا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں۔ اسی طرح دور کا درود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سمع مبارک سے سنتے ہیں اور جس طرح دور کا درود حضور صلی اللہ کو پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح قبر انور پر جو درود پڑھا جائے اسے بھی ایک فرشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچاتا ہے۔ ثابت ہوا کہ پہنچانا سننے کے منافی نہیں اور سننا پہنچانے کے معارض نہیں' یعنی قریب اور دور کا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے بھی ہیں اور یہی دور اور نزدیک کا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا بھی جاتا ہے۔

یہاں یہ شبہ وارد ہوگا کہ پہلی حدیث **"من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی**

۱۱۔ حضور ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (ﷺ) جو آپ پر درود بھیجے گا، اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر ملائکہ درود بھیجتے ہیں وہ شخص جنتی ہوتا ہے۔

حاشیہ بقایا صفحہ سابقہ

ثانیاً ابلغتہ" میں "ابلغہ" اور "سمعہ" باہم متقابل معلوم ہوتے ہیں اور تقابل کی صورت میں سمع کا ابلاغ کے ساتھ جمع ہونا محال ہے۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ جب فرشتے درود پہنچاتے ہیں تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتے۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ حدیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ جو درود قبر انور کے پاس پڑھا جائے اسے بھی فرشتے پہنچاتے ہیں، نیز یہ کہ نزدیک و دور سے ہر ایک درود پڑھنے والا جب درود پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں پڑھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حضور کی روح مقدس اور سمع مبارک لوٹائی ہوئی ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کا درود سن کر خود جواب دیتے ہیں، تو اس کے بعد اس شبہ کے لیے کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ رہا تقابل، تو اس کے لیے مطلق سمع ضروری نہیں، بلکہ سمع مخصوص بھی تقابل کے لیے کافی ہے اور وہ التفات خصوصی ہے اور بر تقدیر صحت حدیث مطلب یہ ہے کہ قبر انور پر آکر درود پڑھنے والا چونکہ حاضری کی خصوصیت کا حامل ہے۔ اس لیے اس کا درود اس قابل ہے کہ اسے التفات خاص کے ساتھ سنا جائے، بلکہ قبر انور پر حاضری کی خصوصیت پر کیا منحصر ہے۔ دور کے لوگ بھی اگر اس قسم کی کوئی خصوصیت رکھتے ہوں، مثلاً کمال محبت واشتیاق سے درود پڑھیں تو ان کے درود و سلام کے لیے بھی سمع خصوصی اور مخصوص التفات و توجہ کے ساتھ سمع اقدس کا پایا جانا کچھ بعید نہیں، بلکہ "دلائل الخیرات" کی ایک حدیث اس دعویٰ کی مثبت ہے۔ صاحب دلائل الخیرات (شیخ محمد بن سلیمان الجزولی) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بایں الفاظ وارد کیا، "**اسمع صلوۃ اهل محبتی واعرفهم**" (دلائل الخیرات مطبوعہ مکتبہ خیر کثیر آرام باغ کراچی، ص ۳۲) "یعنی میں خود سن لیتا ہوں درود اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں، ان کو صاحب دلائل الخیرات نے اگرچہ اس حدیث کی سند بیان نہیں کی، لیکن تمام اکابر اولیاء اللہ اور جمیع سلاسل عالیہ کے مشائخ کرام کا دلائل الخیرات کے ضمن میں اس کی تلقی بالقبول اور عدم انکار، صحت مضمون حدیث کی روشن

کہ انبیاء علیہم السلام پر صلوٰۃ بھیجتے ہوئے بالتبع غیر نبی پر صلوٰۃ بھیجنا بھی جائز ہے' چنانچہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاِتْبَاعِہٖ اور اس طرح احادیث سے ثابت ہے' حتیٰ کہ نماز میں تشہد کی صورت میں پڑھنے کا حکم بھی ہے اور سلف صالحین کا تو نماز کے علاوہ بھی ہمیشہ معمول رہا ہے۔

ہمارے بعض علماء میں سے حضرت شیخ ابو محمد الجوینی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سلام معنوی لحاظ سے صلوٰۃ کی مثل ہے پس کسی غائب کے لئے اس کا استعمال درست نہیں اور نہ ہی اس کا اطلاق تنہا غیر نبی کے لئے درست ہے' لہٰذا حضرت علی "علیہ السلام" کہنا جائز نہیں اور اس میں زندہ اور فوت شدگان برابر ہیں۔ البتہ حاضر کو لفظ سلام کے ساتھ مخاطب کیا جانا صحیح ہے لہٰذا "سَلَامٌ عَلَیْکَ" یا "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا درست ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے' حضرت شیخ ابو محمد الجوینی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ صحابہ کرام' تابعین' علماء اور صلحاء کے لئے "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" اور رَحْمَتُہُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہنا مستحب ہے' اگرچہ بعض علماء نے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کو صحابہ کرام اور "رحمتہ اللہ علیہ" کو صحابہ کے علاوہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے' لیکن یہ بات متفق علیہ نہیں' مزید فرمایا کہ چونکہ

---

[1] امام ابو محمد عبداللہ بن یوسف الجوینی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ' علم تفسیر' حدیث اور فقہ میں مہارت تھی۔ آپ کی کتاب المحیط مشہور ہے۔ قرآن کی تفسیر بھی لکھی۔ ۴۳۷ھ میں نیشاپور میں وصال ہوا۔

۱۳۔ حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے چہرہ انور پر خوشی و مسرت کے ایسے آثار دیکھے جو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے' میں نے آپ سے وجہ دریافت کی تو فرمایا' مجھے بتانے میں کوئی چیز مانع نہیں' ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں وہ میرے رب کی طرف خوش خبری لائے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا کہ میں آپ کو اس بات کی بشارت سناؤں کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے دس مرتبہ اس پر صلوۃ بھیجیں گے۔

نہ جاننے سے کوئی تعلق نہیں یہ پہنچانا تو صرف اس لیے ہے کہ ہدیہ اور تحفہ کے معنی متحقق ہو جائیں اور بس۔ اس بیان کی تائید کے لیے فیض الباری شرح بخاری کا ایک عبارت ملاحظہ فرمایئے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔ (عربی عبارت کا ترجمہ) "جاننا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پیش کرنے کی حدیث علم غیب کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتی' اگرچہ علم غیب کے بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ایسی ہے جیسے غیر متناہی کے ساتھ متناہی کی نسبت' یہ دلیل نہ ہونا اس لیے کہ فرشتوں کی پیش کش کا مقصد صرف یہ ہے کہ درود شریف کے کلمات بعینہا بارگاہ عالیہ نبویہ میں پہنچ جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو پہلے جانا ہو یا نہ جانا ہو۔ (بارگاہ رسالت میں کلمات درود کی پیش کش) بالکل ایسی ہے جیسے رب العزت کی بارگاہ میں یہ کلمات طیبات پیش کیے جاتے ہیں اور اس کی بارگاہ الوہیت میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں' کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ ذات رحمن جل مجدہ کو تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ پیش کش علم کے منافی نہیں' لہٰذا کسی چیز کا پیش کرنا کبھی علم کے لیے بھی ہوتا ہے اور بسا اوقات دوسرے معنی کے لیے بھی' اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ ("فیض الباری" ج ۲' ص ۳۰۲)

سماع کا تعلق صرف آواز سے ہے اور فرشتوں کی پیش کش صلوۃ و سلام کے کلمات بعینہا

۱۴۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ سو بار صلوۃ بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پڑھے گا' اللہ اس کے لیے آگ اور نفاق سے بری ہونا لازم کر دے گا اور اسے قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ٹھرائے گا اور جب بھی میرا ذکر کیا جائے مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو بے شک تمہارے لیے گناہوں کا کفارہ ہے۔

بقایا حاشیہ صفحہ سابقہ

سے متعلق ہے۔ رہا یہ امر کہ وہ کلمات بعینہا فرشتے کیونکر پیش کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ صلوۃ و سلام کے بعینہا اصل کلمات کا پیش کیے جانے کے قابل ہو جانا امر محال نہیں' لہٰذا تحت قدرت داخل ہو گا' **واللہ علیٰ ما یشاء قدیر**

فیض الباری کی عبارت سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ بارگاہ رسالت میں فرشتوں کا درود شریف پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی پر مبنی نہیں' بلکہ کلمات درود بعینہا کو بطور تحفہ و ہدیہ پیش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ سننے اور جاننے کو اس پیش کش سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے قبر انور پر جو درود پڑھا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے سنتے بھی ہیں اور فرشتہ بھی اسے پیش کرتا ہے۔ علیٰ ہذا دور سے جو لوگ درود شریف پڑھتے ہیں اسے فرشتے بھی پیش کرتے ہیں اور سمع خارق للعادۃ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم استماع بھی فرماتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ "**سمعتہ**" اور "**ابلغتہ**" کے مابین تقابل پر زور دے کر جس سماع کی نفی کی جاتی ہے' وہ مطلق سماع نہیں بلکہ سمع مقید (بقید التفات خصوصی) ہے جس کے نظائر قرآن و حدیث میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا**" (پ ۹ سورۃ الاعراف) ترجمہ: ان (کفار جن و انس) کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں۔ یہاں مطلق سمع و بصر کی نفی مراد نہیں' بلکہ سمع مخصوص اور بصر خصوصی کی نفی مراد ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' "**ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ**" (ترجمہ): اور نہ دیکھے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن۔ یہاں بھی مطلقاً دیکھنے کی نفی نہیں' بلکہ ایک خاص قسم کے دیکھنے

۱۵۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھے' اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ صلوۃ بھیجتا ہے اور جو مجھ پر ایک سو مرتبہ درود بھیجے' اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر نار جہنم حرام فرمادیتا ہے اور دنیا و آخرت میں حاجت کے وقت اپنی تائید سے اسے دلجمعی عطا فرماتا ہے اور درود پاک قیامت کے دن پل صراط جس کی مسافت پانچ سو سال کے برابر ہے پر نور بن کر پیش ہوگا اور ہر درود کے طفیل اس کو جنت میں اللہ تعالیٰ ایک محل عطا فرمائے گا' خواہ درود پاک مقدار میں کم ہو یا زیادہ' ایک روایت کے مطابق جو شخص مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے گا' جنت کے دروازے پر اس کے کندھے میرے کندھے سے ملے ہوئے ہوں گے۔

بقایا حاشیہ صفحہ سابقہ

کی نفی فرمائی گی ہے جو نظر رحمت کے ساتھ دیکھنا ہے۔ حدیث شفاعت میں ہے۔ "قل تسمع" (آپ کہے سنے جائیں گے) (بخاری شریف) یہاں بھی مطلق سمع مراد نہیں' بلکہ سماع خاص مراد ہے۔ ایسے ہی "سمعہ" سے سماع خصوصی یعنی توجہ اور التفات خاص کے ساتھ سننا مراد ہے اور اگر بربنائے تقابل ابلغہ کو نفی سماع پر محمول کیا جائے تو نفی اس کی ہوگی جس کا سمعہ سے ثبوت ہوا تھا اور ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ثبوت سماع خصوصی کا ہے۔ لہٰذا نفی بھی اسی سماع خاص کی ہوگی۔ یہاں ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر ابلاغ ملائکہ کے باعث سماع خاص کی نفی مراد لی جائے تو جو درود قبر انور پر پڑھا جاتا ہے اس کو بھی ملائکہ پہنچاتے ہی۔ ایسی صورت میں قبر انور پر پڑھے جانے والے درود کا بھی سماع خصوصی کے ساتھ سننا منفی قرار پائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے جس ابلاغ کو سماع خصوصی کا مقابل مانا ہے وہ من صلی علی نائیا" کی شرط سے مشروط ہے' مطلق ابلاغ

برکت سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں کفایت فرمائے گا۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "طبقات الکبریٰ" (لواقح الانوار فی طبقات الاخیار) میں حضرت ابو المواہب شاذلی[1] رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں ذکر کیا گیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ کی خواب میں زیارت کی اور میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے قول "فکم اجعل لک من صلاتی" کا کیا معنی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے سوا کس چیز کو بطور ثواب میرے نامہ اعمال میں ہدیہ کرے۔

حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل فرمایا' کہ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے ابن ابی حجلہ[2] رحمتہ اللہ علیہ سے اور انہوں نے ابی خطیب رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک صالح مرد نے انہیں بتایا کہ بے شک نبی کریم ﷺ پر درود پاک کی کثرت طاعون کا علاج ہے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "کشف الغمہ" میں بیان فرماتے ہیں کہ بعض علماء علیہم الرضوان نے کہا' کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی کم از کم تعداد ہر شب سات سو بار اور ہر دن میں سات سو بار ہے' اور بعض علماء نے کہا' ساڑھے تین سو بار دن میں اور ساڑھے تین سو بار رات میں۔

---

[1] شیخ محمد جمال الدین ابی المواہب شاذلی تیونسی المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۸۸۱ھ)

[2] شیخ ابی العباس احمد بن یحییٰ بن ابو بکر تلمسانی المعروف ابن ابی حجلہ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۷۷۶ھ)

تو میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کے علاوہ کسی اور عبادت کے نزدیک بھی نہ جاتا' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا' یا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو آپ پر دس بار درود پڑھے گا' اس نے میرے قہر و غضب سے امان حاصل کر لی۔

۲۱۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی کاہل صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' اے ابو کاہل جو شخص مجھ سے محبت اور میری ملاقات کے اشتیاق میں روزانہ تین بار دن میں اور تین بار رات کو درود شریف پڑھے گا' اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اپنے فضل و کرم سے اس کے اس دن اور رات کے تمام گناہ معاف فرما دے۔

۲۲۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

۲۳۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں' جب تک وہ درود پڑھتا رہے' اب بندہ چاہے کم پڑھے یا زیادہ۔

فضیلت درود شریف اور صلحائے امت

حضرت ابو غسان مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ جس شخص نے رسول اکرم ﷺ پر دن میں ایک سو بار درود پاک پڑھا' گویا وہ تمام دن

اور رات عبادت میں مصروف رہا۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "لواقح الانوار" میں ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت سید علی خواص[2] رحمتہ اللہ علیہ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوۃ بے حد و عدد ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوۃ ابتداء و انتہا کی قید سے پاک ہے۔ اس کی جانب سے صلوۃ میں تعداد کا ذکر صرف درود بھیجنے والے بندے کی حیثیت و مرتبہ کے پیش نظر کیا گیا ہے' کیونکہ بندہ زمانہ کی قید سے بے نیاز نہیں۔ پس حق تعالیٰ جل شانہ کی بے مثل رحمت اس کے مرتبہ کی صورت نزول فرماتی ہے۔ اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر ہر بار درود پڑھنے کے بدلے میں دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ (سبحان اللہ)

ہماری اس تقریر کی تائید اس طرح بھی ہوتی ہے کہ بندہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجنے کی درخواست کرتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی اے اللہ میں محمد ﷺ پر صلوۃ بھیجتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ تو رسول اللہ ﷺ کے مقام عالی شان سے کماحقہ' واقف نہیں۔ چہ جائیکہ اسے حق تعالیٰ کی

---

[1] اما عبدالوحاب شعرانی مصری رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے صوفی تھے۔ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں اور مقبول ہیں آپ کا وصال ۹۷۳ھ میں ہوا۔

[2] حضرت سیدی علی خواص برلسی رحمتہ اللہ علیہ سیدی ابراہیم متبولی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور امام عبدالوحاب شعرانی کے شیخ ہیں۔ آپ امی تھے۔ امام شعرانی نے آپ کی صحبت میں دس برس گزارے اور آپ کے حالات پر تین کتابیں لکھیں۔

شان رفیع کا علم ہو سکے، پس معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر صلوۃ و سلام کے اعداد و شمار ہماری جانب سے سوال ہی کے زمرے میں ہوگا۔ لہٰذا ہماری درخواست کرنا کہ اے اللہ تو حضور ﷺ پر صلوۃ بھیج یہ ہر بار ہمارا ایک سوال شمار کیا جائے گا۔

حضرت عارف ابن عباد[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المفاخر العلیہ فی الماثر الشاذلیہ" میں بیان فرمایا، ہے کہ حضرت ابوالحسن شاذلی[2] رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں ایک مرتبہ سفر میں تھا کہ مجھے ایک ایسے مقام پر رات بسر کرنے کا اتفاق ہوا جہاں جنگل کے درندے بکثرت تھے اور میں نے محسوس کیا کہ جنگلی درندے مجھ پر حملہ آور ہوا چاہتے ہیں۔ میں ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں خیال کیا کہ بخدا میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھوں گا، کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرماتا ہے، تو جب اللہ تعالیٰ مجھ پر رحمت بھیجے گا تو میں اللہ تعالیٰ حفظ و امان میں رات گزاروں گا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور ساری رات بے خوف و خطر گزاری۔

عارف باللہ تاج الدین بن عطاء اللہ اسکندری[3] رحمتہ اللہ علیہ اپنی

---

[1] حضرت شیخ احمد بن محمد بن عباد الحلی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۵۳ھ

[2] حضرت شیخ نورالدین ابوالحسن علی بن الشریف عبداللہ بن عبدالجبار المغربی المالکی الشاذلی رضی اللہ عنہ، المتوفی ۶۵۶ھ

[3] حضرت شیخ تاج الدین ابوالفضل احمد بن محمد بن عبدالکریم عطاء اللہ اسکندری شاذلی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۷۰۹ھ

کتاب ''تاج العروس الحاوی تہذیب النفوس'' میں ذکر کرتے ہیں کہ جو آدمی قریب المرگ ہو اور زندگی کی تمام کوتاہیوں کا تدارک کرنا چاہتا ہو تو اس کو جمیع اذکار میں سے جامع ذکر کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے اس کی تھوڑی عمر بڑھ جائے گی۔ جیسے وہ یہ کہے!

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَعَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

(ترجمہ) تقدس و پاکیزگی ہے اللہ عظیم کے لیے اور اس کی حمد و ثناء' اس کی مخلوق کی تعداد' ذات کی رضاو خوشنودی' عرش اعلیٰ کی زینت اور اس کے کلمات قائم رہنے تک ہو۔

ایسے ہی وہ شخص جس کی زندگی میں اکثر روزے' نمازیں فوت ہو گئی ہوں' اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات پر درود شریف پڑھنے میں مشغول رکھے' اس لیے کہ اگر تو نے اپنی تمام تر زندگی اطاعت و بندگی میں بسر کی ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ پر فقط ایک بار صلوۃ بھیج دے تو تیری تمام عمر کے اعمال و عبادات سے بڑھ جائے گی۔ اس لیے کہ تو اپنی طاقت و بساط کے مطابق درود شریف پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی شان ربوبیت کے مطابق تجھ پر صلوۃ بھیجے گا' اگر ایک بار اللہ تعالیٰ کے صلوۃ بھیجنے کی کیفیت یہ ہے تو جب وہ دس بار کسی بندے پر رحمت نازل فرمائے تو اس کی شان کیسی ہو گی۔ چنانچہ صحیح حدیث شریف میں ذکر ہوا ہے کہ ماشاء اللہ وہ زندگی کتنی حسین ہو گی کہ جس میں تو اللہ تعالیٰ کی اتباع کرتے ہوئے اپنے آپ کو ذکر الٰہی اور رسول اللہ ﷺ پر درود پاک پڑھنے کے لیے وقف کر

دے۔

حضرت شیخ حسن العدوی المصری رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت تاج الدین بن عطاء اللہ اسکندری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمارا پروردگار جس شخص پر ایک صلوۃ نازل فرمائے' اس کو دنیا و آخرت میں وہ ہر لحاظ سے کافی ہوگی۔

حضرت امام حافظ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو حفص عمر بن علی فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ تمام اولین و آخرین کی یہ انتہائی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک بار صلوۃ بھیج دے اور یہ ان کے لیے کیسے ممکن ہے' جبکہ ہر ذی شعور انسان سے جب کہا جائے کہ تمہیں دونوں میں کیا پسند ہے کہ تمام مخلوق کی نیکیاں تیرے نامہ اعمال میں جمع کر دی جائیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر صلوۃ نازل ہو تو یقیناً ہر عقلمند اللہ تعالیٰ کی صلوۃ کے علاوہ کوئی اور چیز پسند نہیں کرے گا۔ اب اس خوش نصیب کے متعلق تمہارا خیال ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود پاک پڑھتے رہیں۔ یعنی یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے کہ بندہ ہمیشہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے اور مخلص ایماندار سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھے اور آپ کی یاد سے غافل زندگی بسر کرے۔

تیسری فصل

اس فصل میں وہ احادیث بیان ہوئی ہیں جن میں جمعہ، شب جمعہ میں درود شریف پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ضمناً اس کی حکمتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جمعہ، شب جمعہ میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جمعہ کے روز مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل علیہ السلام ابھی میرے پاس آئے اور کہا کہ ارض پر جو مسلمان آپ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے، میں اور میرے ملائکہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ درود پاک پڑھا کرو، کیونکہ یہ دن مشہور ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بلاشبہ جب کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ مجھ پر اس کا درود پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ درود پڑھنے سے فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کے وصال کے بعد بھی؟ تو فرمایا، کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمایا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو نقصان پہنچائے۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو' کیونکہ ہر جمعہ کو میری امت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس ان میں سے جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے' وہی مقام و مرتبہ کے لحاظ سے میرے زیادہ قریب ہو گا۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمہارے ایام میں سے زیادہ بہتر دن جمعہ ہے' کیونکہ اسی دن سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن انہوں نے وفات پائی۔ اسی روز صور پھونکا جائے گا اور اسی دن مردے اٹھائے جائیں گے۔ پس اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو۔ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درود آپ پر کس طرح پیش کیے جائیں گے' حالانکہ آپ تو نہ ہوں گے' تو حضور ﷺ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو کھائے۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جمعہ اور شب جمعہ میں مجھ پر درود پاک کثرت سے پڑھو' کیونکہ جو ایسا کرے گا' قیامت کے دن میں اس کا گواہ ہوں گا اور شفاعت کروں گا۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ کا دن) میں اپنے نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھو۔

۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے روز مجھ پر ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھا' اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۹۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو آدمی جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا' وہ مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا' قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے ہوگی۔

۱۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن اسی بار مجھ پر درود پڑھے گا' اس کے اسی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ عرض کیا گیا' یا رسول اللہ ﷺ آپ پر صلوۃ کس طرح بھیجی جائے' فرمایا کہو' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور یہ ایک بار شمار کرنا۔

۱۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے روز بعد نماز عصر اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ مجھ پر اس طرح درود پڑھے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا" تو اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر کے اس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت لکھ دی جائے گی۔

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں وہ جمعہ اور جمعہ کی رات کو اترتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں سنہری قلم اور نورانی کاغذ ہوتے ہیں' وہ صرف نبی کریم ﷺ پر پڑھا گیا' درود پاک ہی لکھتے ہیں۔

حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ہر حال میں نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے کو پسند

کرتا ہوں، لیکن جمعہ اور شب جمعہ کو درود پاک پڑھنا تو بہت زیادہ محبوب جانتا ہوں۔

حضرت امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الدرر المنضود" میں بعض مشائخ سے نقل کیا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف میں مشغولیت کا اجر و ثواب تلاوت قرآن سے زیادہ ہے۔ ماسوا سورۃ الکھف کے، کیونکہ کہف جمعہ یا شب جمعہ کو پڑھنے کے بارے میں حدیث پاک میں صراحت کر دی گئی ہے۔

حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، اور وہ اس نقل میں حجت ہیں۔ انہوں نے غالباً" حضور ﷺ پر جمعہ اور شب جمعہ کو بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب دلانے والی روایتوں سے یہ اخذ فرمایا، کہ امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے "المواهب اللدنیہ" میں یہ تحقیقاً" فرمایا ہے کہ اگر تو کہے کہ جمعہ اور شب جمعہ کو نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے میں کیا حکمت اور خصوصیت ہے تو اس کا جواب ابن قیم[1] نے اس طرح دیا کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں کے آقا و سردار ہیں اور جمعہ کا دن تمام دنوں میں سردار ہے۔ لہٰذا اس دن میں جو فضیلت و برتری درود پاک پڑھنے کے عمل کی ہے وہ کسی اور میں نہیں، اور اس میں دوسری حکمت یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت نے دنیا میں جو خیر پائی ہے وہ آپ ﷺ ہی کی وجہ سے ہے یا آخرت میں پائے گی وہ بھی سب آپ ﷺ کے دست انور

---

[1] شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیہ الحنبلی الدمشقی المتوفی ۷۵۱ھ

سے حاصل ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یوم جمعہ کے ذریعہ دونوں بھلائیوں کو حضور ﷺ کی امت کے لیے جمع فرما دیا۔ اس کے علاوہ اور سب سے بڑی عزت و کرامت جو انہیں جمعہ کے دن ملے گی وہ یہ کہ اسی دن اپنی قبروں سے اٹھ کر اپنے جنتی گھروں اور محلات کو جائیں گے' یہی دن ان کے لیے یوم المزید ہے' اسی روز جنت میں داخل ہوں گے' یہی دن دنیا میں ان کے لیے عید ہے' اسی دن میں اللہ تعالیٰ ان کی حاجت کو پورا فرما کر انہیں نفع عطا فرمائے گا اور کسی کے سوال کو رد نہیں فرمائے گا۔ بلاشبہ تمام امتی یہ خوب جانتے ہیں کہ یوم جمعہ کے سبب انہیں جو کچھ میسر ہوا' یہ سب کچھ حضور سرور کائنات ﷺ کے طفیل ہی ہے۔ پس آپ ﷺ کے شکرانہ' تعریف اور حق احسان کی ادائیگی کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ کی ذات گرامی ﷺ پر اس دن اور رات میں کثرت سے درود شریف کا ہدیہ پیش کیا جائے۔

چوتھی فصل

اس فصل میں وہ احادیث ذکر ہوئی ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ پر مطلقاً بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ نیز اس کی مناسبت سے کچھ اقوال ذکر ہوئے ہیں۔

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ تم مجھ پر بکثرت درود پڑھو' بے شک قبر میں سب سے پہلے تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۲۔ حضور نبی کریم صلی اللہ ﷺ نے فرمایا' مجھ پر درود پڑھنا بروز قیامت پل صراط پر اندھیرے کے وقت نور بن کر پیش ہو گا' لہٰذا مجھ پر درود بکثرت پڑھو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا' جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پیش ہو کہ وہ اس سے راضی ہو چکا ہو تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرے۔

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص پر تنگدستی مسلط ہو جائے' وہ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے اس لیے کہ درود شریف غم و اندوہ کو ختم کر کے کثرت رزق اور حاجات کو پورا کرنے کا باعث ہے۔

۴۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس پر کوئی معاملہ مشکل ہو جائے' وہ مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھے' کیونکہ درود شریف مشکل کو حل اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

۵۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ بے شک تم میں سے قیامت کی

ہولناکیوں سے سب سے زیادہ محفوظ وہی ہوگا' جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں میں اس کے لیے کفایت کرے گا اور مسلمانوں کو اس کا حکم بھی اسی لیے دیا گیا کہ یہ ان کو ثابت قدم کر دے۔

۶۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' حوض کوثر پر میرے پاس بہت سے لوگ آئیں گے اور میں انہیں کثرت درود کی وجہ سے پہچانوں گا۔

۷۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جنت میں سب سے زیادہ حوریں تم میں سے اس کو ملیں گی جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہو۔

۸۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' تین آدمی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے۔ جس دن کہ اس کے سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہ ہوگا' عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون خوش نصیب ہیں فرمایا' ایک جس نے میرے کسی امتی کی تکلیف کو دور کیا۔ دوسرا جس نے میری سنت کو زندہ کیا' تیسرا جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہو۔

حضرت امام ابوالقاسم القشیری رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ (قشیریہ) میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت بیان کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی' کہ میں نے تمہیں دس ہزار کان عطا فرمائے' یہاں تک تو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں عطا کیں۔ یہاں تک کہ تو نے مجھے جواب دیا' لیکن سب سے زیادہ محبوب اور میرے قریب تو اسی وقت ہوگا جب کثرت سے حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجے گا۔

حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے دلائل پر اپنی شرح[1] اور
اس کے دیگر شارحین حضرت امام فاسی[2] رحمتہ اللہ علیہ اور امام جمل[3] رحمتہ
اللہ علیہ نیز بخاری پر تحریر کردہ مختصر حاشیہ میں حضرت علامہ امام شنوانی[4] رحمتہ
اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے اور حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی
اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں ذکر کیا ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل
فرمائی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر کوئی بھی میری عبادت نہ کرتا تو میں
اپنے نافرمانوں کو پل بھر کے لیے نہ چھوڑتا' اگر کوئی بھی لا الہ الا اللہ کی
شہادت نہ دیتا تو جہنم کو دنیا پر بہادیتا' اے موسیٰ (علیہ السلام) جب تو مساکین
سے ملے تو ان سے اسی طرح پوچھ جس طرح تو اغنیاء سے پوچھتا ہے۔ پس
اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اپنے ہر عمل کو مٹی میں دفن کر دیا۔ اے موسیٰ
(علیہ السلام) کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تو قیامت کو پیاسا نہ ہو۔ عرض کیا' جی
ہاں۔ اے میرے اللہ' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' کہ حضرت سید محمد ﷺ پر
کثرت سے درود پڑھو۔

---

۱ (بلوغ المسرات شرح دلائل الخیرات) از شیخ حسن العدوی الحمزاوی المصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۳ھ

۲ الشیخ محمد مہدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی القصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) (مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات)

۳ شیخ سلیمان بن عمر العجیلی الشافعی الشہیر بالجمل رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۰۴ھ) المنح الالھیات فی شرح دلائل الخیرات)

۴ شیخ محمد بن علی المصری الازہری الشافعی المعروف بالشنوانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۳ھ)

حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا' کہ بعض احادیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بہت ہی گنہگار اور اپنے نفس پر زیادتی کرنے والا تھا۔ جب وہ مرا تو لوگوں نے اسے باہر بے گور و کفن پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے غسل اور کفن دے کر اس پر نماز پڑھو' کیونکہ میں نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے میرے پروردگار تو نے کس وجہ سے اس کو بخش دیا۔ فرمایا' اس نے ایک روز تورات کھولی اور اس میں جب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کو دیکھا تو آپ پر درود شریف پڑھا' بس میں نے اس وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کا چوتھائی حصہ گزر جاتا تو کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے' اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو' جبکہ موت تمہارے ہاں تمام آزمائشوں کے ساتھ آرہی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یا رسول اللہ (ﷺ) میں آپ پر بکثرت درود پڑھتا ہوں۔ اب میں کس قدر درود شریف آپ پر پڑھوں۔ فرمایا' جتنا تو چاہے' اگر اضافہ کرے تو بہتر ہے۔ عرض کیا' دو تہائی۔ فرمایا' جس قدر چاہو' اگر اضافہ ہو تو بہتر ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں اپنا تمام وقت آپ پر درود پڑھنے کے لیے وقف کرتا ہوں۔ فرمایا' تو پھر درود پاک تیرے تمام تفکرات اور گناہوں کی مغفرت کے لیے کافی ہو گا' ایک روایت میں ہے کہ تمام وقت درود پاک پڑھنے کی

برکت سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں کفایت فرمائے گا۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "طبقات الکبریٰ" (لواقح الانوار فی طبقات الاخیار) میں حضرت ابوالمواہب شاذلی[1] رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں ذکر کیا گیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ کی خواب میں زیارت کی اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے قول "فکم اجعل لک من صلاتی" کا کیا معنیٰ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے سوا کس چیز کو بطور ثواب میرے نامہ اعمال میں ہدیہ کرے۔

حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل فرمایا، کہ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے ابن ابی حجلہ[2] رحمتہ اللہ علیہ سے اور انہوں نے ابی خطیب رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایک صالح مرد نے انہیں بتایا کہ بے شک نبی کریم ﷺ پر درود پاک کی کثرت طاعون کا علاج ہے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "کشف الغمہ" میں بیان فرماتے ہیں کہ بعض علماء علیہم الرضوان نے کہا، کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی کم از کم تعداد ہر شب سات سو بار اور ہر دن میں سات سو بار ہے، اور بعض علماء نے کہا، ساڑھے تین سو بار دن میں اور ساڑھے تین سو بار رات میں۔

---

[1] شیخ محمد جمال الدین ابی المواہب شاذلی تیونسی المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۸۸۱ھ)

[2] شیخ ابی العباس احمد بن یحییٰ بن ابوبکر تلمسانی المعروف ابن ابی حجلہ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۷۷۶ھ)

امام عبدالوھاب شعرانی مصری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''لواقح الانور القدسیہ فی بیان العھود المحمدیہ'' میں ذکر کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر وعدہ لیا کہ ہم ہر رات اور دن میں کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں گے اور اس کے اجر و ثواب کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے بھی کریں گے اور حضور ﷺ سے اظہار محبت کے لیے انہیں درود شریف کی اس انداز سے ترغیب دیں گے کہ وہ اسے اپنا وظیفہ بنالیں اور ہر دن رات اور صبح و شام ایک ہزار سے دس ہزار تک درود پاک کی تلاوت کریں، کیونکہ یہ افضل ترین عمل ہے پھر فرمایا، کہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اسے طہارت قلب اور بارگاہ رب العزت میں حضوری کا شرف حاصل ہو۔ اس لیے کہ یہ بھی رکوع و سجود والی نماز کی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات ہے، اگرچہ ظاہراً طہارت اس کی صحت کے لیے شرط نہیں ہے، پھر فرمایا جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے، جس نے اس پر عمل کیا۔ اس کے لیے بڑا اجر ہوگا، اور یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے حضور نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے، چونکہ ماسوائے حضور نبی کریم ﷺ کے کوئی ایسا نہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ نے کلی اختیارات کا مالک بنایا ہو، تو جو شخص بھی صدق و صفا اور محبت سے آپ ﷺ کا غلام بن گیا، ظالم لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جاتی ہیں اور تمام اہل ایمان اس کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی شخص دنیاوی بادشاہوں کا مقرب خاص ہو

جائے تو دوسرے خدام اس کی خدمت کرتے ہیں۔

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محترم اور رہبرالی اللہ شیخ نورالدین شونی رحمتہ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار مرتبہ اور شیخ احمد الزواوی رحمتہ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور انہوں نے ایک مرتبہ مجھے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم نہایت کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے کہ بارے میں دریافت کرتے ہیں اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق عمل کرتے ہیں اور جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہو ہم اپنے آپ کو کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں میں شمار نہیں کرتے۔

اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ فقط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے' وہ شخص جو خصوصیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی خدمت نہ بجالایا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری کی طلب کی تو یقیناً اس نے ناممکن کی خواہش کی' نیز حجابات کا اٹھنا اور بارگاہ خداوندی میں اس کی رسائی

ممکن نہیں ہے' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے آداب سے ناآشنا ہے' بلکہ اس کی مثال اس دیہاتی کی ہے جو کسی بادشاہ کی محفل میں بغیر واسطہ کے حاضر ہونے کی کوشش کرے۔

اے میرے بھائی تیرے لیے ضروری ہے کہ تو نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھے' کیونکہ جو نبی کریم ﷺ کے خدام ہوں گے۔ آپ ﷺ کے عزت و اکرام کی وجہ سے دوزخ کے زبانیہ فرشتے قیامت کے روز ان سے تعرض نہیں کریں گے' اور بلاشبہ اعمال صالحہ کی کمی کے باوجود بھی حضور نبی کریم ﷺ کی رحمت و شفقت زیادہ مفید ہے اور وہ اعمال صالحہ جو آپ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہوں وہ اپنی کثرت کے باوصف فائدہ مند نہ ہوں گے' اور خدا کی قسم ہر وہ شخص جو کسی محفل میں ذکر الٰہی کرتا ہے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی آدمی کسی محفل میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔ اس کا مقصد بھی سوائے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ نہیں' اور ہم نے کتاب ''لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ'' کے ابتداء میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کی باطنی صحبت کے لیے باطن کی صفائی بہت ضروری ہے تاکہ بندہ حضور ﷺ کی ہم نشینی کے لائق ہو جائے' اور وہ شخص جس کی فطرت بری ہو اور اپنے برے اعمال کے دنیا و آخرت میں ظاہر ہونے سے شرماتا ہو۔ وہ اس لائق نہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میں حاضر ہو سکے' اگرچہ اس نے تمام انسانوں اور جنوں کی سی عبادت کی ہو'

چنانچہ منافقین کے لیے آپ کی صحبت اور کفار کے لیے تلاوت قرآن کسی طرح بھی فائدہ مند نہیں' کیونکہ وہ ایمان کی دولت سے خالی ہوتے ہیں اور قرآن کے احکام پر ان کا ایمان نہیں ہوتا۔

امام ثعلبی رحمتہ اللہ علیہ نے "کتاب العرائس" میں فرمایا' کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ قاف کے پیچھے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے' جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' ان کی عبادت فقط نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا ہی ہے۔

علامہ شیخ احمد بن مبارک سلجماسی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الابریز" میں اپنے شیخ کامل غوث زماں سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ کے مناقب میں لکھا ہے کہ آپ کو اوائل عمر ہی میں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نے ایک وظیفہ بتایا اور فرمایا' کہ اسے روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھا کریں۔ وظیفہ یہ ہے!

اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ:- اے اللہ! اے میرے پروردگار تو حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے مجھے دنیا میں حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم مجلس بنا اور یہ نعمت عظمیٰ مجھے آخرت سے

پہلے ہی نصیب فرمادے۔

چنانچہ شیخ سیدی عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ نے ہمیشہ کے لیے ان کلمات کو اپنا وظیفہ بنالیا' اور کتاب "الابریز" میں متعدد جگہ اس کا تذکرہ کیا ہے کہ سیدی عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ بیداری کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ہم مجلس ہونے کا شرف حاصل کرتے اور آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرتے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جواب عطا فرماتے اور پھر شیخ انہیں بیان فرماتے تو وہ بالکل آئمہ دین اور علمائے کرام کے جوابات کے مطابق ہوتے باوجود اس کے کہ آپ بظاہر پڑھے ہوئے نہیں تھے' بلکہ آمی تھے۔

حضرت سیدی عبدالغنی نابلسی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سیدی غوث اعظم شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ کی صلوات کی شرح[1] میں ان کے قول "واتحفنا بمشاهدته صلى الله عليه وسلم" کی وضاحت فرماتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت اور مشاہدہ کی دولت دنیا میں عالم بیداری میں بھی نصیب تھی' جبکہ حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ اس موضوع پر تالیف کیا اور اس کا نام "انارة الحلك فی جواز رویته النبی والملك" رکھا ہے۔[2]

---

[1] کوکب المبانی و موکب المعانی شرح صلوت شیخ عبدالقادر گیلانی' از علامہ عبدالغنی نابلسی المتوفی ۱۱۴۳ھ

[2] امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ کے رسالہ کا نام "تنویر الحلک فی جواز رویتہ النبی والملک" ہے۔ یہ رسالہ الحاوی للفتاوی مطبوعہ بیروت کی جلد نمبر۲ میں چھپ چکا ہے۔

اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام کے بارے میں لکھی گئی تھی بلکہ اس سے زیادہ ضخیم تھی، علاوہ ازیں ان کی کئی دیگر کتب کا ملاحظہ بھی کیا۔

امام شہاب الدین ابن حجر ھیتمی رحمتہ اللہ علیہ نے "قصیدہ همزیہ المدیح النبوی" کی شرح میں مسلم شریف کی حدیث "من رانی فی منامہ فسیرانی فی الیقظۃ" (یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔) کی تشریح فرماتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے ابن ابی جمرہ[1] (رحمتہ اللہ علیہ)، البارزی (رحمتہ اللہ علیہ)، الیافعی[2] (رحمتہ اللہ علیہ) اور ان کے علاوہ تابعین، تبع تابعین کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور بعد میں بیداری کی حالت میں بھی آپ ﷺ کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے اور کئی غیبی امور کے متعلق آپ سے دریافت کرتے اور بعد میں ان کو آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق وقوع پذیر ہوتے دیکھتے۔ حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ یہ تمام چیزیں اولیاء کاملین کی کرامات کے زمرے میں آتی ہیں۔ پس ان سے انکار کرنے والا لازمی طور پر ان کی کرامات کے انکار کے بھنور میں پھنسا ہوا ہے۔

---

[1] شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ اندلسی مری مصری رحمتہ اللہ علیہ، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھتے تھے۔ ۶۷۵ھ میں قبر کو آرام گاہ بنایا۔

[2] امام عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح الیافعی الیمنی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۷۶۸ھ

حضرت امام غزالی[1] رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "المنقذ من الضلال" میں موجود ہے کہ اہل دل حضرات بیداری میں ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کی روحوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کی آوازوں کو سنتے ہیں اور ان سے فوائد بھی حاصل کرتے ہیں اور یہ یقینی امر ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مرقد منور میں حیات ہیں اور یہ بھی کہ آپ ﷺ کی زیارت بیداری کی حالت میں ولی کامل کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا' اور یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ وہ خوش نصیب جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اعزاز حاصل ہوا ہو' اس کے سامنے سے تمام حجابات اٹھا لیے جائیں اور وہ اس انداز سے آپ ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ انور میں جلوہ گر ہوں' اور مزید یہ کہ کئی اولیاء کاملین جاگتے ہوئے آپ ﷺ کی قبر انور میں آپ ﷺ کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے' اگرچہ علاقائی لحاظ سے بہت دور تھے اور یہ تمام بزرگ مراتب کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد آپ ﷺ کی زیارت زائر کے لیے اگرچہ بے حد عزو شرف اور کرامت کا باعث ہے' لیکن اس طرح اس زائر کے لیے درجہ صحابیت ثابت نہیں ہوتا' کیونکہ مقام صحابیت اس کے لیے ہی مانا جائے گا' جو ظاہری حیات میں حالت ایمان سے آپ ﷺ کے دیدار سے بہرور ہوا' چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح

---

[1] امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد بن محمد الامام حجتہ الاسلام الغزالی الطوسی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۵۰۵ھ

پاک کے قفس عنصری سے پرواز کر جانے کے بعد بھی اگر کسی نے آپ ﷺ کے جسد انور کی زیارت کی تو صحابی نہیں ہو سکتا' لہٰذا وہ جس کو بعد از وصال حالت خواب میں آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہو وہ بطریق اولیٰ صحابی نہیں ہو سکتا' اس تشریح کے بعد صاحب فتح الباری کا اعتراض از خود اٹھ جاتا ہے۔

امام حضرت شہاب الدین ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قطب ابوالعباس مرسی[1] رحمتہ اللہ علیہ جو کہ حضرت قطب کبیر ابوالحسن شاذلی[2] رحمتہ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ انہیں متعدد بار بیداری کے عالم میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کا ہونا یاد ہے۔ خصوصاً "قرافہ" میں ان کے والد گرامی کے مرقد منور کے پاس انہیں یہ موقعہ اکثر حاصل ہوتا' اور بلاشبہ میرے اور والد گرامی کے شیخ مرشد حضرت شمس محمد بن ابی الحمائل رحمتہ اللہ علیہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتے اور پھر اپنا سر اپنے قمیض کے گریبان میں ڈالتے اور کہتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں بات کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ہے' اور ہمیشہ ویسا ہی ہوتا جس طرح آپ پیش گوئی فرماتے' لہٰذا محتاط صورت یہی ہے کہ بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا انکار نہ کیا جائے' بلکہ اس امر سے بچنا چاہیے' کیونکہ یہ انکار عقیدہ و ایمان کے لیے زہر قاتل ہے۔

---

[1] حضرت سیدی شیخ امام احمد ابوالعباس مرسی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۸۶ھ مصر

[2] شیخ نورالدین ابوالحسن علی بن شریف عبداللہ بن عبدالجبار المغربی الشاذلی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۵۶ھ

حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ یہ بات کوئی عجیب اور انوکھی نہیں ہے۔ اس لیے کہ فوت شدگان کی روحیں ہرگز فنا نہیں ہوتیں اور نہ ہی فنا ہوں گی' البتہ جس وقت وہ اجسام خالی سے جدا ہو جاتی ہے تو مختلف صورتوں میں متشکل ہو جاتی ہیں' جیسا کہ حضرت روح الامین جناب جبریل علیہ السلام کبھی اعرابی اور کبھی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت اختیار کرتے تھے اور یہ بات احادیث صحیحہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ جب عام لوگوں کی ارواح کا یہ عالم ہے جو کہ اس حال میں فوت ہوئے کہ مختلف حقوق و فرائض بعد از وفات بھی ان کے ذمہ واجب الادا ہیں' جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' "کل نفس بما کسبت رهينه الا اصحاب اليمين" کہ ہر نفس اپنے کیے کے بدلے میں گروی رکھا ہوا ہے۔ سوائے اصحاب یمین کے' تو پھر انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔ اس لیے کہ موت ارواح کی فنائیت کا نام نہیں' اگرچہ ان کے اجسام بوسیدہ ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق قبر میں سوال و جواب اور قبر میں راحت و عذاب برحق ہے' چونکہ قبر میں سوال و جواب' عذاب' نعمتیں سب عالم برزخ میں وقوع پذیر ہوں گی۔ عالم دنیا میں نہیں اور قبر عالم برزخ کا دروازہ ہے اور اس میں اجسام موتی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا' اور چونکہ قبور عالم دنیا میں شامل ہیں اور ارواح موتی عالم برزخ میں (حیاۃ امریہ) سے زندہ ہیں۔

اجسام عالم دنیا میں اپنی روحوں کی وجہ سے زندہ ہوتے ہیں' تو جب وہ ان سے اپنا تصرف ختم کر دیتی ہیں تو جسموں کی موت واقع ہو جاتی ہے اور روحیں جس طرح پہلے زندہ تھیں پھر بھی باقی رہتی ہیں۔ موت صرف ایک جہان سے دوسرے جہان کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے۔ پس وہ ارواح مکلفہ جن پر اعمال بد کی وجہ سے کوئی مواخذہ نہ ہو' وہ عالم برزخ میں خوشی و مسرت سے اپنے اجسام کی صورت اور ان کے لباس میں منتقل ہوتی ہیں اور کبھی دنیا میں ایسے شخص پر ظاہر ہوتی ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کو ان کا اظہار پسند ہوتا ہے۔ جیسا کہ مقبولان خدا' انبیاء علیہم السلام' اولیاء کاملین کی ارواح ظہور فرماتی ہیں اور یہ ایسا معاملہ ہے جو قواعد اسلام اور اصول احکام پر مبنی ہے اور اس میں شک و شبہ کسی مومن کی شان کے لائق نہیں' البتہ اس امر کا انکار صرف بدعتی' گمراہ اور ظاہری عقل و فہم کی بنیاد پر جھگڑا کرنے والے لوگ ہی کریں گے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت بخشتا ہے اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

حضرت شیخ جندی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے "فصوص الحکم" کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس اللہ سرہ انتقال کے بعد اپنے گھر تشریف لاتے اور اپنے بیٹے کی والدہ سے ملاقات فرماتے اور ان سے ان کے حالات دریافت فرماتے تھے اور وہ اپنے حالات سے آگاہ کرتی تھیں۔ شیخ جندی رحمتہ اللہ علیہ اس کی سچائی میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کرتے تھے۔

---

[1] شیخ احمد بن محمود الجندی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۷۰۰ھ

امام حافظ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع" میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر درود پڑھنے سے بڑھ کر کونسا عمل زیادہ نافع اور شفاعت کا ذریعہ ہے' کیونکہ درود پڑھنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے صلوۃ بھیجتے ہیں' دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اسے قربت عظیمہ کے لیے مخصوص فرمالیتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا بہت بڑا نور ہے۔ یہ ایسی تجارت ہے جس میں کبھی نقصان نہیں' یہ اولیاء کرام کا صبح و شام وظیفہ ہے۔ لہٰذا تو بھی ہمیشہ آپ ﷺ پر درود بھیج تاکہ اس کی وجہ سے تو گمراہی سے پاک اور تیرا عمل ستھرا ہو جائے گا' تیری آرزوئیں بر آئیں گی۔ تیرا دل چمک اٹھے گا' تو اپنے رب کی رضا کو پالے گا' خوف اور وحشت کے روز (یوم قیامت) گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

حضرت شیخ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ عبارت نقل فرمانے کے بعد کہا کہ کیا درود شریف صرف اس وقت دلوں کو روشن کرے گا' جب اخلاص و عظمت کے ساتھ پڑھا جائے؟ ہرگز نہیں بلکہ حضور ﷺ کے وسیلہ عظیمہ ہونے اور آپ ﷺ کے حق محبت کی وفا کا تقاضہ یہ ہے کہ اگرچہ کوئی ریاکاری کے ارادہ سے بھی پڑھے تو پھر بھی تنویر قلب کا باعث ہوگا۔

امام شاطبی[1] رحمتہ اللہ علیہ اور امام سنوسی[2] رحمتہ اللہ علیہ نے درود

---

[1] امام ابو اسحاق شاطبی غرناطی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۷۹۰ھ

[2] امام محمد بن یوسف السنوسی تلمسانی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۸۹۵ھ

شریف پڑھنے والے کے لیے ثواب کے حاصل ہونے کو یقینی قرار دیا ہے' اگرچہ ریاکارانہ طریقے سے ہی پڑھے' لیکن علامہ امیر رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ عبدالسلام کے حاشیہ پر بعض محققین علما سے نقل فرمایا' کہ درود شریف کے پڑھنے پر اجر و ثواب کے حصول کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ کہ درود شریف حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہے' اس میں کوئی شک نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کے لیے اس کا اجر و ثواب اور اس کی کیفیت بقیہ اعمال صالحہ کی سی ہے کہ بغیر خلوص کے ثواب متصور نہیں اور یہی صورت حق کے زیادہ قریب ہے' کیونکہ تمام عبادات میں بالعموم خلوص مطلوب ہے اور اس کی ضد قابل مذمت ہے۔

اگر آپ کو اس مسئلہ کی تحقیق اس سے زیادہ مطلوب ہے تو آپ کے لیے علامہ احمد بن مبارک سلجماسی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "الابریز" کا مطالعہ ضروری ہے۔ انہوں نے اس کتاب کے گیارہویں باب کے آخر میں اس مسئلہ کی خوب تحقیق فرمائی ہے اور آخر میں فرماتے ہیں:۔

"جب تو یہ بات سمجھ جائے تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جانے کے قطعی طور پر مقبول ہونے کی کوئی دلیل نہیں' ہاں البتہ اس کے مقبول ہونے کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے' اور جن اعمال کے مقبول ہونے پر گمان غالب کیا جاسکتا ہے ان میں درود شریف سب سے پہلے آتا ہے۔" واللہ تعالیٰ اعلم۔"

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ درود شریف دوسری مختلف اقسام کی عبادات سے زیادہ ہے اور بعض اہل حقیقت نے فرمایا، کہ یہ شیخ کامل کے وسیلہ اور واسطہ کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ بات علامہ فاسی رحمتہ اللہ علیہ نے "دلائل الخیرات" کی شرح میں حضرت شیخ سنوسی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ زروق [۱] رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ابو العباس احمد بن موسیٰ الیمنی [۲] رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، لیکن حضرت شیخ القطب الملوی [۳] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، چونکہ درود شریف میں تنویر قلب کی یقیناً بہت عجیب تاثیر ہے ورنہ وصول الی اللہ کے لیے شیخ کامل کا واسطہ بے حد ضروری ہے۔

پانچویں فصل

اس فصل میں ایسی احادیث بیان ہوئی ہیں۔ جن میں نبی کریم ﷺ

---

[۱] حضرت شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ برلسی ثم الفاسی المشہور احمد زروق رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۸۹۹ھ

[۲] حضرت شیخ سیدی ابی العباس احمد بن موسیٰ المسری الصوفی القادری الیمنی رحمتہ اللہ علیہ

[۳] حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن عبد الفتاح بن یوسف بن عمر الملوی الشافعی القاھری المصری رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۱۱۸۱ھ

کی ذات بابرکات پر درود شریف پڑھنے والے کے لیے آپ ﷺ کی شفاعت کا ذکر ہے اور ایسی احادیث بھی ہیں، جن میں آپ ﷺ پر مطلقاً درود پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم موذن کو سنو تو اس طرح کہو جس طرح وہ کہے اور مجھ پر درود پڑھو، بے شک جس نے ایک بار مجھ پر درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے وسیلہ مانگو، بے شک یہ جنت میں ایسا مقام ہے جس کا اہل اللہ کے بندوں سے کوئی خصوصی بندہ ہو گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے اذان اور اقامت کو سنتے وقت یہ کہا!

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔" ترجمہ:- اے اللہ میرے پروردگار تو اس دعوت کاملہ کو قبول فرما اور اس لے بدلے میں نماز کو قائم رکھ اور حضرت محمد ﷺ جو تیرے بندے اور رسول ہیں ان پر درود بھیج اور انہیں وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور قیامت کے دن ان کی شفاعت قبول فرما۔

فرمایا اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگی۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "الجوھر المنظم" میں فرماتے ہیں کہ احادیث میں سے یہ حدیث صحیح ترین حدیث ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کیا' قیامت میں اس کو میری شفاعت لازمی حاصل ہوگی' جبکہ ایک روایت میں "وجبت" کا لفظ بھی ذکر کیا گیا ہے' یعنی شفاعت کا وعدہ ایسا پختہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا اور اس وعدے میں دین اسلام پر خاتمے کی صورت میں بہت بڑی خوش خبری ہے' کیونکہ شفاعت کا مستحق فقط وہی ہے جو ایمان کی حالت میں فوت ہوا' اور یہ کہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت عظمیٰ صرف گنہگاروں کے لیے مخصوص نہیں' بلکہ بعض اوقات درجات بلند کرنے کے لیے بھی بطور اعزاز ہوتی ہے۔ جس طرح کہ عرش اعظم کے سایہ میں ہونا' حساب کتاب کا معاف ہونا اور جنت میں جلدی داخل ہونا' پس آپ ﷺ کے لیے وسیلہ طلب کرنے والا ان اعزازات میں سے بعض یا تمام کے ساتھ ضرور نوازا جاتا ہے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "وسیلہ" جنت کے مقامات میں سے ایک اعلیٰ مقام ہے۔ جیسا کہ خود حضور ﷺ نے فرمایا' اور بنیادی طور پر یہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ یا کسی بادشاہ یا کسی سردار کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ علامہ خلیل قصری رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب "شعب الایمان" میں وسیلہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ وسیلہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے لیے مختص ہے اور یہ کہ آپ ﷺ کے ذریعے سے

قرب الٰہی کا سبب ہے۔ بلاشبہ حضور نبی کریم ﷺ جنت میں بلا تمثیل و تشبیہ حاکم اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں وزیر ہوں گے۔ پس اس روز جس کو جو عطائیں اور انعامات ملیں گے وہ آپ ﷺ کے واسطہ اور وسیلہ سے ہی ملیں گے۔

امام سبکی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا، کہ اگر ایسا ہے تو اہل جنت کے لیے جنت میں زیادتی درجات کے لیے شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہوگی، کوئی دوسرا اس میں شریک نہ ہوگا، اور مقام محمود شفاعت عظمیٰ کا وہ بلند درجہ ہے جس پر فائز ہو کر ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مقدمات کے فیصلوں میں شفاعت فرمائیں گے۔ اسی لیے احادیث کی تشریح میں مقام محمود سے مراد شفاعت عظمیٰ ہی لی گئی ہے اور اسی پر مفسرین نے اجماع فرمایا ہے، جیسا کہ امام واحدی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر" کی تیسویں بحث میں بیان کیا ہے کہ اگر تو یہ کہے کہ کیا وسیلہ حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے یا کسی دوسرے کے لیے بھی ہو سکتا ہے؟ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کے لیے ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہونگا، تو اس کے پیش نظر حضور ﷺ کے لیے وسیلہ کا ثبوت کسی نص سے نہ ہوا۔

اس کا عمدہ جواب وہی ہے جو کہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ

نے اپنی کتاب ''فتوحات مکیہ'' کے چوہترویں باب کے جواب نمبر ترانویں میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم اس بارے میں یہ کہیں گے کہ وہ مقام و مرتبہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاصل ہے اس کے ادب و احترام کے پیش نظر کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی ذات کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے وسیلہ طلب کرے' کیونکہ آپ ﷺ ہی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی' لہٰذا حق غلامی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم آپ ﷺ کے لیے ایثار کریں۔

یہ جو سرکار عالمیاں ﷺ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ ہم گنہگار آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (مقام شفاعت عظمیٰ) کا سوال کریں تو یہ فقط حضور انور ﷺ کی طرف سے تواضع اور ہمارے لیے تالیف قلب پر محمول ہے۔ جیسا کہ کوئی صاحب عزت اور مرتبے والا اپنے سے کمتر سے مشورہ طلب کرے' پس ادب و احترام' ایثار و مروت اور بلندی اخلاق کا تقاضا یہی ہے کہ ہم کمینوں کے لیے ضروری ہے کہ اگر مقام وسیلہ ہمارے لیے ہوتا' تب بھی ہم آپ ﷺ کی بارگاہ عزت میں بطور ہدیہ پیش کرتے' اس لیے کہ آپ ﷺ رفعت منصب کی وجہ سے ان اعلیٰ ترین درجات کے زیادہ حق دار ہیں اور اس وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کے مرتبہ کو پہچانتے ہیں' جو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کو نصیب ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے تین سو سینتیسویں باب میں مزید فرمایا' کہ جنت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کا یہی مقام وسیلہ ہے

جس سے تمام جنت میں شاخیں پھوٹتی ہیں اور جنت عدن و دار المقام ہے' جس سے جنت کے تمام حصے مربوط ہیں اور اسی مقام سے حضور ﷺ جنت کے مکینوں کے لیے جلوہ نما ہوں گے اور ہر جنت کا وہ حصہ جہاں جہاں پر آپ ﷺ کا ظہور ہو گا' باعتبار منزلت سب سے عظیم تر ہو گا۔

علامہ سید محمد عابدین[1] رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ ابی المواہب حنبلی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس کا اسناد مفید و معتبر صاحب تصانیف امام' علامہ' صوفی شیخ علوان بن علی بن عطیہ الحموی الشافعی الشاذلی[2] رحمتہ اللہ علیہ کی طرف کیا ہے' انہوں نے اپنی کتاب ''مصباح الدرایہ و مفتاح الہدایہ'' میں بیان فرمایا ہے کہ حسن خاتمہ کے بہترین اسباب یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے ذکر خیر پر استقامت و مداومت کرنا۔ موذن کے جواب کی مواظبت کرنا' ہمیشہ آپ ﷺ کی ذات پاک کے لیے وسیلہ کا سوال کرتے رہنا اور انہی اسباب میں ایک بلکہ زیادہ مفید اور پر امید اس دعا پر ہمیشگی کرنا ہے' دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ بِجَمِيْلِ عَوَائِدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِكْرَامًا لِّمَنْ جَعَلْتَهَا مِنْ اُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''اے اللہ تو اس امت محمدیہ علیہ صاحبہا الصلوۃ والسلام کو دونوں

---

[1] امام سید محمد امین عابدین بن سید عمر عابدین بن عبد العزیز بن احمد بن عبد الرحیم الدمشقی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۲۵۲ھ

[2] شیخ علوان بن علی بن عطیہ الحموی الشافعی الشاذلی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۹۳۶ھ

جہانوں میں اچھے انجام سے عزت بخش ' وہ جو تو نے کسی کو حضور ﷺ کا امتی بنا کر عطا کیا"۔

اور حسن خاتمہ کے اسباب میں سے سید الاستغفار کا ہمیشہ وظیفہ کرنا ہے جو کہ صحیح حدیث میں وارد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

حسن خاتمہ کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ نماز صبح اور نماز عصر خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ باجماعت ادا کرنا۔ اس کے علاوہ قول و فعل میں خیر و مستحسن امور کی طرف متوجہ رہنا۔

اللہ کی پناہ! برے خاتمہ کے اسباب یہ ہیں' حب دنیا' تکبر' خود پسندی' حسد' غفلت' عقیدہ فاسدہ' گناہ پر اصرار' بے ریش لڑکوں اور عورتوں کو بری نظر سے دیکھنا اور حضور نبی کریم ﷺ کی منقولہ سنت کی دانستہ مخالفت کرنا' کیونکہ یہ سب کام قولاً فعلاً لائق نفرت ہیں۔

حضرت ابو المواھب حنبلی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی شیخ عبد الباقی حنبلی[1] رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کیا' انہوں نے شیخ المعمر علی اللقانی[2]

---

[1] شیخ ابو الفضل عبد الباقی بن حمزہ بغدادی الحنبلی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۰۹۳ھ

[2] شیخ ابراھیم اللقانی المالکی' رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۰۴۱ھ

رحمتہ اللہ علیہ سے انہوں نے شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام سے انہوں حضور نبی کریم ﷺ سے اور آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ رب العزت عزوجل سے کہ جس نے آیت الکرسی' سورہ بقرہ کی آیات امن الرسول سے آخر تک' سورہ آل عمران کی آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو سے لے کر ان الدین عند اللہ الاسلام تک قل اللھم ملک الملک سے لے کر بغیر حساب تک اور سورۃ اخلاص' معوذتین اور سورۃ فاتحہ ہر نماز کے بعد ہمیشہ پڑھی وہ ایمان کے سلب ہونے سے مامون و محفوظ رہے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس بار درود پڑھے گا' قیامت کے روز اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا' کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا' میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بے شک جو مجھ پر درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت فرمائے گا' اور اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ جب کوئی مجھ پر درود پڑھنے کے لیے بیٹھے تو ملائکہ اس پر زمین سے آسمان تک سایہ فگن ہو جاتے ہیں' وہ اپنے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کے قلم لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ پر پڑھے جانے والے درود کو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کثرت سے پڑھو' اللہ تمہیں زیادہ برکت دے' پس جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے ان پر توجہ فرماتا ہے جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو کر بکھر نہیں جاتے' پس جب وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو لکھنے والے فرشتے بھی لوٹ جاتے ہیں اور دوسری مجالس کو تلاش کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ مجھ پر درود پڑھنا آگ بجھانے والے پانی سے زیادہ گناہوں کی آگ بجھانے والا ہے اور مجھ پر درود پڑھنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے یا فرمایا' اللہ کے راستے میں تلوار چلانے سے افضل ہے اور فرمایا' جس نے مجھ پر ایک مرتبہ محبت و شوق سے درود پڑھا' تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے ذمے تین دن تک کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھا جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ ایک صبح میں نے عجیب بات دیکھی کہ میرا ایک امتی پل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے' کبھی رینگتا ہے' کبھی گرتا ہے اور کبھی اس سے چمٹ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس وہ درود شریف آ پہنچا جو اس نے مجھ پر پڑھا تھا۔ اس نے اس کو ہاتھوں سے تھاما اور کھڑا کر دیا' یہاں تک کہ وہ پل صراط سے امن و سلامتی سے گزر گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' تم اپنی محافل کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو' بے شک تمہارا درود قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہو گا' اور

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیج کر اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذکر سے اپنی مجالس کو آراستہ کرو۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو مجھے یاد کرے اور مجھ پر دورد بھیجے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمی جو آپس میں محبت کرتے ہیں جب ایک دوسرے سے ملیں اور دونوں مجھ پر درود پاک پڑھیں تو ان کے علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو کسی بھولی ہوئی بات کو یاد کرنا چاہتا ہو وہ مجھ پر درود پڑھے' بے شک اس کا درود پڑھنا اس کی بات کا قائم مقام ہو جائے گا اور ممکن ہے اسے بھولی بسری بات یاد آجائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء و مرسلین علیھم السلام پر بھی درود پڑھو بے شک اللہ تعالیٰ نے جس طرح مجھے مبعوث کیا۔ اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے کتابت کرتے ہوئے میرے نام کے ساتھ درود لکھا' فرشتے اس کتاب میں میرے نام کے باقی رہنے تک اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے آغاز کرے اور مجھ پر درود پڑھے' پھر جو چاہیے دعا مانگے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ میرے پاس ذکر کیا گیا کہ بے شک دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور شرف قبولیت تک نہیں پہنچتی جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو چاہیے کہ وہ اس کی شان کے لائق حمد و ثناء سے ابتداء کرے' پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے' بے شک قبولیت کے لیے یہی طریقہ زیادہ مناسب اور صحیح ہے۔

حضرت ابو سلیمان دارانی[1] رضی اللہ عنہ نے فرمایا' جو شخص اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرنا چاہیے تو دعا کے آغاز میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے اور دعا کا اختتام بھی درود پر کرے' بے شک اللہ تعالیٰ اول' آخر درود شریف کو قبول فرمائے گا اور یہ اس کی شان کریمی کے خلاف ہے کہ درمیان سے دعا کو قبول نہ فرمائے۔

حضرت حافظ ابن صلاح[2] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' کہ انتہائی مناسب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی لکھتے اور آپ ﷺ کا ذکر

---

[1] ابو سلیمان عبد الرحمن بن عطیہ دارانی دمشقی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۲۱۵ھ

[2] الامام المحدث الحافظ تقی الدین ابی عمرو عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن ابی نصر اشہر زوری الشافعی المعروف بابن صلاح رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۴۲ھ

کرتے ہوئے صلاۃ وسلام لکھنے اور پڑھنے پر محافظت کرنی چاہیے اور اسم پاک کے تکرار سے قطعاً اکتاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہئ' بلاشبہ اس میں بہت بڑے فوائد مضمر ہیں اور کاہل لوگوں کو اس عمل نامناسب سے پرہیز بہت ضروری ہے جو کہ بالعموم آپ ﷺ کا اسم گرامی لکھتے ہوئے "ﷺ" کے بجائے "صلعم" لکھ دیتے ہیں اور اس عمل مبارک اور عمل کی عظمت کے لیے حضور سید عالم ﷺ کا یہ ارشاد ہی کافی ہے کہ جس نے میرا نام لکھتے ہوئے ﷺ بھی ساتھ لکھا' اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کتاب میں میرے نام کے باقی رہنے تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے کہا' "جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدً امَّاھُوَ اَھْلُہٗ" تو اس کا ثواب ستر کاتب فرشتے ایک ہزار روز تک لکھتے رہیں گے۔ اسے سیدی عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "العھود الکبریٰ" وغیرہ میں بیان کیا ہے اور فرمایا یہ میرے اوراد میں شامل ہے' میں اسے ایک ہزار مرتبہ صبح اور ایک ہزار مرتبہ شام کو پڑھتا ہوں' الحمدللہ۔

چھٹی فصل

اس فصل میں ان احادیث کا تذکرہ ہے جن میں حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید ہے' اور اس کی مناسبت سے دیگر اقوال ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا' اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کی زندگی میں ماہ رمضان داخل ہوا اور اس کی مغفرت سے پہلے گزر گیا اور اس کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخلے کا سبب نہ بنا سکا' اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا' آمین' پھر دوسرے زینے پر چڑھے فرمایا' آمین' پھر تیسرے زینے پر چڑھے فرمایا' آمین۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا' بے شک میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔ پس کہا اے محمد ﷺ' جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اور مر گیا' وہ جہنم میں داخل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی بارگاہ سے دھتکار دیا' کہئے آمین' پھر مجھے کہا کہ جس نے ماہ رمضان پایا اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی وہ بھی ایسا ہی مرا' اور جس نے اپنے ماں باپ کو پایا یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کی (خدمت کر کے) اپنے

آپ کو بری نہ کرا سکا اور مر گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہے یعنی جہنمی ہے اور ایک روایت میں "واسحقہ بعد فابعدہ اللہ" کے الفاظ کا تین بار اضافہ فرمایا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا' اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک وہ تو انتہا درجے کا بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ جنت کی راہ بھول گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو قوم کسی مجلس میں اکھٹی ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو گئی تو ان پر وبال ہے' اللہ تعالیٰ چاہے انہیں بخشے یا انہیں عذاب دے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا' وہ جنت کی راہ بھول گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ آدمی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب کوئی قوم کسی مجلس میں اکٹھی ہوئی پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے بغیر ہی منتشر ہو گئی تو گویا وہ مردار کی بدبو پر اکھٹی ہوئی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا بلاشبہ وہ بدبخت ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر کامل طریقے سے درود نہ پڑھا' میرا اس سے اور اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں' پھر آپ ﷺ نے فرمایا' اے اللہ تو اس کو اپنے قریب فرما جو میرے قریب ہو اور جو مجھ سے منقطع ہو تو بھی اس سے منقطع ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ میں تمہیں تمام لوگوں سے بڑے بخیل اور عاجز ترین شخص کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا' ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا' جس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا' ایک روایت میں ہے کہ فرمایا' میں تمہیں لوگوں میں سے جو زیادہ بخیل ہے اس کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کی' جی ہاں یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا' جب کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے' پس وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ اس شخص کے لیے افسوس ہے جو قیامت کے دن میری زیارت نہ کر سکے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) اس روز کون آپ ﷺ کی زیارت نہ کر سکے گا' فرمایا' "بخیل" عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب کوئی قوم کسی محفل میں بیٹھے

اور اس محفل میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نہ ہی اس کے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے' وہ محفل ان کے لیے روز قیامت حسرت کا باعث ہوگی۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں بیان فرمایا' کہ کبیرہ گناہ ساٹھ ہیں۔ جن میں سے ایک نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر سن کر آپ ﷺ پر درود نہ پڑھنا ہے۔ اس امر کو بیان کرتے ہوئے آپ نے ان تمام سابقہ حدیثوں کا بھی ذکر کیا ہے اور پھر کہا' کہ درود نہ پڑھنے پر چونکہ ان تمام احادیث میں بڑی صراحت کے ساتھ وعید ثابت ہے اس لیے ترک درود کو گناہ کبیرہ ہی شمار کیا جائے گا' کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے ترک درود پر سخت وعید کا ذکر فرمایا' جیسا کہ جہنم میں داخل ہونا' جبریل علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بار بار ذلت و خواری کی بدعا' درود نہ پڑھنے والے کو بخل سے متصف کرنا' بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ بخیل فرمانا' یہ تمام شدید قسم کی وعیدیں ہیں' لہٰذا ان کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

یہ تقریری شافعی' مالکی' حنفی اور حنبلی علماء کے اس قول اور اجماع کے عین مطابق ہے جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا تذکرہ ہو تو آپ ﷺ پر درود پڑھنا واجب ہے اور یہی کچھ احادیث مذکورہ سے واضح ہوتا ہے۔ البتہ یہ قول مذکور اجماع کے خلاف ہے کہ درود شریف نماز کے علاوہ مطلقاً واجب نہیں' پس علماء متقدمین کے قول

سابق (کہ ترک درود گناہ کبیرہ ہے) کے بارے میں کہا جائے گا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک سنتے وقت درود شریف کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے' لیکن عدم وجوب جو اکثر علماء کی رائے ہے کہ تائید مذکورہ احادیث صحیحہ کی موجودگی میں مشکل ہے' البتہ اگر احادیث مذکورہ میں بیان کردہ وعیدوں کو ایسے شخص پر محمول کیا جائے جس نے عمداً درود شریف اس انداز سے چھوڑا کہ جس سے نبی کریم ﷺ کی عدم تعظیم ثابت ہو۔ جس طرح کوئی لہو و لعب میں مشغول ہو کر درود شریف پڑھنا چھوڑ دے۔

پس اس تمام صورت حال میں یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ ایسا (بدطینت) شخص جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے حق عزت و حرمت کے قبح (باطن) اور کوتاہی سے نظرانداز کیا تو اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ ایسی کوتاہی باعث فسق اور گناہ کبیرہ ہے۔ پس اس تقریر سے یہ واضح ہو گیا کہ ان احادیث کی وعید اور آئمہ کرام کا قول عدم وجوب بالکلیہ میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ پس تو بھی اس پر غور و فکر کر کہ یہ مسئلہ بہت ہی اہم ہے۔ میں نے کسی کو اس پر (اتنے زور) سے تنبیہ اور اشارہ کرتے نہیں دیکھا۔

ساتویں فصل

اس فصل میں ان فوائد کاملہ اور اہم ترین منافع کا بیان ہے جو دنیا و آخرت میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے والے کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ سابقہ تمام فصلوں میں بیان کردہ تفصیلات کا اجمالی خاکہ

ہے جس میں کچھ اضافہ بھی ہے۔

سیدی عارف باللہ شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "لواقح الانوار القدسیہ" میں فرمایا' اے میرے بھائی مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ میں تیرے اشتیاق و محبت کو زیادہ کرنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے تمام فوائد کا ذکر کروں تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص محبت عطا فرمادے اور بیشتر اوقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھنا تیرا وظیفہ ہو جائے' اور یہ کہ تو اپنے تمام اعمال صالحہ کا ثواب رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بطور نذرانہ پیش کرے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ (انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا) "انی اجعل لک صلاتی کلھا" یعنی میں اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کی نذر کرتا ہوں۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کے فکروں سے آزاد کر دے گا۔

○ درود شریف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ درود پڑھنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور اس کے رسولوں کی طرف سے صلوۃ وسلام آتا ہے۔

○ درود شریف کفارہ گناہ' طہارت اعمال اور بلندی درجات کا سبب ہے۔

○ درود شریف گناہوں کی مغفرت اور پڑھنے والے کے لیے استغفار کرتا ہے۔

○ درود شریف پڑھنے سے قیراط (احد پہاڑ) کے برابر اجر و ثواب مقدر کیا

جاتا ہے اور وزن میں کمی نہیں ہوگی۔

○ ہر وقت درود شریف پڑھنا دنیا و آخرت کے تمام امور میں کفایت کرتا ہے۔

○ درود شریف گناہوں کے خاتمے کا سبب ہے اور اس کی فضیلت غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

○ درود شریف کی برکت سے قیامت کی ہولناکیوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شہادت ایمان اور آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

○ درود شریف کی برکت سے میدان محشر میں رضاالٰہی اور اس کے غضب سے امان اور اس کے عرش کے سایہ میں جگہ نصیب ہوگی۔

○ درود شریف کی برکت سے میزان عمل بھاری، حوض کوثر پر حاضری اور شدت پیاس سے پناہ ملے گی۔

○ درود شریف کے صدقے نار جہنم سے آزادی، پل صراط سے بجلی کی سی سرعت سے گزرنا اور مرنے سے قبل اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھنا نصیب ہوگا۔

○ درود شریف کی برکت سے جنت میں زیادہ حوریں اور مقام عزت حاصل ہوگا۔

○ درود شریف کی برکت سے مال و منال میں طہارت و پاکیزگی اور برکت و اضافہ ہوتا ہے۔

○ ہر بار درود شریف کے بدلے میں سو سے زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔

○ درود شریف پڑھنے کی عبادت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام اعمال سے

زیادہ محبوب ہے۔

○ درود شریف کا وظیفہ اہل سنت کا امتیازی نشان ہے۔

○ جب تک کوئی شخص نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہتا ہے' فرشتے بھی اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

○ درود شریف کی برکت سے محافل حسین اور فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے۔

○ درود شریف کے ذریعے مقامات خیر کی طلب کی جاتی ہے۔

○ درود شریف پڑھنے والا ہی قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔

○ درود شریف کے ثواب سے پڑھنے والا' اس کی اولاد اور جس کو ایصال ثواب کیا جائے پورا پورا نفع اٹھاتا ہے۔

○ درود شریف ہی اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں شرف باریابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

○ درود شریف قبر' حشر اور پل صراط پر نور بن کر پیش ہو گا۔

○ درود شریف کے ذریعے دشمنوں پر غلبہ اور قلوب کو حسد و نفاق سے طہارت حاصل ہوتی ہے۔

○ درود شریف پڑھنے والے سے مومن محبت کرتے ہیں اور ایسے منافق نفرت کرتے ہیں' جن کا نفاق ظاہر ہو چکا ہو۔

○ درود شریف کے وظیفہ کی برکت سے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے' اگر کثرت سے پڑھا جائے تو بیداری کی حالت میں بھی دولت دیدار حاصل ہوتی ہے۔

○ درود شریف پڑھنے والے کے تفکرات کم ہوتے ہیں اور تیرے اعمال میں سے یہی زیادہ فضیلت کا حامل اور مبرور ہے اور دنیا و آخرت میں بہت ہی مفید ہے' نیز اس کے اور بے شمار فوائد ہیں جن کا شمار مشکل ہے' بلاشبہ میں نے درود پاک کے کچھ فوائد و منافع کا ذکر کر کے تمہیں اس پر تحریص دلانے کی کوشش کی ہے۔

اے میرے محترم بھائی تجھ پر لازم ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو جا' کیونکہ اعمال صالحہ میں یہ بہترین ذخیرہ ہے' حتیٰ کہ مجھے حضرت ابوالعباس سیدنا خضر علیہ السلام نے اس کا حکم فرمایا' اور کہا کہ روزانہ بعد نماز فجر طلوع سورج تک درود شریف کا التزام کرو اور پھر ذکر کی محفل کرو' میں نے تعمیل ارشاد کی' یہاں تک کہ مجھے اور میرے احباب کو اس عمل کی وجہ سے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی اور رزق حلال اس قدر میسر ہوا کہ اگر تمام اہل مصر بھی میرے زیر کفالت ہوتے تو مجھے کوئی فکر نہ ہوتی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

امام محمد مہدی الفاسی رحمتہ اللہ علیہ نے "مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات" میں شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمتہ اللہ علیہ کے قول "کہ درود پاک اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے اہم ترین ذریعہ ہے۔" کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے' کہ قرب خداوندی کے طلب گار کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجنا کئی وجوہ سے ضروری ہے' پہلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ذریعہ توسل ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' وابتغوا الیہ الوسیلہ کہ تم اس کی طرف وسیلہ چاہو) اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر

کوئی وسیلہ قریب ترین اور عظیم تر نہیں ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے عزو شرف، تعظیم و تکریم اور عظمت و فضیلت کے پیش نظر ہمیں یہ وسیلہ اختیار کرنے کا حکم فرمایا، بلکہ اس کی تحریص بھی کی، اور جس خوش نصیب نے آپ ﷺ کا وسیلہ اور واسطہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے سے اچھے انجام اور کامل و اکمل اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا، کیونکہ درود شریف تمام اعمال میں زیادہ نجات دہندہ ہے۔ تمام اقوال میں قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔ تمام حالات میں زیادہ پاکیزگی و طہارت کا موجب ہے، تمام واسطوں سے زیادہ قربت کا باعث ہے، سب سے زیادہ برکات والا ہے۔ اسی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اسی کے واسطے سے خوش بختی اور رضوان میسر آئے گی۔ اسی سے دعائیں قبول اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی سے اعلیٰ درجات پر رسائی، اطمینان قلب اور گناہوں سے معافی نصیب ہوگی، چنانچہ حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیرا کلام تیری زبان سے، تیرا خیال تیرے دل سے، تیری روح تیرے بدن سے اور تیرا نور بصارت تیری آنکھوں سے قریب ہے، عرض کی ہاں اے میرے پروردگار، فرمایا کہ پھر حضرت محمد ﷺ پر کثرت سے درود بھیج۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور اس کی بارگاہ میں عظیم المرتبت ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اور اس

کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور اہل ایمان کو بھی اس کا حکم فرمایا، پس ضروری ہوا کہ حضور ﷺ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضوری کے لیے آپ ﷺ کی محبت و تعظیم کو وسیلہ بنایا جائے اور اس لیے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا حقیقتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی اقتداء کرنا ہے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ وہ ارشادات الٰہیہ، احادیث اور واقعات اولیاء جو درود شریف کی فضیلت میں وارد ہوئے ہیں اور اس لیے کہ اس کے پڑھنے پر اجر عظیم کا کامل وعدہ ہے اور پھر یہ کہ یہ بلند ترین ذکر اور رضا الٰہی اور دنیا و آخرت میں حاجات کے حصول کا کامیاب ذریعہ ہے۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ جو ذات انعامات خداوندی کے حصول کا سبب اور واسطہ ہے، اس کا شکریہ ادا کرنا بہت ضروری ہے اور ہم اس پر مامور بھی ہیں، چونکہ ہمارے ماضی، حال، مستقبل میں دنیا و آخرت کی تمام چھوٹی بڑی نعمتیں جو ہمیں بہم پہنچ رہی ہیں، ان سب کا واحد ذریعہ حضور ﷺ کی ذات پاک ہے، اور پھر یہ کہ آپ ﷺ سے حاصل ہونے والی تمام عزتیں درحقیقت اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات ہیں، جن کو شمار کرنا انسانی بساط سے باہر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ وان تعد وانعمہ اللہ لاتحصوھا" یعنی اگر تم اللہ کے احسانات کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو گے، بایں وجہ حضور انور ﷺ کا ہمارے اوپر حق ہے، اور ہم پر فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے ہر سانس کے ساتھ جو اندر آئے یا باہر نکلے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں کوتاہی نہ کریں۔

چھٹی وجہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے میں بندے کا اپنی شان بندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم و دائم رہنا ہے یعنی اس کے ارشاد کی اتباع ہے۔

ساتویں وجہ یہ ہے کہ یہ امر مجرب ہے کہ درود شریف کی تاثیر اور منفعت سے قلوب منور اور توھمات اٹھ جاتے ہیں، حتی کہ کہا گیا کہ اگر کسی کا کوئی شیخ فی الطریقت نہیں تو اس کے لیے درود شریف ہی کافی ہے اور شیخ کا قائم مقام ہے۔

آٹھویں وجہ یہ ہے کہ درود شریف میں بندے کی معراج کمال اور اس کی تکمیل کے لیے اعتدال و جامعیت کا راز مضمر ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجنے میں ذکر اللہ بھی ہے اور ذکر رسول ﷺ بھی، جبکہ اس کے برعکس یہ بات نہیں۔

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن فرحون قرطبی[لہ] رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے کی دس کرامتیں بیان کی گئی ہیں۔

۱- درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا۔

۲- حضور نبی کریم ﷺ کا شفاعت فرمانا۔

۳- ملائکہ اور صالحین کی اقتداء کرنا۔

۴- کفار و منافقین کی مخالفت کرنا۔

لہ علامہ قاضی برھان الدین ابراھیم بن علی بن محمد بن ابی القاسم فرحون قرطبی المالکی المدنی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۷۹۹ھ

۵- گناہوں کی مغفرت۔

۶- حاجات کا پورا ہونا۔

۷- ظاہر و باطن کا روشن ہونا۔

۸- دوزخ سے نجات ملنا۔

۹- دارالسلام جنت میں داخل ہونا۔

۱۰- اللہ رحیم و غفار کا سلام فرمانا۔

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ مزید بیان فرماتے ہیں کہ کتاب "حدائق الانوار فی الصلوۃ والسلام علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم" میں پانچواں حدیقہ ان فوائد و ثمرات پر مشتمل ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والے کو ملتے ہیں۔

۱- درود شریف کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کا اتباع ہے۔

۲- درد شریف پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے عمل کی موافقت ہے۔

۳- درود شریف پڑھنے میں فرشتوں کے عمل کی موافقت ہے۔

۴- ایک بار درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۵- دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

۶- نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۷- دس گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۸- قبولیت دعا کی مکمل امید ہوتی ہے۔

۹- نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

۱۰۔ گناہوں کی مغفرت اور عیوب کی پردہ پوشی ہوتی ہے۔

۱۱۔ درود شریف بندے کے غموں اور پریشانیوں میں کفایت کرتا ہے۔

۱۲۔ بندہ مومن کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے قرب کا سبب ہوتا ہے۔

۱۳۔ صدقہ و خیرات کے قائم مقام ہوتا ہے۔

۱۴۔ حاجات کے پورا ہونے کا سبب ہے۔

۱۵۔ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے صلوۃ بھیجتے ہیں۔

۱۶۔ درود شریف پڑھنے والے کے لیے پاکیزگی اور طہارت قلب کا سبب ہوتا ہے۔

۱۷۔ مرنے سے پہلے جنت کی خوش خبری ملتی ہے۔

۱۸۔ قیامت کی سختیوں سے نجات ملتی ہے۔

۱۹۔ درود و سلام پڑھنے والے خوش نصیب کو نبی کریم ﷺ کی طرف سے جواباً سلام عطا فرمایا جاتا ہے۔

۲۰۔ بھولی بسری باتوں کے یاد آنے کا سبب ہوتا ہے۔

۲۱۔ محفل کی پاکیزگی کا سبب ہوتا ہے کہ ایسی محفل بندے کے لیے قیامت کے روز باعث حسرت نہ ہوگی۔

۲۲۔ فقر و فاقہ کے ازالے کا سبب ہوتا ہے۔

۲۳۔ حضور ﷺ کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنے والا بخل سے دور رہتا ہے۔

۲۴- حضور نبی کریم ﷺ کی ناراضگی والی "رغمہ انفہ" سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۵- درود شریف مومن کو جنت کے راستوں پر لاتا ہے جبکہ تارک درود جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

۲۶- محافل بدبودار ہونے سے محفوظ رہتی ہیں۔

۲۷- یہ تکمیل کلام کا سبب ہوتا ہے' یعنی جو کلام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول کریم ﷺ پر درود کے بغیر شروع کیا جائے۔

۲۸- بندے کے لیے پل صراط کامیابی کے ساتھ عبور کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

۲۹- بندہ ظلم و ستم سے محفوظ رہتا ہے۔

۳۰- درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی عمدہ تعریف نازل ہونے کا سبب ہوتا ہے۔

۳۱- اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ کے حصول کا سبب ہوتا ہے۔

۳۲- حصول برکات کا ذریعہ ہے۔

۳۳- حضور سرور کائنات ﷺ سے عقیدت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے' جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

۳۴- حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے حصول محبت کا سبب ہے۔

۳۵- بندے کے ہدایت اور دل کی زندگی کا سبب ہوتا ہے۔

۳۶- اس سے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوتی ہے۔

۳۷۔ پل صراط پر ثابت قدمی کا موجب بنتا ہے۔

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کے حقوق کی ادئیگی کی ادنی سی کوشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ادائیگی جو اس نے ہم پر کی اس کا شکرانہ ہے۔

۳۹۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شکر اور اس کے احسان و کرم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۴۰۔ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا در حقیقت بندے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا و سوال کرنا ہے، کبھی وہ نبی کریم ﷺ کے لیے دعا مانگتا ہے، اور کبھی اپنے نفس کے لیے اور جو خیر و کرم کی زیادتی (اس عمل میں) بندے کے لیے موجود ہے وہ پوشیدہ نہیں۔

۴۱۔ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا جو سب سے بڑا ثمر اور عظیم فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ محبوب رب العالمین ﷺ کی صورت کریمہ کا دل میں منقش ہونا ہے۔

۴۲۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر بکثرت سے درود شریف پڑھنا شیخ کامل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عن قریب یہ بیان آئے گا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا جنتی ازواج اور محلات کا حصول کا ذریعہ ہے اور حدیث پاک میں یہ بھی آتا ہے کہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بعض عارفین سے نقل فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود پڑھنے کی

عادت بنالی اسے سب سے بڑا شرف یہ حاصل ہوگا کہ جانکنی اور سکرات موت کے وقت اس کے پاس حضور نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہوں گے اور اسے شرف دیدار سے نوازیں گے اور وہ اسی وقت حوران جنت‘ محلات‘ اولاد‘ ازواج اور سلامتی کے پیغامات اور مبارک بادیاں جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے فرمائی ہوں گی ملاحظہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ترجمہ) ”وہ جن کی جان نکالتے ہیں ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا۔“

حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ شدت بخار کے وقت پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتا ہے‘ چنانچہ الشیخ الامام‘ الکامل الراسخ عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ نے اپنی شرح جس کا نام ”الطلعه البدریه علی القصیده المضریه“ ہے میں لکھا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر صلوۃ و سلام کی تکرار بخار وغیرہ میں انسان سے پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے‘ فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور اپنے بعض دوستوں کو بھی اس کی تعلیم کی‘ چنانچہ انہوں نے سفرحج میں اسے آزمایا‘ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ جن الفاظ سے حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے ان میں لفظ ”اللہ“ کا ذکر نہ ہو‘ کیونکہ یہ کلمہ جلالی ہے‘ لہٰذا پیاس سے محفوظ رکھنے والے الفاظ اس طرح ہیں۔

○ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ

○ اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ

○ اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ وَاَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ اور اس جیسے دوسرے صیغے استعمال کرے۔

امام شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضرت امام حسن بصری[1] رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا حضرت میری بیٹی فوت ہو گئی ہے' میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں' حضرت امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو فرمایا' کہ نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھو اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار' سورۃ التکاثر ایک بار پڑھو' پھر لیٹ کر حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جانا' پس اس خاتون نے ایسا ہی کیا اور خواب میں اپنی بیٹی کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ سخت عذاب اور سزا میں مبتلا تھی اور اس کے جسم پر بدبودار لباس تھا۔ دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں پاؤں میں آگ کی زنجیریں پڑی ہوئی تھیں' جب وہ خاتون بیدار ہوئی تو حضرت امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام واقعہ عرض کیا۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے اسے فرمایا' کہ تم کوئی صدقہ کرو' حضور کی

---

[1] حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ مشہور صوفی اور زاہد ہوئے ہیں' ۱۱۰ھ میں وصال ہوا۔

بارگاہ میں درود بھیجو، ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے، لیکن اسی رات جب حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سوئے تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے باغوں میں ایک تخت پر خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے اور وہ آپ سے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ اے حسن! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں، آپ نے کہا نہیں، لڑکی بولی میں اسی عورت کی بیٹی ہوں جسے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے لیے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا، کہ تیری والدہ نے تو تیرا حال اس سے مختلف بیان کیا تھا۔ اس نے عرض کیا، کہ میری والدہ نے آپ سے صحیح کہا تھا۔ آپ نے فرمایا، کہ پھر تو نے یہ مرتبہ کیسے پایا، وہ عرض کرنے لگی کہ ہم ستر نفوس عذاب اور عقوبت میں گرفتار تھے، جیسا کہ میری والدہ نے بیان کیا، ایک روز ایک صالح مرد ہمارے قبرستان سے گزرا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر ہمیں ایصال ثواب کیا اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما کر ہم سب کو عذاب و عقوبت سے اس نیک مرد کی برکت سے آزاد کر دیا اور ان انعامات و اکرامات سے نوازا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ یہ اسی ثواب کا حصہ ہے۔ حضرت علامہ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی کچھ اختلاف کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر اپنے تذکرہ میں کیا ہے۔

مولف دلائل الخیرات حضرت شیخ امام محمد بن سلیمان الجزولی[1] رحمتہ اللہ علیہ سفر میں تھے کہ ان پر نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ وضو فرمانے کے لیے اٹھے،

---

[1] شیخ ابو عبداللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکر الجزولی السملالی الشریف الحسنی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۸۵۴ھ

لیکن کوئی چیز نہ مل سکی جس کے ذریعے کنویں سے پانی نکالتے' اسی اثناء میں ایک بچی نے انہیں اپنے بالا خانہ سے دیکھا اور پوچھا' کہ آپ کون ہیں؟ حضرت شیخ نے اپنا تعارف بتایا تو کہنے لگی آپ کی تو بہت تعریف کی جاتی ہے' لیکن آپ اس معاملہ میں اس قدر پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالا جائے اور ساتھ ہی اس نے کنویں میں اپنا تھوک گرا دیا تو کنویں کا پانی کناروں سے ابل کر زمین پر بہنے لگا۔ حضرت شیخ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا' کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ بتا تو نے یہ مرتبہ کیسے پایا' لڑکی نے کہا اس ذات اقدس پر کثرت درود سے کہ کہ اگر وہ صحرا میں تشریف لے جائیں تو وحشی جانور بھی ان کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ پر اس واقعہ کا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے بارے میں کتاب لکھنے کی قسم کھالی۔

حضرت شیخ ابو اللیث[1] رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سفیان ثوری[2] رحمتہ اللہ علیہ سے ایک حکایات نقل کی کہ انہوں نے کہا' میں طواف کعبہ میں مصروف تھا' اچانک میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو ہر قدم پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہا تھا' میں نے اس سے پوچھا' کہ اے بھائی تو تسبیح و تہلیل چھوڑ کر صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس نے کہا' اللہ تعالیٰ آپ کو امن

---

[1] حضرت امام ابو اللیث نصر بن محمد الفقیہ سمرقندی حنفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۳۷۵ھ

[2] امام ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع ثوری کوفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۶۱ھ

وعافیت عطا فرمائے آپ کون ہیں؟ کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں' وہ کہنے لگا کہ اگر آپ یکتائے روزگار نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے حالات اور اسرار سے کبھی آگاہ نہ کرتا۔ پھر اس نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد گرامی حج بیت اللہ کے لیے گھر سے نکلے' ابھی ہم نے کچھ سفر طے کیا تھا کہ میرے والد بیمار پڑ گئے اور میں ان کے علاج معالجے میں مصروف ہوگیا۔ حتی کہ ایک رات میں ان کے سرہانے بیٹھا تھا کہ ان کا انتقال ہوگیا' اور ساتھ ہی ان کے چہرے کا رنگ بھی متغیر ہوگیا' میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فکرمند بھی ہوا کہ والد فوت ہوگئے اور ان کے چہرے کی رنگت بھی تبدیلی ہوگئی۔ میں نے ان کے چہرے پر چادر تان دی' اسی اثناء میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میری آنکھ لگ گئی' اچانک میں نے ایسی شخصیت کو خواب میں دیکھا کہ اس سے زیادہ شگفتہ چہرہ' پاکیزہ اور خوشبودار لباس کبھی نہ دیکھا تھا' وہ خراماں خراماں میرے والد کے قریب ہوئے اور ان کے چہرے سے چادر کو ہٹایا اور چہرے پر اپنا دست رحمت پھیرا' جس کی وجہ سے ان کا چہرہ نور کی شعائیں بکھیرنے لگا' وہ واپس تشریف لے جانے لگے تو میں ان کے دامن کرم سے لپٹ گیا' اور عرض کیا' اے اللہ کے بندے آپ کون ہیں؟ کہ مجھ پر اور میرے والد پر اس غریب الوطنی میں اتنا احسان کیا' فرمایا کہ کیا تو مجھ کو نہیں پہچانتا؟ میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں' تیرا والد بہت گنہگار تھا' لیکن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا' پس جب اسے موت آئی تو اس نے میری بارگاہ میں فریاد رسی کی درخواست کی اور میں ہر

اس شخص کی مدد کرتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہو' چنانچہ جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے والد کا چہرہ سفید اور چمک دار تھا۔

(۱)

درود مبارک ابراھیمیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

یہ مبارک درود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے جانے والے منقولہ اور غیر منقولہ درود ہائے شریفہ میں سے باعتبار الفاظ مکمل ترین درود شریف ہے' کیونکہ وہ حدیث جس میں یہ درود مذکور ہے' متفق علیہ ہے۔ اسی وجہ سے حضرات علماء نے اس درود کو فرض نماز کے ساتھ مختص کیا ہے' چنانچہ امام مالک[1] رضی اللہ عنہ نے "موطا" میں اور حضرت امام بخاری[2] رحمتہ اللہ

---

[1] امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حرث الاصبحی المدنی رضی اللہ عنہ' المتوفی ۱۷۹ھ

[2] امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۲۵۶ھ

علیہ اور امام مسلم[۱] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اپنی صحیح میں، حضرت امام ابوداؤد[۲]
رحمتہ اللہ علیہ امام ترمذی[۳]، رحمتہ اللہ علیہ اور امام نسائی[۴] رحمتہ اللہ علیہ نے
بھی اسی درود کو روایت کیا ہے، حافظ عراقی[۵] رحمتہ اللہ علیہ اور حافظ امام سخاوی
رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے، حتیٰ کہ حضرت شیخ محمد
بن سلیمان الجزولی رحمتہ اللہ علیہ نے "دلائل الخیرات" میں اس کو ذکر کیا
ہے، نیز اس حدیث کے الفاظ روایت میں مختلف ہیں، انہی میں سے ایک یہ
ہے کہ جس کا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ روایت امام بیہقی[۶] رحمتہ اللہ علیہ اور ایک
جماعت کی ہے، جیسا کہ حضرت امام محمد مہدی الفاسی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب
"مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات" میں ذکر ہے۔

حضرت شیخ احمد الصاوی[۷] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں امام بخاری

۱۔ امام مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۲۶۱ھ

۲۔ امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن عامر سجستانی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۲۷۵ھ

۳۔ اما ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک ابن السکن سلمی ترمذی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۲۷۹ھ

۴۔ امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۳۰۳ھ

۵۔ علامہ حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العراقی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۸۰۶ھ

۶۔ امام حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۳۸۴ھ

۷۔ شیخ احمد بن محمد الصاوی المصری المالکی الخلوتی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۱۲۴۱ھ

رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ پیارے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ درود پڑھا قیامت کے دن میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور شفاعت بھی کروں گا' نیز علامہ صاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' کہ یہ حدیث حسن ہے' اور اس کے تمام راوی صحیح ہیں۔

کچھ صالحین نے بھی یہ ذکر کیا ہے کہ اے دوست اگر تو اس درود پاک کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لے تو لازمی طور پر تجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی' یہ مذکور درود شریف حدیث میں لفظ "سید" کے بغیر وارد ہے' لیکن امام شمس الدین رملی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے "المنہاج" کی شرح میں بیان کیا ہے کہ درود میں آپ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ "سید" کا استعمال کرنا افضل ہے' اس لیے کہ اس میں تعمیل ارشاد کے ساتھ پاس ادب بھی ہے' چونکہ الفاظ حدیث میں واقعتاً اضافے کا موجب وہ پاس ادب ہی ہے' لہٰذا ادب بجالانا ترک ادب سے بہرحال بہتر ہے' اور اس کی ممانعت میں جو حدیث ہے کہ "مجھے درود میں سید نہ کہو" بالکل باطل ہے' اس کی کوئی اصل نہیں' جیسا کہ بعض متاخرین حفاظ حدیث نے کہا ہے۔

امام احمد بن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے "الجواہر المنظم" میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کے اسم گرامی "محمد" (ﷺ) سے پہلے لفظ "سیدنا" کے اضافہ میں کوئی حرج نہیں ہے' بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کے حق ادب کا تقاضا بھی یہی ہے' اگرچہ فرض نماز میں ہو۔

---

[1] شیخ شمس الدین محمد بن شہاب الدین احمد بن احمد حمزہ انصاری رملی شافعی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۰۰۴ھ

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے "المواھب اللدنیہ" میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے ایک سوال کے جواب میں اسی کیفیت (لفظ سیدنا) کے ساتھ اپنی ذات پر صلوۃ بھیجنے کی تعلیم فرمائی' چنانچہ حضرات علماء نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی افضل صورت یہی ہے' کیونکہ آپ ﷺ اپنی ذات والا صفات کے لیے فضل و شرف کو ہی پسند فرماتے ہیں' حتی کہ اس تقریر پر یہ بات بھی مرتب ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ پر افضل طریقہ سے صلاۃ بھیجنے کی قسم اٹھالے تو اس کے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہی ہے کہ اسی مذکورہ بالا طریقہ (لفظ سیدنا) کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔

حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الروضہ" میں اسی کو صواب کہا ہے' اس کے بعد انہوں نے حضرت امام رافعی[1] رحمتہ اللہ علیہ کا ایک بیان حضرت امام ابراھیم المروزی[2] رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے' فرمایا کہ افضل درود کی قسم اٹھانے والا اس وقت قسم سے بری ہوگا جب یہ کہے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا سَھَا عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

---

[1] شیخ عبد الغنی بن احمد بن عبد القادر الرافعی الفاروقی الطرابلسی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۳۰۱ھ

[2] شیخ ابو اسحاق ابراھیم بن احمد بن اسحاق المروزی الشافعی المصری رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۳۴۰ھ

حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام رافعی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ درود گویا کہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے اخذ کیا ہے' کیونکہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے انہی الفاظ کے ساتھ یہ درود اپنی کتاب "الرسالتہ" کے ابتدائی خطبہ میں ذکر کیا ہے' لیکن امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے لفظ "سہا" کی جگہ لفظ "غفل" کا ذکر کیا ہے۔

حضرت شیخ قاضی حسین (شافعی) رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' کہ قسم سے بری ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی کہے!

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَيَسْتَحِقُّهٗ۔"

(ترجمہ) اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج جس کے آپ اہل اور مستحق ہیں اور امام بغوی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' لیکن اگر ان سب اقوال کو جمع کیا جائے تو فرمایا' کہ جو حدیث میں مذکور ہے اور اگر اس کے ساتھ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ اور حضرت قاضی حسین رحمتہ اللہ علیہ کے قول کو بھی ملا کے پڑھا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا' ہاں اگر یہ کہا جائے کہ اگر تمام روایات ثابتہ میں شامل شدہ الفاظ درود کو پڑھے تو آدمی قسم سے بری الذمہ ہو گا' تو البتہ یہ اچھی بات ہے۔ حضرت امام بارزی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' کہ میرے نزدیک قسم سے برائت اس کو حاصل ہو گی جو یہ درود پڑھے۔

---

[1] الشیخ الامام ابو محمد حسین بن مسعود الفراء بغوی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۵۱۰ھ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ

حضرت شیخ بارزی[۱] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا' چونکہ مفہوم کے لحاظ سے اس میں زیادہ وسعت ہے' لہٰذا افضل بھی یہی ہے' حضرت شیخ مجد لغوی[۲] رحمتہ اللہ علیہ نے بعض حضرات سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی قسم اٹھا لے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل درود بھیجے گا تو وہ یہ درود پڑھے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ وَمَلَکٍ وَوَلِیٍّ عَدَدَ شَفْعِ الْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَکَاتِ

اور کچھ صالحین سے منقول ہے کہ آدمی یہ کہے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اور بعض حضرات نے اس کیفیت درود کو پسند فرمایا ہے!

---

[۱] امام شرف الدین ھبتہ اللہ بن عبد الرحیم ابن البارزی الحموی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۷۳۸ھ

[۲] شیخ مجد الدین ابی طاہر محمد بن یعقوب لغوی شیرازی فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۸۱۷ھ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ

اور کچھ علماء نے اس درود کے متعلق کہا ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت مجد الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس اختلاف آراء میں اس امر کی دلیل ہے کہ درود شریف کی عبارت میں کمی بیشی کی گنجائش موجود ہے اور یہ مخصوص الفاظ اور مخصوص وقت کے ساتھ مختص نہیں ہے' لیکن افضل واکمل درود شریف وہی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ سے ہمیں تعلیم ہوا' جیسا کہ حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کردہ بیان گزر چکا ہے۔

(۲)

درود افضل الصلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ

اَلْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

حضرت امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ نے کتاب ''الاذکار'' میں فرمایا ہے کہ یہ درود شریف باقی تمام درود ہائے شریفہ سے افضل ہے' اس لیے کہ یہ حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کی صحیحین میں ثابت ہے۔

(۳)

درود حضوری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کَمَا یَلِیْقُ بِعَظِیْمِ شَرَفِہٖ وَ کَمَالِہٖ وَ رِضَاکَ عَنْہُ وَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ دَائِمًا اَبَدًا بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ اَفْضَلَ صَلَاۃٍ وَّاَکْمَلَھَا وَ اَتَمَّھَا کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَذٰلِکَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ

علامہ ابن حجر الھیثمی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود پاک کو اپنی کتاب ''الجواھر المنظم'' میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے تمام کیفیات واردہ کو اس درود میں جمع کر دیا ہے' بلکہ کچھ دیگر کیفیات بھی جن کو صلحاء کی ایک جماعت نے استنباط کیا اور ہر ایک کا یہ خیال ہے کہ جو کیفیات (الفاظ درود) اس نے جمع کیے ہیں وہی سب سے افضل ہیں' لیکن بلاشبہ میں نے اپنی کتاب ''الدر المنضود''[1] میں واضح کیا ہے کہ یہ تمام کیفیات صلوۃ جنہیں علماء نے جمع کیا ہے اور بہت سے اضافوں کے ساتھ جمع کیا ہے' بہت ہی بہتر اور اکمل ہیں' البتہ تجھ پر لازم ہے کہ تو زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات پر درود پڑھنے کو وظیفہ بنائے بلکہ بلا تخصیص کثرت سے پڑھے

---

[1] شیخ شہاب الدین احمد بن حجر الھیثمی المکی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۹۷۳ھ کی کتاب کا پورا نام ''الدر المنضود فی الصلاۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود'' ہے۔

تاکہ صلوۃ تشہد (حضوری میں درود) کی تمام کیفیات بلکہ اس سے کہیں زیادہ بجالانے والا بن جائے۔

(۴)

درود شہادت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کشف الغمہ''
میں بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو
کہو، اور یہ اوپر والا درود ذکر فرمایا، اس کے بعد امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ ان الفاظ درود کو جبریل علیہ
السلام، میکائیل علیہ السلام اور حضرت رب العزت جل جلالہ نے میرے
ہاتھ پر اس طرح شمار کیا، تو جس نے مجھ پر ان الفاظ سے درود پڑا، قیامت کے
دن میں اس کے حق میں گواہی دوں گا، اور اس کی شفاعت بھی کروں گا، اور
''شفا شریف'' میں حضرت قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی
سند کو حضرت سیدنا حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے پوتے
علی بن حسین کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''دلائل الخیرات'' کی شروحات میں ہے کہ امام طبرانی[1] رحمۃ اللہ علیہ،
امام احمد بن حنبل[2] رحمۃ اللہ علیہ امام البزار[3] رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ابی

---

[1] امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب مطیر اللخمی طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۳۶۰ھ

[2] امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الذہلی الشیبانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۱۷۹ھ

[3] الامام الحافظ ابو الفضل احمد بن سلمہ نیشاپوری المعروف البزار رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۲۸۶ھ

عاصم[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود کو حضرت رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ درود شریف پڑھا' اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی' علامہ ابن کثیر[2] نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے اور ایک روایت میں "اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ" کے الفاظ ہیں' امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے "کشف الغمہ" میں اس درود شریف کو "اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" کے الفاظ سے ہی ذکر کیا ہے۔

(۶)

درود زیارۃ النبی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ان الفاظ سے مجھ پر درود پڑھا' وہ خواب میں مجھے دیکھے گا' اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ قیامت کے

---

[1] الامام الحافظ ابوبکر احمد بن ابی عاصم الشیبانی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۲۸۷ھ

[2] الامام الحافظ ابو الفداء اسماعیل ابن عمر القرشی الدمشقی' المتوفی ۷۷۴ھ

روز بھی مجھے دیکھے گا اور جس نے قیامت کے روز مجھے دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا، اور جس کی میں شفاعت کرو گا، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا" "دلائل الخیرات" کے شارحین نے بھی اس درود شریف کو امام فاکہانی رحمتہ اللہ سے "سبعین مرة" کے الفاظ کے اضافہ سے نقل کیا ہے۔

میں (یوسف نبہانی) کہتا ہوں کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور سونے سے پہلے اس کا وظیفہ کیا اور سو گیا، میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو چاند کی صورت میں دیکھا اور آپ ﷺ سے شرف گفتگو بھی حاصل کیا اور پھر یہ حسین چہرہ انور چاند میں چھپ گیا، میں اللہ بزرگ و برتر سے سوال کرتا ہوں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت کے صدقے میں مجھے ان باقی انعامات سے سرفراز فرمائے، جن کا وعدہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس حدیث پاک میں فرمایا ہے۔

(۷)

درود نایاب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

امام عبدالوھاب شعرانی مصری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ مسجد میں جلوہ فرماتھے کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا "سلام ہو تم پر اے بلند عزت والے اور وسیع کرم والے" تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا جس پر تمام حاضرین متعجب ہوئے' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود پڑھتا ہے جو اس سے قبل کسی نے مجھ پر نہیں پڑھا' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ وہ کیسے درود پڑھتا ہے' تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس درود شریف کا ذکر فرمایا:-

(۸)

درود شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود شریف کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا' کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ جس نے یہ درود شریف پڑھا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(۹)

درود طہارت القلوب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس مسلمان شخص کے پاس صدقہ کرنے کی طاقت نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھے' بلاشبہ یہ طہارت قلب کا موجب ہے اور مومن خیر سے اس وقت تک سیر نہیں ہوتا' جب تک کہ جنت میں نہ پہنچ جائے' دلائل الخیرات کی شرح میں یہ درود آخری فقرہ کے علاوہ ذکر کیا گیا ہے' امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

(۱۰)

درود محبت

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمتہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے یہ درود پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ستر دروازے اپنی ذات پر کھول لیے اور اللہ تعالیٰ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس شخص سے وہی آدمی بغض رکھے گا، جس کے دل میں نفاق ہوگا۔ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ سیدی علی خواص رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کا وہ ارشاد گرامی بھی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا، کہ "تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے جب بھی میرا ذکر کیا اور مجھ پر درود پڑھا" ان دونوں روایتوں کو بعض عارفین نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا اور ہمارے نزدیک یہ دونوں حدیثیں بالکل صحیح ہیں، اگرچہ محدثین کرام نے انہیں اپنی اصطلاحات کے مطابق ثابت نہیں کیا، البتہ اس کی تائید وہ بات کرتی ہے جو امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے صاحب القاموس حضرت مجد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ سے امام سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ تک سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے سنا، ان دونوں حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا! جو صاحب ایمان "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھے گا، لوگ اس سے محبت کریں گے، اگرچہ وہ اس سے بغض ہی رکھتے ہوں اور اللہ کی قسم لوگ اس سے محبت نہیں کرتے، جب تک اللہ تعالیٰ اسے دوست نہ رکھے، اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا، جس شخص نے "صلی اللہ علی محمد" کہا

اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے۔

امام حافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی سند مذکور کے ساتھ حضرت امام سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت خضر اور حضرت الیاس علی نبینا علیہما السلام سے یہ بھی روایت فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جنہیں اسموئیل کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا' اور انہوں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کیا' وہ کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہے' اس لیے ہمارے پیچھے آئے ہیں کہ ہماری آنکھوں پر جادو کردیں اور ہمارے لشکر کو تباہ کردیں' لہٰذا ہم انہیں سمندر کے کنارے پر لے جا کر ان سے لڑیں گے' تو اللہ کا نبی اسموئیل علیہ السلام چالیس آدمیوں کے ہمراہ ان کے تعاقب میں نکلا تو دشمنوں نے انہیں سمندر کے ایک کنارے لا کھڑا کیا' اب نبی اسموئیل علیہ السلام کے اصحاب بولے کہ ہم کیا کریں؟ تو انہوں نے کہا کہ حملہ کردو اور "صلی اللہ علی محمد" کہتے جاؤ' چنانچہ ان سب نے "صلی اللہ علی محمد" کہتے ہوئے حملہ کیا اور دشمن کے تمام لشکر کو اسی سمندر میں غرق کردیا۔

امام حافظ سخاوی رحمتہ اللہ نے یہ بھی روایت فرمایا کہ ملک شام سے ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بہت ہی ضعیف العمر ہے اور آپ ﷺ کی زیارت کا بے حد مشتاق ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ اسے میرے پاس لے آؤ۔ عرض کی' حضور وہ نابینا ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے کہنا کہ مسلسل سات ہفتے رات کو یہ درود شریف

(صلی اللہ علی محمد) پڑھے، بے شک وہ خواب میں میری زیارت کرے گا اور مجھ سے حدیث کی روایت بھی کرے گا' پس اس نے ایسا ہی کیا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ سے روایت بھی کیا کرتا تھا۔

(۱۱)

درود بخشش

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

دلائل الخیرات کی شروحات میں موجود ہے کہ حضرت الاستاذ ابو بکر محمد جبر[1] رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کہا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ" وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے بخش دیا جائے گا اور اگر وہ بیٹھا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے بخش دیا جائے گا۔

(۱۲)

درود افضل

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی

---

[1] شیخ ابی محمد جبر بن محمد بن جبر بن ھشام القرطبی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۱۵ھ

مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدًا الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ

حضرت حسن العدوی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات کی شرح میں بیان کیا ہے کہ حضرت امام السجاعی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ الملوی رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میرے جس امتی نے صبح و شام یہ درود پڑھا تو اس کا اجر و ثواب ستر فرشتے ہزار دنوں تک لکھتے رہیں گے اور اس کی اور اس کے والدین کی بخشش کردی جائے گی۔

علامہ فاسی رحمتہ اللہ علیہ کی شرح دلائل الخیرات میں یہ درود شریف حضرت جبر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور اس کی بہت فضیلت بیان کی ہے اور کتاب الشرف کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضرت امام طبرانی رحمتہ اللہ علیہ نے "الکبیر" اور "الاوسط" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے کہا:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَاهُوَ اَهْلُهٗ

تو ستر فرشتے ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔ ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ نے "حلیتہ الاولیا" میں اسے روایت کیا ہے۔ شیخ حسن العدوی

---

[1] شیخ احمد بن محمد السجاعی الشافعی المصری رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۱۸۲ھ

رحمتہ اللہ علیہ نے امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ سے بطریق حضرت مجد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ حلف اٹھالے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ پر سب سے افضل درود بھیجے گا تو وہ یہ کہے!

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ

(۱۴)

درود زیارت رسول

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

حضرت شیخ امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود شریف بھیجا' اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا' یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کس طرح درود پڑھا جائے' ارشاد فرمایا کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور یہ ایک بار شمار کیا جائے گا۔

حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے بعض عارفین سے بطریق حضرت شیخ عارف المری[1] رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جس نے اس درود شریف پر ہمیشگی اختیار کی اور روزانہ ہر دن رات میں پانچ سو بار پڑھا وہ مرنے سے پہلے بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ سے شرف صحبت حاصل کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت امام یافعی[2] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "بستان الفقراء" میں نقل کیا ہے کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا تو وہ اسی رات اپنے رب کو یا نبی کریم ﷺ کو یا جنت میں اپنے مقام کو دیکھے گا' اگر وہ نہ دیکھے تو دو یا تین یا پانچ جمعے تک یہی عمل کرے' درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

ایک روایت میں اس کے ساتھ "وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ" کا اضافہ بھی ہے۔

حضرت شیخ قطب ربانی سیدی عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب

---

[1] امام احمد ابو العباس المری مصری رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۸۶ھ

[2] امام عبد اللہ بن اسد الیافعی الیمنی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۷۶۸ھ

"غنیۃ الطالبین" میں بطریق حضرت اعرج رضی اللہ عنہ' حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ آیۃ الکرسی پانچ مرتبہ اور قل ھو اللہ احد پوری سورت پندرہ مرتبہ پڑھے پھران نفل پڑھنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

بلاشبہ وہ دوسرا جمعہ آنے سے پہلے مجھے خواب میں دیکھے گا' اور جس نے میری زیارت کی اس کے لیے جنت ہے اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(۱۴)

درود الحاجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ

یہ درود شریف حضرت شارح رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ احمد بن موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ سے' انہوں نے اپنے والد ماجد کی وساطت سے اپنے جد امجد سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر روز ایک سو بار یہ درود شریف پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا' جن میں تیس حاجتیں دنیا کی ہوں گی۔

حضرت شیخ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے "الصواعق المحرقۃ" میں حضرت جعفر بن محمد رحمتہ اللہ علیہ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جس شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت پر ایک سو بار درود شریف پڑھا' اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ جن میں ستر آخرت کی ہوں گی۔

حضرت شیخ سجاعی رحمتہ اللہ علیہ نے "الصواعق" کے حاشیہ پر تحریر کیا ہے کہ اس درود شریف کے الفاظ اس طرح ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

(۱۵)

درود دافع العصیان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

حضرت شیخ حسن العدوی الحمزاوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سجاعی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ شیخ

سعید بن عطار رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ جس شخص نے صبح و شام تین تین بار یہ درود شریف پڑھا تو اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے، غلطیاں معاف کر دی جائیں گی، ہمیشہ خوشی و مسرت حاصل ہوگی، اس کی دعا قبول ہوگی۔ اس کی آرزوئیں بر آئیں گی اور دشمن پر اسے مدد ملے گی۔

(۱۶)

درود اہل بیت رسول

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ درود شریف "شفاء شریف" میں حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے اور شرح دلائل الخیرات میں "المواهب" کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ زین الدین بن الحسین المراغی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو اپنی کتاب "تحقیق النصرة" میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے اہل بیت نے آپ ﷺ پر درود پڑھا' لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا' تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو' جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے یہی درود شریف بتایا۔

(۱۷)

درود علی المرتضیٰ

اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْ حُوَّاتِ وَ بَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَ نَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَافَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ بِطَاعَتِكَ

---

[1] شیخ زین الدین ابی بکر بن حسین المراغی الشافعی المدنی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۸۱۶ھ

مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِکَ وَاعِیاً لِوَحْیِکَ
حَافِظًا لِعَھْدِ کَ مَاضِیًا عَلٰی نَفَاذِ اَمْرِ کَ
حَتّٰی اَوْرٰی قَبَساً لِقَابِسٍ آلَاءُ اللّٰہِ تَصِلُ
بِاَھْلِہٖ اَسْبَابَہٗ بِہٖ ھُدِیَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ
خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ وَابْھَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَ
عْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ وَ مُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ
فَھُوَ اَمِیْنُکَ الْمَامُوْنُ وَ خَازِنُ عِلْمِکَ
الْمَخْزُوْنِ وَشَہِیْدُ کَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَبَعِیْثُکَ
نِعْمَۃً وَرَسُوْلُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ افْسَحْ
لَہٗ فِیْ عَدْنِکَ وَاجْزِہٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَیْرِ مِنْ
فَضْلِکَ مُھَنَّئَاتٍ لَہٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ
ثَوَابِکَ الْمَحْلُوْلِ وَ جَزِیْلِ عَطَائِکَ
الْمَعْلُوْلِ اَللّٰھُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاءَہٗ
وَاَکْرِمْ مَثْوَاہُ لَدَیْکَ وَ نُزُلَہٗ وَاَتْمِمْ لَہٗ نُوْرَہٗ
وَاجْزِہٖ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَہٗ مَقْبُوْلَ الشَّھَادَۃِ وَ
مَرْضِیَّ الْمَقَالَۃِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخُطَّۃٍ فَصْلٍ
وَبُرْھَانٍ عَظِیْمٍ

اس درود شریف کو حضرت شیخ قاضی عیاض اندلسی رحمتہ اللہ علیہ نے ''شفاء شریف'' میں حضرت شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمتہ اللہ علیہ نے ''دلائل الخیرات'' میں اور امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ''المواھب

اللدنیہ" میں ذکر کیا ہے۔ امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ سلامتہ الکندی[1] رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان دعائیہ کلمات کی تعلیم فرماتے تھے' جبکہ ایک روایت کے مطابق آپ لوگوں سے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی یہی کیفیت بیان فرماتے تھے۔ دلائل الخیرات کے شارحین نے کہا ہے کہ "الشفاء" میں شیخ سلامتہ الکندی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور امام طبرانی رحمتہ اللہ علیہ نے "اوسط" میں اور امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے "مصنف" میں اور حضرت سعید بن منصور رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(۱۸)

درود ابن مسعود

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

---

[1] حضرت امام ابوالحجاج سلامتہ الکندی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۳۵۰ھ

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا' حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا' کہ تم جب بھی حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو تو خوب اچھے طریقے سے پڑھو کہ وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے اور پھر انہوں نے اس درود شریف کا ذکر کیا اور سیدی عارف باللہ سید مصطفیٰ البکری[1] رحمتہ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے "قصیدہ المنفرجہ" کی شرح میں اسے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر سند میں نہیں' ان کی عبارت یہ ہے کہ حضور امام المتقین' علم الیقین' سید المرسلین اور قائد الغرا المحجلین ﷺ پر صلوۃ و سلام کی فضیلت میں نوے سے زیادہ احادیث واقع ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اچھی طرح درود بھیجو' تمہیں کیا معلوم کہ میرے حضور پیش کیا جائے (فرمایا) اس طرح کہو!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَاِمَامِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ يَغْبِطُهٗ فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

لیکن ظاہر یہی ہے کہ یہ درود شریف حضرت ابن مسعود رضی اللہ

---

[1] شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری الصدیقی الدمشقی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۱۶۲ھ

عنہ نے ہی حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے' اسی لیے ان کی طرف منسوب ہوا ہے۔

(۱۹)

درود الفضیلت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكَةِ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ

حضرت شیخ محمد المہدی بن احمد الفاسی المالکی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ درود شریف حضرت جبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور اس کی بہت بڑی فضیلت بیان کی ہے اور اس شخص کے لیے بڑی فضیلت و منقبت بیان کی جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ کی حضوری کے لیے اس کو پڑھا۔

(۲۰)

درود الغزالی

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فَضَائِلَ صَلَوَاتِکَ وَنَوَامِیَ
بَرَکَاتِکَ وَ شَرَائِفَ ذَکَوَاتِکَ وَرَاْفَتَکَ
وَرَحْمَتَکَ وَ تَحِیَّتَکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ
وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَائِدِ الْخَیْرِ وَ فَاتِحِ
الْبِرِّ وَنَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدِ الْاُمَّةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ
مَقَامًا مَحْمُوْدًا تُزْلِفُ بِهٖ قُرْبَهٗ وَتُقِرُّ بِهٖ عَیْنَهٗ
یَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِهِ
الْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْوَسِیْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الشَّامِخَةَ
الْمُنِیْفَةَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا سُؤْلَهٗ وَ
بَلِّغْهُ مَامُوْلَهٗ وَاجْعَلْهُ اَوَّلَ شَافِعٍ وَاَوَّلَ مُشَفَّعٍ
اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ بُرْھَانَهٗ وَ ثَقِّلْ مِیْزَانَهٗ وَاَبْلِجْ
حُجَّتَهٗ وَارْفَعْ فِیْ اَعْلَی الْمُقَرَّبِیْنَ دَرَجَتَهٗ
اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ
شَفَاعَتِهٖ وَاَحْیِنَا عَلٰی سُنَّتِهٖ وَ تَوَفَّنَا عَلٰی
مِلَّتِهٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَ اسْقِنَا بِکَاسِهٖ غَیْرَ

خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ وَلَا شَاكِّيْنَ وَلَا مُبَدِّلِيْنَ وَلَا فَاتِنِيْنَ وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ○ آمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں اس سے پہلے دو درود شریف ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اگر کوئی ان کے ساتھ ''صلوۃ ماثورہ'' کا اضافہ کرنا چاہے تو اس درود شریف کو پڑھے' حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا اس درود شریف کو خصوصیت کے ساتھ اختیار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ درود شریف الفاظ و کیفیت کے اعتبار سے بہت ہی جامع اور برکت و ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عظمت کا حامل ہے۔

حافظ عراقی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ حدیث ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ'' آخر تک کو حضرت ابن ابی عاصم رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب الصلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

(۲۱)

صلواۃ الجمعہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهٖ

اَلْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰی جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو "احیاء العلوم" میں ذکر کیا ہے اور جمعہ کے روز اس کو سات بار پڑھنے کی ترغیب دی ہے اور بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے ہر جمعہ کو سات بار مسلسل سات جمعوں تک اس درود شریف کو پڑھا' تو اس کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

(۴۲)

درود الکوثر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو "الشفاء" میں بیان کیا ہے' آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے لبالب بھرا ہوا پیالہ پیئے تو وہ اس درود شریف کو بکثرت پڑھے۔

(۲۳)

درود ازواج النبی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

حضرت شیخ حسن العدوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت حافظ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ سے انہوں نے حضرت مجد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ سے اور انہوں نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ اگر انسان قسم اٹھائے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ترین درود بھیجے گا' تو وہ یہ درود شریف پڑھے۔ حضرت حافظ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی طرف مائل ہیں۔

"دلائل الخیرات" کے بعض شارحین نے کہا ہے کہ اس درود شریف کے الفاظ حضرت ام المومنین سیدہ جویرۃ بنت الحرث رضی اللہ عنہا کی حدیث تسبیح سے ماخوذ ہیں' چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح سے فراغت کے بعد باہر تشریف لے گئے۔ حضرت ام

المومنین سیدہ جویریہ بنت الحرث رضی اللہ عنہا اسی طرح بیٹھی تسبیح فرما رہی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ ویسے ہی بیٹھی ہو جیسے میں تمہیں چھوڑ گیا تھا۔ عرض کی' جی ہاں' فرمایا میں نے تیرے بعد چار کلمات تین بار کہے' اگر ان کا وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ بھاری ہوں گے جو تو نے آج پڑھا۔ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَتِہٖ" اس حدیث کو بعض اصحاب سنن نے بھی روایت کیا ہے اور حضرت شیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بعض علماء نے اسی حدیث کے ذریعے اس قول کی تقویت بیان کی ہے کہ "درود پڑھنے کا ثواب دوگنا ملتا ہے۔" اور یہ دوگنا ہونا درود پڑھنے والے کی تعداد کے اندازے کے مطابق ہوتا ہے' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ درود کا ثواب دوگنا کیے بغیر لکھا جاتا ہے' لیکن اصل کیفیت درود شریف پڑھنے والے اشخاص کے احوال و کیفیات کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہے' البتہ امام تلمسانی رحمتہ اللہ علیہ نے جس قول کو قوی قرار دیا ہے وہ پہلا ہی ہے' کیونکہ صحیح مسلم کی بیان کردہ حدیث اسی سابق قول کی صراحت کرتی ہے۔ فتاوی ابن حجر میں بھی میں نے اس کی تائید میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔

(۲۴)

صلواۃ الفیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَاءُ الرَّحْمَةِ وَمِیْمَا الْمُلْکِ وَدَالُ الدَّوَامِ السَّیِّدُ الْکَامِلُ الْفَاتِحُ الْخَاتِمُ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِکَ کَائِنٌ اَوْقَدْ کَانَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَ ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِبَقَائِکَ لَامُنْتَہٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ○

یہ ہزار نیکیوں والا درود شریف ہے۔ شیخ محمد مہدی الفاسی رحمتہ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات شریف کی شرح میں اپنے دادا شیخ یوسف الفاسی رحمتہ اللہ علیہ سے' انہوں نے ولی کامل شیخ ابی العباس احمد الحاجری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جس نے یہ درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا' اس کے لیے دس نیکیاں ہیں' چنانچہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو اس نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ پر یہ درود پڑھے کیا آپ نے اس کے لیے دس نیکیوں کا ارشاد فرمایا ہے' جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے' تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا' بلکہ دس رحمتیں بھی اور ہر درود کے بدلے دس نیکیاں ہیں اور ہر نیکی دس گنا ہوگی۔ حضرت شیخ ابی الحسن علی المداری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس درود شریف کو "صلاۃ الفیہ" کہا جاتا ہے اور انہوں نے اسے شیخ عبداللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا' اور انہوں نے شیخ محمد بن عبداللہ زیتونی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا' شیخ زیتونی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ درود شریف بیس مشائخ سے حاصل کیا۔

(۲۵)

درود زیارت الرسول

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ وَ عَيْنَهُ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

شیخ حسن العدوی المالکی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح دلائل الخیرات میں شیخ دمیری[1] رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "شرح المنہاج" سے نقل کیا ہے کہ شیخ

---

[1] شیخ ابو البقا کمال الدین محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی الدمیری الشافعی المصری رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۸۰۸ھ

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے اور شرح دلائل الخیرات میں "المواہب" کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ زین الدین بن الحسین المراغی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو اپنی کتاب "تحقیق النصرۃ" میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے اہل بیت نے آپ ﷺ پر درود پڑھا، لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو، جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے یہی درود شریف بتایا۔

(۱۷)

درود علی المرتضیٰ

اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ وَ بَارِئَ الْمَسْمُوْکَاتِ اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ وَ نَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَرَافَۃَ تَحَنُّنِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ کَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِکَ بِطَاعَتِکَ

---

[1] شیخ زین الدین ابی بکر بن حسین المراغی الشافعی المدنی رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۸۱۶ھ

رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ صالح موسیٰ الضریر رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا' انہوں نے کہا' میں ایک کھاری سمندر میں کشتی پر سفر کر رہا تھا کہ اچانک طوفانی ہوا چلنی شروع ہو گئی' طوفان سے بچنے کی کوئی امید نہ رہی' لوگ بدحواس ہو گئے۔ اسی دوران مجھ پر کچھ غنودگی سی طاری ہوئی اور نیند کا غلبہ ہو گیا۔ خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' کہ تم کشتی میں سوار لوگوں سے کہو کہ وہ ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں' میں بیدار ہوا اور تمام کشتی والوں کو اپنے خواب سے آگاہ کیا اور ہم سب نے مل کر یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا' ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اس مصیبت کو دور فرما دیا۔

شیخ سید محمد آفندی عابدین رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ المسند احمد العطار رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود کو ''الصلاۃ المنجیہ'' کے نام سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ عارف اکبر رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود کے آخر میں ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَللّٰہُ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ بعض دوسرے مشائخ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص کسی بھی مہم اور مشکل کے وقت اس درود کو ایک ہزار بار پڑھے گا' اس کی مشکلات دور ہوں گی اور اپنے مقصد کو حاصل کرے گا اور جو شخص طاعون کی وبا میں اس کو زیادہ تعداد میں پڑھے گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا' اور بحری سفر میں اس کو کثرت سے پڑھنے والا غرق ہونے سے محفوظ رہے گا' اور جو شخص روزانہ پانچ سو بار پڑھے گا' انشاء اللہ اس نفع کو حاصل کرے گا جسے وہ چاہتا ہے اور یہ درود ان تمام امور میں مجرب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شیخ صاوی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح الدردیر میں شیخ سمہودی[1] اور شیخ ملوی[2] رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی[3] رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب ''خزینتہ الاسرار'' میں بیان فرمایا ہے کہ اس امر سے خوب آگاہ ہو جاؤ کہ صلاۃ (درود) کی چار ہزار قسمیں ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارہ ہزار ہیں اور ہر ایک قسم شرق و غرب میں عالم اسلام کی کسی نہ کسی جماعت کے نزدیک اس وجہ سے بے حد پسندیدہ ہے کہ اپنے اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان رابطہ کا باعث ہے اور انہوں نے اس میں بہت خواص اور منافع سمجھے اور اسرار و رموز پائے ہیں' چنانچہ درود شریف کے ذریعے تکالیف دور کرنے اور حصول مقصد میں ان کے کئی تجربات و مشاہدات تو بہت مشہور ہو چکے ہیں' جیسا کہ ''صلوۃ المنجیہ'' ہے اور یہ وہی درود شریف ہے جس کے الفاظ ذکر کیے جا چکے ہیں۔ شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ یوں پڑھا جائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا آخر تک اس لیے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اس میں سب کو شامل کرو۔'' اس لیے کہ آل کے ذکر سے درود شریف کی تاثیر زیادہ'

---

[1] شیخ علی بن عفیف الدین عبد اللہ بن احمد بن علی بن محمد نور الدین ابو الحسن السمہودی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۹۱۱ھ

[2] شیخ شہاب الدین احمد الملوی شافعی مصری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۸۱ھ

[3] الحاج محمد بن علی بن ابراھیم النازلی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۳۰۱ھ

مکمل اور بہت جلد ہوتی ہے اور مجھ کو بعض مشائخ نے اسی طرح اس درود شریف کی وصیت و اجازت فرمائی' اور شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس درود کا ذکر لفظ "ال" کے ساتھ کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس شخص نے بھی آدھی رات کو کسی حاجت کے لیے ایک ہزار بار پڑھا' وہ حاجت خواہ دینی یا دنیوی یا اخروی ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پوری فرمادے گا' بلاشبہ یہ درود شریف قبولیت کے لیے تیز رفتار بجلی سے زیادہ اکسیر اعظم ہے اور بہت بڑا تریاق ہے۔ پس ضروری ہے کہ اسے نااہل سے پوشیدہ رکھا جائے' چنانچہ "سرالاسرار" میں اسی طرح ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ البونی[1] رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد بن سلیمان الجزولی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی "صلاۃ منجیہ" کے خصائص کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور اس کے بے شمار اسرار بیان فرمائے ہیں۔ جنہیں میں نے محض اس خوف سے ترک کردیا کہ کہیں جہلاء کے ہاتھ میں نہ آجائیں' بہرحال تمہیں یہ اشارہ ہی کافی ہے۔

(۲۷)

صلاۃ نور القیامہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرًا

---

[1] شیخ ابو العباس تقی الدین احمد بن علی بن یوسف البونی القرشی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۲۲ھ

نُوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَ عَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَ طَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّ ذِبِتَوْ حِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلَاۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَ تَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَہٰی لَہَادُوْنَ عِلْمِکَ صَلَاۃً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِہَا عَنَّا یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

شیخ سیدی احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ درود شریف ہم نے پتھر پر قدرت کے خط سے لکھا ہوا دیکھا' اس کا نام صلاۃ نور القیامہ ہے' کیونکہ اس کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن بکثرت نور حاصل ہوگا اور دلائل الخیرات شریف کی شرح میں بعض اکابر اولیاء کرام سے منقول ہے کہ یہ درود ایک بار پڑھنا چودہ ہزار بار درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

(۲۸)

صلوۃ شافعیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلَاۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلَاۃُ عَلَیْہِ○

(۲۹)

درود شافعی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ○

یہ دونوں درود شریف حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہیں، پہلا درود شریف جس کا آغاز "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ" کے الفاظ سے ہوتا ہے، شارح دلائل الخیرات نے بیان کیا ہے، کہ شیخ ابوالعباس ابن مندیل رحمتہ اللہ علیہ نے اس

درود کے بارے میں "تحفۃ المقاصد" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا' تو آپ نے کہا اللہ کریم نے مجھے بخش دیا' پوچھا گیا' کس وجہ سے تو فرمایا ان پانچ کلمات کے سبب جو میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پڑھ کر پیش کیا کرتا تھا' پوچھا گیا کہ وہ کلمات کونسے ہیں' تو آپ نے اسی پہلے درود شریف کا ذکر فرمایا۔

دوسرا درود شریف جس کے ابتدائی الفاظ "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ" آخر تک' تو یہ صحیح ہے' اگرچہ بعض نسخوں میں اس کے الفاظ مختلف ہیں' جیسا کہ عنقریب آگے آئے گا' لیکن میں نے انہی الفاظ سے یہ درود شریف "کتاب الرسالہ" کے ایک قلمی نسخہ سے نقل کیا ہے جو کہ ہمارے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک ساتھی حضرت امام المزنی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے' اس کی عبارت یہ ہے۔

"صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَصَلَّى عَلَيْهِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلُ وَ اَكْثَرُ وَاَزْكٰى مَاصَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ وَزَكَّانَا وَاِيَّاكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ مَا زَكّٰى اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ بِصَلَاتِهٖ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

بَرَکَاتُہٗ وَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی مُرْسَلاً عَمَّنْ اَرْسَلَ اِلَیْہِ"

پھر چند سطروں کے بعد درود ابراھیمی لکھتے ہوئے یوں بھی تحریر کیا' "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّی عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ" شیخ رافعی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ ابراھیم المروزی رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ پر افضل درود بھیجنے کی قسم اٹھالے تو اس کے لیے قسم سے بری ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ یہ درود شریف پڑھے' امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں (شیخ مروزی) نے یہ روایت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کی ہے اور پھر ان الفاظ سے اس درود کا ذکر کیا اور شاید آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس روایت کے مطابق اس درود پاک پر عمل کیا' اور "کتاب الروضہ" میں بھی اس بات ہی کو درست کہا گیا ہے کہ قسم سے بری ہونے کا طریقہ یہی ہے کہ درود ابراھیمی پڑھا جائے' کیونکہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال پر ان کو درود ابراھیمی کی تعلیم فرمائی اور ظاہر ہے کہ آپ ﷺ اپنے لیے افضل و اشرف کیفیت سے درود بھیجنا پسند فرماتے ہیں' البتہ یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے منقولہ الفاظ درود بھی اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت کامل اور اکسیر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن حکم رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے خود امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا' انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت و مغفرت سے نوازا اور میرے لیے جنت کو یوں آراستہ فرمایا' جیسے دلہن کو سنوارا جاتا ہے اور مجھ پر نچھاور کی گی جیسے دلہن پر کی جاتی ہے' تو میں نے عرض کیا کہ مجھ پر یہ کرم کیسے ہوا' تو فرمایا گیا کہ تیرے "کتاب الرسالہ" میں اس درود کی وجہ سے --- درود یہ ہے "وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ" چنانچہ حضرت عبداللہ بن حکم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ جب صبح ہوئی تو میں نے کتاب "الرسالتہ" کو دیکھا تو تمام معاملہ اسی طرح پایا جیسا کہ خواب میں دیکھ چکا تھا۔

ایک دوسری روایت میں بطریق حضرت شیخ المزنی رحمتہ اللہ علیہ بیان کیا گیا ہے کہ شیخ مزنی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا' تو عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا' تو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے صدقے میں بخش دیا اور وہ (درود) کتاب الرسالہ میں رقم ہے جو کہ اس طرح ہے۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔"

یہ تمام اقوال شیخ حسن العدوی الحمزاوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات کی شرح میں امام حافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''القول البدیع'' سے نقل فرمائے ہیں اور کچھ اقوال ''المواھب'' کے حوالہ سے صلوۃ ابراھیمی کے ذکر کے ساتھ مذکور ہو چکے ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے ''احیاء العلوم'' میں حضرت ابوالحسن شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے کہا، میں نے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) آپ کی طرف سے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب کو ''الرسالہ'' میں یہ درود ''صَلَّى اللّٰهُ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ'' لکھنے پر کیا جزاء عطا فرمائی گئی، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میری طرف سے ان کو عطیہ کرم یہ ملا کہ روز قیامت ان کا حساب نہ ہوگا۔

(۳۰)

صلوۃ سیدی ابوالحسن الکرخی رحمتہ اللہ علیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ

وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ ○

دلائل الخیرات کی شرح میں مذکور ہے کہ یہ درود شریف وہی ہے جو حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے ساتھی حضرت ابی الحسن الکرخی رضی اللہ عنہ کا ہے جسے وہ نبی کریم ﷺ پر پڑھا کرتے تھے' یہ درود شریف اور بہت سے اکابر علماء سے بھی منقول ہے۔

(۳۱)

صلاۃ الغوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَاغَایَةَ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِثْلَ ذٰلِكَ ○

دلائل الخیرات شریف کے شارحین نے ذکر کیا ہے کہ حضرت شیخ

سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے حزب کا اختتام اس درود شریف کے ساتھ ختم کرتے تھے۔ امام حافظ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے' انہوں نے کہا کہ میرے بعض معتمد مشائخ نے فرمایا' کہ اس درود کے بارے میں ایک ایسا واقعہ مشہور ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار درود پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

شیخ حسن العدوی مصری رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا' کہ امام محی الدین جو کہ جنید یمنی رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور تھے' انہوں نے کہا کہ جو اس درود شریف کو صبح و شام دس دس مرتبہ پڑھے گا' اس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہے گا اور اس پر مسلسل رحمت برستی رہے گی' اور برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت نصیب ہوگی اور تمام معاملات میں آسانی میسر ہوگی۔

(۳۲)

الصلوۃ شمس الکنز الاعظم

(للامام الغزالی و قیل لسیدنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہما)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا ○ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا ○ وَاَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا ○ عَلٰى اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ

اَلْاِنْسَانِيَّةِ ۝ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِيْمَانِيَّةِ ۝
وَطُوْرِ التَّجَلِّيَاتِ الْاِحْسَانِيَّةِ ۝ وَمَهْبِطِ
الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ ۝ وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ
۝ وَمُقَدَّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَقَائِدِ رَكْبِ
الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ ۝ وَاَفْضَلِ الْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ ۝ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى ۝
وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰى ۝ شَاهِدِ اَسْرَارِ
الْاَزَلِ ۝ وَمُشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ ۝ وَ
تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ ۝ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ
الْحِلْمِ وَ الْحِكَمِ ۝ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ
الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ ۝ وَاِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ
الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ ۝ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ ۝
وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ ۝ الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰى
رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ ۝ الْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ
الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ ۝ الْخَلِيْلِ
الْاَعْظَمِ ۝ وَالْحَبِيْبِ الْاَكْرَامِ ۝ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ
وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَعَلٰى
اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الذَّاكِرُوْنَ ۝ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغَافِلُوْنَ ۝

یہ درود شریف امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے یہ سیدنا عبدالقادر جیلانی[1] رضی اللہ عنہ کا ہے' سیدی احمد صاوی مالکی نے "شرح ورد الدردیر[2]" میں کہا ہے کہ یہ درود شریف حجتہ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت قطب العیدروس رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور یہ "شمس الکنز الاعظم" کے نام سے موسوم ہے اور جو آدمی اس کا وظیفہ رکھے گا اس کا دل شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ شیخ احمد صاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف حضرت قطب ربانی شیخ سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد سورۃ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت تین تین بار کرے گا اور حضور نبی کریم ﷺ پر یہ درود شریف پڑھے گا وہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا۔

[1] حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست قدس سرہ' المتوفی ۵۶۱ھ

[2] شیخ احمد بن محمد الصاوی المصری المالکی الخلوتی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۱۲۴۱ھ نے شیخ احمد بن محمود بن ابی حامد العدوی الازہری المصری المالکی المعروف بالدردیر رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف کردہ صلاۃ الادردیریہ کی شرح لکھی جس کا نام "الاسرار الربانیۃ والفیوضات الرحمانیہ علی الصلوت الدردیریہ" ہے۔ شیخ احمد بن محمد بن احمد بن ابی حامد الدردیر العدوی المصری الازہری المالکی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۰۱ھ کی تصنیف کردہ درود شریف کی کتاب کا نام "المورد البارق فی الصلاۃ علی افضل الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

(۳۳)

درود جوہرۃ الاسرار رفاعیہ

(لسیدنا احمد الرفاعی رضی اللہ عنہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى نُوْرِكَ الْاَسْبَقِ ○ وَ صِرَاطِكَ الْمُحَقَّقِ ○ اَلَّذِیْ اَبْرَزْتَهٗ رَحْمَةً شَامِلَةً لِوُجُوْدِكَ ○ وَاَكْرَمْتَهٗ بِشُهُوْدِكَ ○ وَاصْطَفَيْتَهٗ لِنُبُوَّتِكَ وَرِسَالَتِكَ وَاَرْسَلْتَهٗ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا ○ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُنِيْرًا ○ نُقْطَةِ مَرْكَزِ الْبَاءِ الدَّائِرَةِ الْاَوَّلِيَّةِ ○ وَسِرِّ اَسْرَارِ الْاَلِفِ الْقُطْبَانِيَّةِ ○ اَلَّذِیْ فَتَقْتَ بِهٖ رَتْقَ الْوُجُوْدِ ○ وَ خَصَّصْتَهٗ بِاَشْرَفِ الْمَقَامَاتِ بِمَوَاهِبِ الْاِمْتِنَانِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ ○ وَاَقْسَمْتَ بِحَيَاتِهٖ فِیْ كِتَابِكَ الْمَشْهُوْدِ ○ لِاَهْلِ الْكَشْفِ وَالشُّهُوْدِ ○

○ فَهُوَ سِرُّكَ الْقَدِيْمُ السَّارِیْ ○ وَمَاءُ جَوْهَرِ الْجَوْهَرِيَّةِ الْجَارِیْ ○ اَلَّذِیْ اَحْيَيْتَ بِهٖ الْمَوْجُوْدَاتِ ○ مِنْ مَعْدِنٍ وَ

حَیَوَانٍ وَنَبَاتٍ ○ قَلْبِ الْقُلُوْبِ وَرُوْحِ الْاَرْوَاحِ وَ اِعْلَامِ الْکَلِمَاتِ الطَّیِّبَاتِ ○ اَلْقَلَمِ الْاَعْلٰی وَالْعَرْشِ الْمُحِیْطِ رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ ○ وَ بَرْزَخِ الْبَحْرَیْنِ ○ وَ ثَانِی اثْنَیْنِ ○ وَفَخْرِ الْکَوْنَیْنِ ○ اَبِی الْقَاسِمِ اَبِی الطَّیِّبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِکَ فِی کُلِّ وَقْتٍ وَ حِیْنٍ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

یہ درود شریف سیدنا امام احمد رفائی[1] رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس درود شریف کو مشہور ولی کامل سیدی شیخ عزالدین احمد الصیاد الرفائی[2] رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المعارف المحمدیہ والوظائف الاحمدیہ'' میں نقل کیا ہے اور اس کو قطب زماں، بحر عرفاں حضرت سیدنا ابوالعلمین احمد الرفائی قدس سرہ (اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے ہمیں مستفید فرمائے) کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ درود شریف آپ کے اوراد شریفہ میں سے ہے اور اس

---

[1] حضرت سیدی شیخ ابو العباس محی الدین سید احمد کبیر رفائی رضی اللہ عنہ، المتوفی ۵۷۸ھ

[2] شیخ عزالدین احمد بن عبد الرحیم بن عثمان الصیادی الرفائی رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۶۷۰ھ

کا نام "جوھرۃ الاسرار" ہے اور یہ درود سادات رفاعیہ صاحب کمال بزرگوں میں معروف و مجرب ہے اور اسے ہمیشہ پڑھا جاتا ہے' کیونکہ یہ بارگاہ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم سے بلند مقاصد اور اسرار خفیہ کے حصول کا بہت ہی عمدہ ذریعہ ہے۔

(۳۴)

درود نورانیہ

(لسیدنا احمد البدوی رضی اللہ عنہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِیَّةِ وَ اَفْضَلِ الْخَلِیْقَةِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَ اَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِیَّةِ وَ مَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ وَ خَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَائِیَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْاَصْلِیَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِیَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْعَلِیَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِیُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِهٖ فَهُمْ مِنْهُ وَاِلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْیَیْتَ اِلٰی یَوْمِ تَبْعَثُ مَنْ اَفْنَیْتَ

وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(۳۵)

درود نور الانوار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ ○ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ ○ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ ○ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ ○ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ ○ وَآلِهِ الْاَطْهَارِ ○ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ ○ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَ اِفْضَالِهٖ ○

یہ دونوں درود شریف حضرت قطب الاقطاب شیخ سیدی احمد البدوی[1] رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہیں' البتہ پہلا درود شریف جس کی ابتداء اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ سے ہوتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت شیخ احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ نے بعض صلحاء کا قول ذکر کیا ہے کہ اس درود شریف کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنا چاہیے اور اس کو سو بار پڑھنا تنتیس بار دلائل الخیرات شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

---

[1] شیخ شہاب الدین ابی العباس سید احمد بن علی بن ابراہیم البدوی الشریف رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۷۵ھ

علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی[1] مفتی شافعیہ رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب[2] میں فرماتے ہیں کہ متعدد عارفین نے کہا ہے کہ یہ درود شریف جو حضرت قطب کامل سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے[3] بہت سے انوار و تجلیات کے حصول اور اسرار و رموز کے منکشف ہونے کا ذریعہ ہے اور بیداری اور خواب میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور یہ مرتبہ قطبیت تک پہنچنے کا زینہ ہے اور رزق ظاہری یعنی سیری طبع اور رزق باطنی یعنی علوم و معارف کی منزلوں کو پانے کا سہل طریقہ ہے۔ مزید یہ ہے کہ اس کے ذریعہ نفس، شیطان اور دشمنوں پر مدد بھی حاصل کی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے خواص ہیں، جن کا شمار مشکل ہے اور اکابر بزرگوں نے بھی یہ کہا ہے کہ اس درود شریف کو تین بار پڑھنا دلائل الخیرات شریف کی تلاوت کے برابر

---

[1] رئیس العلماء شیخ الخطباء مفتی سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی بالمدینۃ المنورہ ۱۳۰۴ھ

[2] رسالہ فی فضائل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، تالیف علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی المتوفی مدینہ منورہ، ۱۳۰۴ھ

[3] اس درود شریف کی ایک شرح شیخ قطب الدین مصطفےٰ بن کمال الدین الصدیق البکری الدمشقی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۶۲ھ نے "الفیض الاحد الروی علی صلوات سید احمد البدوی"۔ کے نام سے لکھی ہے اور ایک شرح شیخ ابو البرکات احمد بن محمد بن احمد بن ابی حامد العدوی الازہری المصری المالکی الخلوتی المعروف بالدردیر رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۰۱ھ نے شرح صلوات سید احمد البدوی کے نام سے لکھی۔

ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو چاہیے اس کو پڑھتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی عظمت کو دل میں سمائے رکھے' کیونکہ یہی کیفیت پڑھنے والے کے لیے ہر خیر تک پہنچنے میں عظیم ترین سبب' واسطہ عظمی اور نور عظیم ہے۔ اس درود شریف کو اس وقت پڑھا جائے جب آدمی کا ظاہر و باطن صاف ہو' چنانچہ جو پڑھنے والا روزانہ ان شرائط کے ساتھ روزانہ ایک سو بار مسلسل چالیس روز تک ثابت قدمی سے پڑھتا رہے گا' اس کو ایسے انوار اور بھلائی نصیب ہوگی جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جو شخص یہ درود شریف ہر روز تین بار صبح بعد نماز فجر اور تین بار شام بعد نماز مغرب پڑھے گا وہ بہت سے اسرار دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔ ان فوائد و برکات کو بیان کرنے کے بعد علامہ احمد بن زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ درود شریف مکمل نقل کیا ہے۔

دوسرا درود شریف جس کا آغاز "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ" کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں شیخ سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مذکورہ مجموعہ میں درود اور اس کے فوائد کا ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ درود شریف بھی قطب کامل ہمارے آقا سید احمد البدوی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور یہ بہت سے عارفین کے بیان کے مطابق یہ درود شریف حاجات کو پورا کرنے' مشکلات کو دور کرنے اور انوار و اسرار کے حصول بلکہ تمام نیک مقاصد کے لیے مجرب ہے۔ اس درود شریف کے وظیفہ کی تعداد روزانہ ایک سو بار

ہے۔ مریدین جو سلوک کی راہ چلنے والے ہیں انہیں اس درود کو معمول بنانا چاہیے اور بعد میں پہلا درود پڑھیں۔

(۳۶)

صلوۃ الاسرار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الذَّاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ اللَّطِیْفَۃِ الْاَحَدِیَّۃِ ○ شَمْسِ سَمَاءِ الْاَسْرَارِ ○ وَ مَظْھَرِ الْاَنْوَارِ ○ وَ مَرْکَزِ مَدَارِ الْجَلَالِ ○ وَقُطْبِ فَلَکِ الْجَمَالِ ○ اَللّٰھُمَّ بِسِرِّہٖ لَدَیْکَ ○ وَبِسَیْرِہٖ اِلَیْکَ ○ آمِنْ خَوْفِیْ وَاَقِلْ عَثْرَتِیْ وَ اَذْھِبْ حُزْنِیْ وَ حِرْصِیْ وَ کُنْ لِیْ وَخُذْنِیْ اِلَیْکَ مِنِّیْ ○ وَارْزُقْنِیْ الْفَنَاءَ عَنِّیْ ○ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَفْتُوْنًا بِنَفْسِیْ ○ مَحْجُوْبًا بِحِسِّیْ ○ وَاکْشِفْ لِیْ عَنْ کُلِّ سِرٍّ مَکْتُوْمٍ ○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ○

یہ درود شریف بحر الحقیقت والشریعت سیدی ابراہیم دسوقی رحمتہ اللہ[1] علیہ کا ہے اور بہت ہی عمدہ الفاظ پر مشتمل ہے' اگرچہ میں اس درود کے بارے میں کسی مخصوص بات پر مطلع نہیں ہو سکا' تاہم اس کی نسبت قطب

---

[1] شیخ سیدی ابراہیم بن ابی المجد القرشی الدسوقی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۶۷۶ھ

جلیل سیدی ابراھیم دسوقی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف ہونا اور ولی کبیر شیخ احمد الدردیر[1] رحمتہ اللہ علیہ کا اس کو اپنے ابتدائی اوراد میں اختیار کرنا اس کی فضیلت اور پڑھنے کی ترغیب کے لیے کافی ہے۔[2]

(۳۷)

صلوۃ سیدنا ابن عربی

(للشیخ الاکبر سیدنا محیی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ)

اَللّٰهُمَّ اَفِضْ صِلَةَ صَلَوَاتِكَ ○ وَسَلَامَةَ تَسْلِيْمَاتِكَ ○ عَلٰى اَوَّلِ التَّعَيُّنَاتِ الْمُفَاضَةِ مِنَ الْعَمَاءِ الرَّبَّانِيْ ○ وَ اٰخِرِ التَّنَزُّلَاتِ الْمُضَافَةِ اِلَى النَّوْعِ الْاِنْسَانِيْ ○ الْمُهَاجِرِ مِنْ مَكَّةَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ ثَانٍ اِلٰى مَدِيْنَةِ وَهُوَ الْاٰنَ عَلٰى مَا عَلَيْهِ كَانَ ○ مُحْصِيْ عَوَالِمِ الْحَضَرَاتِ

---

[1] شیخ احمد بن محمد الدردیر الخلوتی المصری رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۱۲۰۱ھ

[2] شیخ ابو المحاسن السید محمد بن خلیل بن ابراھیم بن محمد بن علی بن محمد المشیشی الطرابلسی الحنفی الاقاوقجی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۵ھ نے اس درود شریف کی شرح لکھی ہے۔ جس کا نام شرح صلوت الدسوقی ہے۔

اَلْاِلٰهِيَّةِ الْخَمْسِ فِیْ وُجُوْدِهٖ وَ كُلَّ شَیْءٍ
اَحْصَيْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ وَرَاحِمِ سَائِلِیْ
اِسْتِعْدَادَ اٰتِهَا بِنَدَاهُ وَجُوْدِهٖ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ○ نُقْطَةِ الْبَسْمَلَةِ
الْجَامِعَةِ لِمَا يَكُوْنُ وَلِمَا كَانَ ○ وَ نُقْطَةِ
الْاَمْرِ الْجَوَّالَةِ بِدَوَائِرِ الْاَكْوَانِ ○ سِرِّ الْهُوِيَّةِ
الَّتِیْ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ سَارِيَةٌ ○ وَعَنْ كُلِّ شَیْءٍ
مُجَرَّدَةٌ وَعَارِيَةٌ ○ اَمِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى خَزَائِنِ
الْفَوَاضِلِ وَمُسْتَوْدِعِهَا ○ وَمُقَسِّمِهَا عَلٰى
حَسَبِ الْقَوَابِلِ وَمُوَزِّعِهَا ○ كَلِمَةِ الْاِسْمِ
الْاَعْظَمِ ○ وَ فَاتِحَةِ الْكَنْزِ الْمُطَلْسَمِ ○
الْمَظْهَرِ الْاَتَمِّ الْجَامِعِ بَيْنَ الْعُبُوْدِيَّةِ
وَالرُّبُوْبِيَّةِ ○ وَالنَّشْءِ الْاَعَمِّ الشَّامِلِ
لِلْاِمْكَانِيَّةِ وَالْوُجُوبِيَّةِ ○ الطَّوْدِ الْاَشَمِّ الَّذِیْ
لَمْ يُزَحْزِحْهُ تَجَلِّی التَّعَيُّنَاتِ عَنْ مَقَامِ
التَّمْكِيْنِ ○ وَالْبَحْرِ الْخِضَمِّ الَّذِیْ لَمْ
تُعَكِّرْهُ جِيَفُ الْغَفَلَاتِ عَنْ صَفَاءِ الْيَقِيْنِ ○
الْقَلَمِ النُّوْرَانِیِّ الْجَارِیْ بِمِدَادِ الْحُرُوْفِ
الْعَالِيَاتِ ○ وَالنَّفَسِ الرَّحْمَانِیِّ السَّارِیْ

بِمَوَادِّ الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ ○ الْفَيْضِ
الْاَقْدَسِ الذَّاتِيِّ الَّذِىْ تَعَيَّنَتْ بِهِ الْاَعْيَانُ وَ
اسْتِعْدَادُ اتُهَا ○ وَالْفَيْضِ الْمُقَدَّسِ
الصِّفَاتِيِّ الَّذِىْ تَكَوَّنَتْ بِهِ الْاَ كْوَانُ
وَاسْتِمْدَادَاتُهَا ○ مَطْلَعِ شَمْسِ الذَّاتِ فِىْ
سَمَاءِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ ○ وَمَنْبَعِ نُوْرِ
الْاِفَاضَاتِ فِىْ رِيَاضِ النِّسَبِ وَالْاِضَافَاتِ ○
خَطِّ الْوَحْدَةِ بَيْنَ قَوْسَيِ الْاَحَدِيَّةِ
وَالْوَاحِدِيَّةِ ○ وَوَاسِطَةِ التَّنَزُّلِ مِنْ سَمَاءِ الْاَزَلِيَّةِ
اِلٰى اَرْضِ الْاَبَدِيَّةِ ○ النُّسْخَةِ الصُّغْرٰى الَّتِىْ
تَفَرَّعَتْ عَنْهَا الْكُبْرٰى ○ وَالدُّرَّةِ الْبَيْضَا
الَّتِىْ تَنَزَّلَتْ اِلٰى الْيَاقُوْتَةِ الْحَمْرَا ○ جَوْهَرَةِ
الْحَوَادِثِ الْاِمْكَانِيَّةِ الَّتِىْ لَاتَخْلُوْعَنْ
الْحَرَكَةِ وَالسُّكُوْنِ ○ وَ مَادَّةِ الْكَلِمَةِ
الْفَهْوَانِيَّةِ الطَّالِعَةِ مِنْ كُنْ كُنْ اِلٰى شَهَادَةِ
فَيَكُوْنُ هُيُوْلٰى الصُّوَرِ الَّتِىْ لَا تَتَجَلّٰى
بِاِحْدَاهَا مَرَّةً لِاثْنَيْنِ ○ وَلَابِصُوْرَةٍ مِنْهَا لِاَحَدٍ
مَرَّتَيْنِ ○ قُرْاٰنِ الْجَمْعِ الشَّامِلِ لِلْمُمْتَنِعِ
وَالْعَدِيْمِ ○ وَفُرْقَانِ الْفَرْقِ الْفَاصِلِ بَيْنَ
الْحَادِثِ وَالْقَدِيْمِ ○ صَائِمِ نَهَارِاِنِّيْ اَبِيْتُ

عِنْدَ رَبِّیْ ○ وَ قَائِمِ لَیْلٍ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ○ وَاسِطَةِ مَا بَیْنَ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ ○ وَرَابِطَةِ تَعَلُّقِ الْحُدُوْثِ بِالْقِدَمِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ ○ فَذْلَکَةِ دَفْتَرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ○ وَ مَرْکَزِ اِحَاطَةِ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ ○ حَبِیْبِکَ الَّذِیْ اسْتَجْلَیْتَ بِهٖ جَمَالَ ذَاتِکَ عَلٰی مِنَصَّةِ تَجَلِّیَاتِکَ ○ وَنَصَبْتَهٗ قِبْلَةً لِتَوَجُّهَاتِکَ فِیْ جَامِعِ تَجَلِّیَاتِکَ ○ وَخَلَعْتَ عَلَیْهِ خِلْعَةَ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَا ○ وَتَوَّجْتَهٗ بِتَاجِ الْخِلَافَةِ الْعُظْمٰی ○ وَاَسْرَیْتَ بِجَسَدِهٖ یَقْظَةً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ○ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ○ وَتَرَقّٰی اِلٰی قَابِ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ○ فَانْسَرَّ فُؤَادُهٗ بِشُهُوْدِکَ حَیْثُ لَا صَبَاحَ وَلَا مَسَا ○ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ○ وَقَرَّ بَصَرُهٗ بِوُجُوْدِکَ حَیْثُ لَا خَلَاءَ وَلَا مَلَا ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْهِ صَلَاةً یَصِلُ بِهَا فَرْعِیْ اِلٰی اَصْلِیْ ○ وَبَعْضِیْ اِلٰی کُلِّیْ ○ لِتَتَّحِدَ ذَاتِیْ بِذَاتِهٖ ○ وَ صِفَاتِیْ بِصِفَاتِهٖ ○ وَ

تَقَرَّ الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ۝ وَيَفِرَّ الْبَيْنُ مِنَ الْبَيْنِ
۝ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَلَامًا اَسْلَمُ بِهٖ فِيْ مُتَابَعَتِهٖ
مِنَ التَّخَلُّفِ ۝ وَاَسْلَمُ فِيْ طَرِيْقِ شَرِيْعَتِهٖ
مِنَ التَّعَسُّفِ ۝ لِاَفْتَحَ بَابَ مَحَبَّتِكَ اِيَّایَ
بِمِفْتَاحِ مُتَابَعَتِهٖ ۝ وَاَشْهَدَكَ فِيْ حَوَاسِّيْ
وَاَعْضَایَ مِنْ مِشْكَاةِ شَرْعِهٖ وَطَاعَتِهٖ ۝
وَاَدْخُلَ وَرَاءَهٗ اِلٰى حِصْنِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ وَفِيْ اَثَرِهٖ
اِلٰى خَلْوَةٍ لِيْ وَقْتٌ مَعَ اللّٰهِ ۝ اِذْهُوَ بَابُكَ
الَّذِيْ مَنْ لَمْ يَقْصِدْكَ مِنْهُ سُدَّتْ عَلَيْهِ
الطُّرُقُ وَالْاَبْوَابُ ۝ وَرُدَّ بِعَصَا الْاَدَبِ اِلٰى
اِصْطَبْلِ الدَّوَابِّ ۝ اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ يَامَنْ لَيْسَ
حِجَابُهٗ اِلَّا النُّوْرَ ۝ وَلَا خَفَاؤُهٗ اِلَّا شِدَّةَ الظُّهُوْرِ ۝
اَسْاَلُكَ بِكَ فِيْ مَرْتَبَةِ اِطْلَاقِكَ عَنْ كُلِّ
تَقْيِيْدٍ ۝ الَّتِيْ تَفْعَلُ فِيْهَا مَاتَشَاءُ وَتُرِيْدُ ۝
وَبِكَشْفِكَ عَنْ ذَاتِكَ بِالْعِلْمِ النُّوْرِيِّ ۝
وَتَحَوُّلِكَ فِيْ صُوَرِ اَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ
بِالْوُجُوْدِ الصُّوْرِيِّ ۝ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكْحَلُ بِهَا بَصِيْرَتِيْ بِالنُّوْرِ
الْمَرْشُوْشِ فِي الْاَزَلِ ۝ لِاَشْهَدَ فَنَاءَ مَالَمْ يَكُنْ
وَبَقَاءَ مَالَمْ يَزَلْ ۝ وَاَرَى الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ فِيْ

اَصْلِهَا مَعْدُوْمَةٌ مَفْقُوْدَةٌ ۝ وَكَوْنِهَا لَمْ تَشَمَّ
رَائِحَةَ الْوُجُوْدِ فَضْلاً عَنْ كَوْنِهَا مَوْجُوْدَةً ۝
وَاَخْرِجْنِي اللّٰهُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ مِنْ ظُلْمَةِ
اَنَانِيَّتِيْ اِلَى النُّوْرِ ۝ وَمِنْ قَبْرِ جُثْمَانِيَّتِيْ اِلٰى
جَمْعِ الْحَشْرِ وَفَرْقِ النُّشُوْرِ ۝ وَاَفِضْ عَلَيَّ
مِنْ سَمَاءِ تَوْحِيْدِكَ اِيَّاكَ ۝ مَا تُطَهِّرُنِيْ بِهٖ
مِنْ رِجْسِ الشِّرْكِ وَالْاِشْرَاكِ ۝ وَاَنْعِشْنِيْ
بِالْمَوْتَةِ الْاُوْلٰى وَالْوِلَادَةِ الثَّانِيَةِ ۝ وَاَحْيِنِيْ
بِالْحَيَاةِ الْبَاقِيَةِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ ۝
وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا اَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ ۝ وَاَرٰى بِهٖ
وَجْهَكَ اَيْنَمَا تَوَلَّيْتُ بِدُوْنِ اشْتِبَاهٍ وَّلَا
الْتِبَاسٍ ۝ نَاظِرًا بِعَيْنَيِ الْجَمْعِ وَالْفَرْقِ ۝
فَاصِلًا بِحُكْمِ الْقَطْعِ بَيْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ
۝ دَالًّا بِكَ عَلَيْكَ ۝ وَهَادِيًا بِاِذْنِكَ اِلَيْكَ ۝
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ثلاثا) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَتَقَبَّلُ بِهَا دُعَائِيْ ۝
وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِيْ ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ اٰلِ الشُّهُوْدِ
وَالْعِرْفَانِ ۝ وَاَصْحَابِهٖ اَصْحَابِ الذَّوْقِ
وَالْوِجْدَانِ ۝ مَا انْتَشَرَتْ طُرَّةُ لَيْلِ الْكِيَانِ ۝
وَاَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِيْنِ الْعِيَانِ ۝ آمِيْن (ثلاثا)

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

(۳۸)

صلاة الاكبريه

(الصلاة الاكبريه له ايضارضی الله عنه)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ مَخْلُوْقَاتِكَ ○ وَسَيِّدِ اَهْلِ اَرْضِكَ وَاَهْلِ سَمٰوَاتِكَ ○ النُّوْرِ الْاَعْظَمِ ○ وَالْكَنْزِ الْمُطَلْسَمِ ○ وَالْجَوْهَرِ الْفَرْدِ ○ وَالسِّرِّ الْمُمْتَدِّ ○ الَّذِىْ لَيْسَ لَهُ مِثْلٌ مَنْطُوْقٌ ○ وَلَاشِبْهٌ مَخْلُوْقٌ ○ وَارْضَ عَنْ خَلِيْفَتِهِ فِىْ هٰذَا الزَّمَانِ ○ مِنْ جِنْسِ عَالَمِ الْاِنْسَانِ ○ الرُّوْحِ الْمُتَجَسِّدِ ○ وَالْفَرْدِ الْمُتَعَدِّدِ ○ حُجَّةِ اللّٰهِ فِى الْاَقْضِيَةِ ○ وَعُمْدَةِ اللّٰهِ فِى الْاَمْضِيَةِ ○ مَحَلِّ نَظَرِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ ○ مُنَفِّذًا حُكَامِهٖ بَيْنَهُمْ بِصِدْقِهٖ ○ الْمُمِدِّ لِلْعَوَالِمِ بِرُوْحَانِيَّتِهِ ○ الْمُفِيْضِ

عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِ نُوْرَانِيَّتِهٖ ○ مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ
عَلٰى صُوْرَتِهٖ ○ وَاَشْهَدَهٗ اَرْوَاحَ مَلَائِكَتِهٖ ○ وَ
خَصَّصَهٗ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ ○ لِيَكُوْنَ
لِلْعَالَمِيْنَ اَمَانٌ ○ فَهُوَ قُطْبُ دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ
○ وَمَحَلُّ السَّمْعِ وَالشُّهُوْدِ ○ فَلَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّ
ةٌ فِی الْكَوْنِ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ○ وَلَا تَسْكُنُ
اِلَّا بِحُكْمِهٖ ○ لِاَنَّهٗ مَظْهَرُ الْحَقِّ ○ وَمَعْدِنُ
الصِّدْقِ ○ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ سَلَامِیْ اِلَيْهِ ○ وَاَ
وْقِفْنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ○ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ مَدَدِهٖ ○
وَاحْرُسْنِیْ بِعُدَدِهٖ ○ وَانْفُخْ فِیَّ مِنْ رُوْحِهٖ ○
كَیْ اَحْيٰی بِرَوْحِهٖ ○ وَلِاَشْهَدَ احَقِيْقَتِیْ عَلَى
التَّفْصِيْلِ ○ فَاَعْرِفَ بِذٰلِكَ الْكَثِيْرَ
وَالْقَلِيْلَ ○ وَاَرٰی عَوَالِمِیَ الْغَيْبِيَّةَ ○ تَتَجَلّٰی
بِصُوَرِی الرُّوْحَانِيَّةِ ○ عَلَى اخْتِلَافِ
الْمَظَاهِرِ ○ لِاَجْمَعَ بَيْنَ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ○
وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ ○ فَاَكُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهٖ ○
بَيْنَ صِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ ○ لَيْسَ لِیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ
مَعْلُوْمٌ ○ وَلَا جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ ○ فَاَعْبُدُهٗ بِهٖ فِیْ
جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ○ بَلْ بِحَوْلِ وَقُوَّةِ ذِی الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ ○ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ

لَا رَيْبَ فِيْهِ ○ اَجْمَعْنِيْ بِهٖ وَعَلَيْهِ وَفِيْهِ ○ حَتّٰى لَا اُفَارِقَهُ فِي الدَّارَيْنِ ○ وَلَا اَنْفَصِلَ عَنْهُ فِي الْحَالَيْنِ ○ بَلْ اَكُوْنَ كَاَنِّيْ اِيَّاهُ ○ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ تَوَلَّاهُ ○ مِنْ طَرِيْقِ الْاِتِّبَاعِ وَالْاِنْتِفَاعِ ○ لَا مِنْ طَرِيْقِ الْمُمَاثَلَةِ وَالْاِرْتِفَاعِ ○ وَاَسْاَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنَى الْمُسْتَجَابَةِ ○ اَنْ تُبَلِّغَنِيْ ذٰلِكَ مِنَّةً مُسْتَطَابَةً ○ وَلَا تَرُدَّنِيْ مِنْكَ خَائِبٍ ○ وَلَا مِمَّنْ لَكَ نَائِبٍ ○ فَاِنَّكَ الْوَاجِدُ الْكَرِيْمُ ○ وَاَنَا الْعَبْدُ الْعَدِيْمُ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

یہ دونوں درود شریف سیدنا مولانا امام العارفین خاتم الاولیاء المحققین شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ پہلا درود شریف جس کے شروع میں "اللھم افض صلہ صلواتک و سلامہ تسلیما" تک کے الفاظ ہیں اس کو میں (نبہانی) نے ولی کبیر، عارف شہیر سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ کی شرح المسمی "ورد الورود وفیض البحر المورود" سے نقل کیا ہے۔ آپ نے اس درود کے آخر میں اس کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کو تمام اوقات میں پڑھا جا سکتا ہے اور خصوصاً شب جمعہ اور بروز جمعہ کو اسرار

عجیب اور قریبی رازوں کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

اس شرح (وردالورود) کے مجموعی فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ شیخ سیدی عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ نے حضرت مصنف (شیخ ابن عربی رضی اللہ عنہ) کے قول "الاسم الاعظم" اور "فاتحہ الکنز المطلسم" کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ حدیث قدسی "کنت کنزا مخفیاء لم اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا و تعرفت الیھم فبی عرفونی اب اس حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا قول "فبی" کا عدد جملوں کے اعتبار سے بانوے ہے اور اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عدد بھی بانوے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ "فبی عرفونی" یعنی انہوں نے مجھ کو میرے ہی ذریعہ سے پہچانا' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے مجھ کو ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے پہچانا۔

اور دوسرا درود شریف جو کہ "الصلاۃ الاکبریہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کو میں نے ولی کبیر' عارف شہیر سید مصطفے بن کمال الدین البکری الصدیقی[1] رضی اللہ عنہ کی شرح "الھبات الانوریہ علی الصلوت الاکبریہ" سے نقل کیا ہے۔ میں نے یہ درود شریف جس نسخہ سے نقل کیا ہے وہ بہت ہی صحیح ہے کیونکہ اس نسخہ کو مولف کے سامنے پڑھا گیا تھا۔

اس درود شریف کے شارح سید مصطفیٰ بن کمال الدین البکری

---

[1] شیخ ابی عارف قطب الدین مصطفیٰ بن کمال الدین بن علی بن کمال الدین عبد القادر البکری الصدیقی الدمشقی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ' المتوفی ۱۱۶۲ھ

الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے درود شریف کے مولف سیدی شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے حالات کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔ لہٰذا ہم بھی یہاں بطور تبرک انہی کے حروف میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اے میرے محترم بھائی! اللہ تعالٰی مجھے اور تجھے اپنے حضور شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے فرماں بردار بننے کی توفیق عطا فرمائے' بے شک یہ درود جو کہ مقام قطبیت کے بلند مرتبہ پر دلالت کرتے ہیں۔ حقیقت میں ان درودوں کے مولف امام الھمام' المقدام الضرغام' خاتم ولایت محمدیہ' المحقق المدقق' الجبرا بحر الرائق الفائق المتدفق' عارف کامل' ائمہ کرام کے کلام کے اسرار و حجابات کے حقیقی ترجمان' کبریت احمر اور مقام علیا کے مالک' بزم اولیاء کاملین کی تازگی' شیخ اکبر ابو عبداللہ محی الدین محمد بن علی بن محمد بن العربی الحاتمی الطائی الاندلسی قدس سرہ العزیز' آپ پر فتوحات کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کھلے ہوتے تھے۔ آپ علم میں منفرد و یکتا تھا۔ آپ کی شخصیت تعریف و مناقب سے بہت بلند اور ارفع تھی۔ آپ علوم الہیہ کے آفتاب درخشاں تھے۔ آپ روحانیت کے علوم و معارف میں نجم ثاقب تھے' بلکہ ماہتاب اکمل تھے اور ظاہر و باطن کے بدر منیر تھے اور تحقیق کے آفتابوں کے آفتاب تھے۔ آپ مدحت سرا کی مدح سے بلند تھے اور آپ کی فتوحات کی خوشبوئیں چار دانگ عالم کو معطر کیے ہوئے تھیں۔ آپ احادیث و اخبار کے صحیح ترجمان تھے۔ آپ ستائیس رمضان المبارک دو شنبہ کی رات ۵۶۰ھ میں اندلس میں مرسیہ کے مقام پر پیدا ہوئے اور ۵۶۸ھ میں اشبیلیہ آئے اور ۵۹۸ھ تک وہاں قیام پذیر رہے پھر بلاد مشرق میں داخل ہوئے اور بلاد شام

کے راستے بلاد روم کا رخ کیا۔ آپ عجائبات زمانہ میں سے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور علم کیمیا کو کسب کے لحاظ سے نہیں' بلکہ الہام کے طور پر جانتا ہوں۔ آپ کی وفات دمشق میں قاضی محی الدین بن الزکی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر میں ہوئی۔ شیخ جمال بن عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ' شیخ محی الدین یحییٰ قاضی القضاۃ رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ محی الدین محمد بن علی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو غسل دیا اور شیخ عماد بن نحاس رحمتہ اللہ علیہ آپ پر پانی ڈالتے رہے۔ بعد میں آپ کے جسد کو قاسیوں لے جایا گیا اور بنوزکی کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔ یہ سانحہ بائیس ربیع الثانی ۶۳۸ھ شب جمعہ کو پیش آیا' اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھتر سال تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت فرمائے اور ہمیں ان کے علوم سے مستفیذ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس حال میں چن لیا کہ وہ اپنی تفسیر کبیر لکھ رہے تھے کہ ان کا قلم "وعلمناه من لدنا علما" پر آکر رک گیا۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد چار سو سے زائد ہے' بلکہ ایک ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ صوفیا کرام نے آپ کی بعض کتابیں اس خیال سے محفوظ کر لیں کہ لوگوں پر کوئی ایسی بات ظاہر نہ ہو جائے جس کے وہ اہل نہ ہوں۔

اس درود شریف [1] کے شارح شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری

---

[1] اس درود شریف کی ایک شرح شیخ کمال الدین محمد بن عبدالرحمن الحلبی الرفاعی الخلوتی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۹۹ھ نے "صلوت الانوریہ فی شرح صلوات الاکبریہ" کے نام سے لکھی اور ایک شرح شیخ عبدالقادر بن شیخ محی الدین صدیقی اربلی قادری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۱۵ھ نے "شرح صلاۃ المختصر للشیخ الاکبر" کے نام سے لکھی۔

الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت مصنف شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کے قول "قطب دائرۃ الوجود" کی شرح کے ضمن میں بیان کیا کہ ان کی ایک دعا "اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَارَیْبَ فِیْہِ اَجْمَعْنِیْ بِہٖ وَعَلَیْہِ وَفِیْہِ (اے اللہ اے تمام لوگوں کو جمع کرنے والا ایسے دن کے لیے جس کے وقوع میں کوئی شک نہیں مجھے ان کے ساتھ اور ان میں یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جمع فرما۔) کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا' حتی کہ ان کو حضور ﷺ کے ساتھ شرف مجلس سے نوازا' بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے ان کو بہت بڑے مرتبہ پر سرفراز فرمایا' جس کی وضاحت خود شیخ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فتوحات مکیہ" کے ابتدائی صفحات میں کی ہے' اور بعض نسخوں میں حضرت سیدنا محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب درود شریف کے یہ صیغے بھی ملے ہیں۔

اللھم صل علی طلعه الذات المطلسم' والغیث المطمطم' والکمال المکتم' لاھوت الجمال' وناسوت الوصال' وطلعه الحق ھویه انسان الازل' فی نشرمن لم یزل' من اقمت به نواسیت الفرق' الی طریق الحق' فصل اللھم به منه فیه علیه وسلم تسلیما۔

(۳۹)

درود رازی

(للشیخ فخرالدین الرازی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ)

اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ وَجَرِّدْ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ مِنْ صَلَوَاتِكَ التَّامَّاتِ ○ وَ تَحِيَّاتِكَ الزَّاكِيَاتِ ○ وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ الْاَتَمِّ الْاَدْوَمِ اِلٰى اَكْمَلِ عَبْدٍ لَّكَ فِیْ هٰذَا الْعَالَمِ ○ مِنْ بَنِیْ آدَمَ ○ اَلَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لَكَ ظِلًّا ○ وَلِحَوَائِجِ خَلْقِكَ قِبْلَةً وَّ مَحَلًّا ○ وَاصْطَفَيْتَهٗ لِنَفْسِكَ وَاَقَمْتَهٗ بِحُجَّتِكَ ○ وَاَظْهَرْتَهٗ بِصُوْرَتِكَ ○ وَاخْتَرْتَهٗ مُسْتَوًى لِتَجَلِّيْكَ ○ وَمَنْزِلًا لِتَنْفِيْذِ اَوَامِرِكَ وَ نَوَاهِيْكَ ○ فِیْ اَرْضِكَ وَسَمٰوَاتِكَ ○ وَوَاسِطَةً بَيْنَكَ وَبَيْنَ مُكَوَّنَاتِكَ ○ وَبَلِّغْ سَلَامَ عَبْدِكَ هٰذَا اِلَيْهِ فَعَلَيْهِ مِنْكَ الْاٰنَ عَنْ عَبْدِكَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِيْمِ وَاَزْكَى التَّحِيَّاتِ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْهُ بِیْ لِيَذْكُرَنِیْ

عِنۡدَکَ بِمَا اَنۡتَ اَعۡلَمُ اَنَّہٗ نَافِعٌ لِّیۡ عَاجِلًا وَّاٰ
جِلًا عَلٰی قَدۡرِ مَعۡرِفَتِہٖ بِکَ وَ مَکَانَتِہٖ
لَدَیۡکَ لَا عَلٰی مِقۡدَارِ عِلۡمِیۡ وَمُنۡتَہٰی فَہۡمِیۡ
اِنَّکَ بِکُلِّ فَضۡلٍ جَدِیۡرٌ وَّعَلٰی مَا تَشَاۤءُ قَدِیۡرٌ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ
صَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

یہ درود شریف شیخ فخر الدین رازی[1] رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ یہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بارگاہ اقدس میں اور قطب وقت اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے حضور بطور ہدیہ پیش کرے' یہ درود پاک میں نے امام الھمام' ماہر علوم نقلیہ و عقلیہ الشیخ فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ کی "تفسیر کبیر" کے بعض نسخوں سے نقل کیا ہے۔ ان کی تالیفات کی کوئی مثال نہیں' چنانچہ آپ نے یہ درود حافظ کبیر' محقق شہیر شیخ ولی الدین عراقی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا اور یہی بات پڑھنے والے کے لیے اس درود شریف کی رفعت اور قدر و منزلت اور کثرت اجر و ثواب اور فضیلت پر کافی دلیل ہے۔

(۴۰)

صلاۃ العمامہ

---

[1] شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن عمر فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۶۰۶ھ

السیدی شمس الدین محمد الحنفی رضی اللہ عنہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ

یہ درود شریف شیخ شمس الدین محمد حنفی[1] رضی اللہ عنہ کا ہے۔ شیخ سید احمد دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ درود شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود شریف جو کہ سیدی شیخ محمد حنفی رضی اللہ عنہ کا ہے اور سیدی شیخ ابراہیم متبولی رضی اللہ عنہ کا درود شریف (جو کہ آئندہ صفحات پر آئے گا) کے بارے میں کہا ہے کہ یہ ایسے اسرار و عجائب کے حامل ہیں جو حصرو حساب میں نہیں آسکتے اور نہ ہی ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم ان کے فضائل کی تعداد کے بارے میں کلام کریں، تاہم عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "طبقات الکبریٰ" میں سیدی شیخ محمد حنفی رضی اللہ عنہ کے حالات لکھے ہیں جو نہایت مستند ہیں۔ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ شریف نعمانی رضی اللہ عنہ، شیخ محمد حنفی رضی اللہ عنہ کے قریب ساتھی تھے۔ انہوں نے بیان کیا

---

[1] شیخ سیدی شمس الدین محمد الحنفی شاذلی مصری رحمتہ اللہ علیہ، المتوفی ۸۴۷ھ شیخ علی بن عمر بن علی بن حسام الدین الکبیر ابو صیری الحنفی الشاذلی المعروف ابن البتونی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے مناقب میں کتاب "السر الصفی فی مناقب شیخ شمس الدین محمد الحنفی" لکھی ہے۔

کہ میں نے اپنے جد امجد سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک بہت بڑے خیمے میں جلوہ گر دیکھا کہ اولیاء کرام یکے بعد دیگرے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرتے تھے اور ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ یہ فلاں ہے' یہ فلاں ہے' اس طرح سب حضرات آپ ﷺ کے اطراف میں باادب بیٹھتے جاتے' یہاں تک کہ ایک گروہ عظیم حاضر ہوا اور پھر اسی منادی نے کہا یہ محمد الحنفی ہیں۔ جب یہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھایا' پھر آپ ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سیدی محمد حنفی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں' لیکن اس کے عمامتہ الصماء یا فرمایا الزعراء کو پسند نہیں کرتا' حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ آپ اجازت فرمائیں تو میں انہیں عمامہ باندھنے کا طریقہ سکھاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ شریف لیا اور اسے سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے سر پر اس طرح باندھا کہ شملہ سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب چھوڑا اور اس طرح ان کو پہنایا' جب شیخ شریف نعمانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ خواب سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے پاس بیان کیا تو وہ زار زار رو دیئے اور تمام لوگ بھی رونے لگے اور شیخ شریف نعمانی رحمتہ اللہ

علیہ سے کہا کہ اب جس وقت تم اپنے نانا کریم رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرو تو میرے اعمال کی قبولیت کے بارے میں کوئی نشانی طلب کرنا' چنانچہ انہوں نے چند دنوں کے بعد پھر حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدی محمد الحنفی رضی اللہ علیہ کے اعمال کے بارے میں نشانی دریافت کی' حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اس درود کی نشانی بتائی جسے سید محمد الحنفی رضی اللہ عنہ روزانہ خلوت میں غروب آفتاب سے پہلے پڑھا کرتے تھے اور وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ

اس کے بعد سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ نے کہا' کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا' اور اپنا عمامہ لے کے اسے سر پر اس طرح باندھا کہ اس کا شملہ بائیں جانب چھوڑا' چنانچہ تمام اہل مجلس نے بھی اپنے عمامے اتارے اور ان کے شملے چھوڑے' اور سیدی شیخ محمد الحنفی رضی اللہ عنہ' جب کبھی سوار ہوتے تو اپنا شملہ ڈھیلا چھوڑتے اور اسی طرح کھلا چھوڑتے' عمر بھر آپ کا یہی معمول رہا' پھر ایک مرتبہ سیدی شیخ شریف نعمانی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا' کہ میں نے محمد الحنفی کے پاس علاقہ الصعید کے ایک شخص کے ہاتھ نشانی بھیجی ہے کہ وہ شملہ دار عمامہ استعمال کریں' وہ شخص

ایک مدت کے بعد آپ کے پاس پہنچا اور سیدی محمد حنفی رضی اللہ عنہ کو خواب سنایا۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی تفصیل سے آپ کے حالات بیان کیے ہیں جن میں آپ کے بے شمار فضائل و مناقب کا ذکر کیا ہے جو کہ آپ کے عالی مقام اور بلند مرتبہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم مقام قطبیت سے میں اس وقت گزرا جب میں جوان تھا' لیکن میں اللہ عزوجل کے سوا کسی جانب متوجہ نہ ہوا۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ سیدی اسماعیل نجل رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ مقام قطبیت پر چھیالیس سال تین ماہ تک فائز رہے' "یقیناً" وہ اپنے دور کے قطب' غوث الفرد الجامع تھے' اس کے علاوہ جو کچھ انہوں نے آپ کے حالات کے آغاز میں آپ کے اوصاف کا ذکر کیا ہے کہ آپ اس راہ طریقت کے عالی ارکان میں سے ایک تھے اور اوتاد و اکابرین امت کے صدر' علم و عمل حال و قال' زہد و تقویٰ' تحقیق اور مہابت کے اعتبار سے تمام آئمہ و علماء کے سرتاج تھے اور وہ ان افراد میں سے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا' اور پھر کائنات کے احوال و واقعات میں قدرت اور تصرف بخشا' آپ نے کئی غیبی امور کی خبریں دیں' نیز کئی خرق عادات اور معین چیزوں کی تبدیلی آپ کے ہاتھ پر رونما ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے کئی عجائبات کو آپ کے ذریعے ظاہر فرمایا اور آپ کی زبان سے کئی فوائد کا ظہور فرمایا' حتی کہ آپ کو طالبین حق

کے لیے بطور نمونہ مقرر فرمایا اور اصفیاء و اہل طریقت کی ایک جماعت نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور صلحاء و اولیاء نے ہمیشہ آپ سے اکتساب فیض کیا اور ان کے فضل و منصب' مقام و مرتبہ کا ہمیشہ اعتراف کیا' اور ہمیشہ لوگوں نے ان کی زیارت اور قوم کے مشکل حالات میں رہنمائی کے لیے ان کی طرف رجوع کیا' آپ طبعاً اچھے اخلاق' خوش لباس اور خوبصورت جسم کے مالک تھے' اکثر اوقات آپ پر ذوق جمال کا غلبہ رہتا تھا۔ آپ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ ۸۴۷ھ میں آپ نے وفات پائی اور بہت سے لوگوں نے آپ کی سوانح عمری پر کتابیں لکھیں۔

حضرت شیخ الاسلام علامہ عینی[1] رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تاریخ کبیر" میں بیان کیا ہے کہ خدا کی قسم ہم نے جس قدر اپنی اور دوسروں کی کتابیں پڑھیں نہ تو ان میں اور نہ ہی صحابہ کے بعد اساتذہ شیوخ اور لوگوں کی خبروں میں جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے۔ آج تک ایسا کوئی شخص دیکھا اور نہ سنا جسے اللہ تعالیٰ نے اس قدر عزت' رفعت' موثر بات اور بادشاہوں' امراء اور ارباب دولت میں مقبول سفارش عطا کی ہو' خواہ آپ کو کوئی پہچانتا تھا یا نہیں' سب کے ہاں آپ کی سفارش سنی اور مانی جاتی تھی۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ سیدی محمد الحنفی رضی اللہ عنہ میں سب سے بڑی بات یہ تھی کہ آپ جب بھی سلطان وقت کو

---

[1] امام بدر الدین محمود بن احمد ابن موسیٰ بن احمد الحلبی ثم المصری الحنفی المعروف عینی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۸۵۵ھ

طلب فرماتے تو وہ بہت ہی نیاز مندی سے آپ کے ہاں حاضر ہوتے اور آپ کی خدمت میں دو زانوں بیٹھتے اور ہمیشہ دست بوسی کرتے اور بادشاہ اس دن کو اپنے لیے تمام وقتوں سے زیادہ محبوب جانتا' آپ کسی سلطان وقت یا دنیا دار کے آنے پر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی آپ کی محفل میں آتا وہ باادب اور انتہائی خشوع و خضوع سے بیٹھتا تھا اور کبھی دائیں بائیں متوجہ نہ ہوتا' جو شخص آپ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنا چاہتا ہے وہ دوسری کتب کے ساتھ "طبقات الکبریٰ" (تصنیف امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ) کا مطالعہ کرے جو کہ آپ کے حالات میں لکھی گئی ہیں۔

(۴۱)

صلواۃ المتبولی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِھِمْ وَصَحْبِھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ مَامَضٰی وَتَحْفَظَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ ○

علامہ سید احمد دحلان مکی مفتی شافعیہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو اپنے مجموعہ میں ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ سیدی شمس الدین محمد الحنفی رحمتہ اللہ علیہ کا مذکورہ درود شریف بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں

درود شریف کے بعد سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کا درود شریف ذکر کیا ہے۔ نیز بیان فرمایا ہے کہ مریدین کو چاہیے کہ وسیلہ و واسطہ کے طور پر سیدی عارف باللہ تعالیٰ شیخ ابراہیم متبولی[1] رضی اللہ عنہ یا سیدی شیخ شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ عنہ کے درود شریف میں مشغول رہے۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان دونوں درود شریف کے بہت اسرار و رموز کا ذکر کیا ہے۔ جن کا شمار مشکل ہے اور ان کو تفصیلاً" ذکر کرنا ہمارے لیے بھی ناممکن ہے۔ بہرحال اہل عقل کے لیے اشارہ کرنا ہی کافی ہے۔ شیخ ابراہیم متبولی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی مسلمان کی زبان اس سے محروم نہ رہے۔ شیخ سید احمد دحلان رحمتہ اللہ علیہ کی عبارت ختم ہوئی۔

(شیخ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں نے بھی بعض نسخوں میں اس درود شریف کو سیدی ابراہیم متبولی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب پایا ہے اور اس ضمن میں لکھا ہے کہ سیدنا و مولانا بحرالشریعۃ و الحقیقتہ' مجدد معالم طریقت شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ جن کی ولایت اور جلالت علمی پر امت محمدیہ کا اجماع ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان کے علوم و معارف سے ہم سب کو مستفید فرمائے) آپ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو میرے اصحاب و احباب میں شامل ہے وہ اس درود شریف پر مواظبت کرے' چنانچہ آپ کا یہ ارشاد اس کی فضیلت و برتری کے لیے بہت بڑی دلیل ہے۔

---

[1] سیدی شیخ ابراہیم بن علی بن عمر المتبولی مصری رضی اللہ عنہ (المتوفی ۸۸۰ھ سے کچھ اوپر)

سید شیخ ابراھیم المتبولی رضی اللہ عنہ' شیخ سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ اور شیخ عبدالوھاب شعرانی رضی اللہ عنہ کے شیخ تھے۔ امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے "طبقات الاولیاء" میں آپ کے حالات زندگی تفصیل سے بیان کیے ہیں' چنانچہ اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھا گیا ہے کہ آپ ان اصحاب کبار میں سے تھے' جو ولایت کے درجہ کبریٰ پر فائز ہیں' اور حضور نبی کریم ﷺ کے سوا ان کا کوئی شیخ نہیں تھا۔ آپ اکثر خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کرتے تھے اور اپنی والدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا تم ابھی بچے ہو' مرد کامل وہ ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھے۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے لگے تو آپ کی والدہ فرماتیں کہ تم اب بالغ ہوئے ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو' امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کہا کرتے تھے کہ مجھے اپنے رب کی قسم میں نے اولیاء کرام میں سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ سے بڑا صاحب فتوت نہیں دیکھا' اسی لیے حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے اور ان کو آپس میں بھائی بنایا' اگر کوئی اور ان سے زیادہ صاحب مرتبہ ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ضرور اس کا بھائی بناتے۔ آپ کی بہت سی کرامات بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ بدحال فقیروں کے حالات دریافت فرماتے اور انہیں آرام پہنچاتے' ایک روز ان میں سے ایک کثرت سے عبادت کرنے والے اور بہت زیادہ نیک اعمال کرنے والے شخص کو دیکھا' لوگ اس کے اعتقاد پر اعتراض کرتے' آپ نے اس سے کہا! اے میرے بیٹے کیا بات ہے کہ تم کثیر

العبادت ہوتے ہوئے بھی کم درجہ پر فائز ہو۔ کہیں تمہارا والد تو تم سے ناراض نہیں؟ اس نے کہا ہاں' آپ نے پوچھا کیا تو اس کی قبر جانتا ہے؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا' مجھے وہاں لے چلو ممکن ہے وہ راضی ہو جائے۔ شیخ یوسف الکردی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ جب شیخ سیدی متبولی رضی اللہ عنہ نے اسے پکارا تو وہ کفن کی مٹی جھاڑتا ہوا قبر سے نکلا' جب وہ سامنے کھڑا ہو گیا تو حضرت شیخ نے فرمایا' کہ فقراء تیرے پاس تیرے اس بیٹے کی سفارش کرنے آئے ہیں کہ تو اس سے راضی ہو جا' اس نے کہا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے راضی ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا' اب واپس اپنی قبر میں چلے جاؤ' پس وہ واپس لوٹ گیا۔ اس کی قبر "جامع شرف الدین" کے قریب محلّہ حسینیہ (قاہرہ' مصر) کے سرے پر واقع ہے۔

(۴۲)

صلاۃ مصباح الظلام

(لسیدی نور الدین الشونی واسمها مصباح الظلام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ

اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَ
مِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ
وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ○ (۲) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ اَفْضَلَ صَلَاةٍ عَلٰی اَفْضَلِ مَخْلُوْقَاتِکَ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا
ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ
الْغَافِلُوْنَ ○ (۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِی
السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَاَجْرِ
لُطْفَکَ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ
یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ○ (۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
عَدَدَ مَا کَانَ وَ عَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَ عَدَدَ مَا ھُوَ
کَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ (۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اسْمِهٖ فِى الْاَسْمَاءِ ○ (۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ وَالْغَمَامَةِ ○ (۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ هُوَ اَبْهٰى مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ○ (۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الَّذِىْ جَمَعْتَ بِهٖ شَتَاتَ النُّفُوْسِ وَ نَبِيِّكَ الَّذِىْ جَلَيْتَ بِهٖ ظَلَامَ الْقُلُوْبِ وَ حَبِيْبِكَ الَّذِى اخْتَرْتَهٗ عَلٰى كُلِّ حَبِيْبٍ ○ (۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ جَاءَ بِالْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَاَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ ○ (۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْمَلِيْحِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْاَعْلٰى وَاللِّسَانِ الْفَصِيْحِ ○ (۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا

يَنْبَغِيْ لِشَرَفِ نُبُوَّتِهٖ وَلِعَظِيْمِ قَدْرِهٖ
الْعَظِيْمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ
الْمُطَاعِ الْاَمِيْنِ ۝ (١٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْحَبِيْبِ وَعَلٰى اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ
الْخَلِيْلِ وَعَلٰى اَخِيْهِ مُوْسَى الْكَلِيْمِ وَعَلٰى
رُوْحِ اللّٰهِ عِيْسَى الْاَمِيْنِ وَعَلٰى دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعَلٰى اٰلِهِمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغَافِلُوْنَ ۝ (١٣)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى عَيْنِ الْعِنَايَةِ
وَزَيْنِ الْقِيَامَةِ وَ كَنْزِ الْهِدَايَةِ وَطِرَازِ الْحُلَّةِ وَ
عَرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ وَلِسَانِ الْحُجَّةِ وَشَفِيْعِ
الْاُمَّةِ وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آدَمَ وَنُوْحٍ وَابْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ
وَعَلٰى اَخِيْهِ مُوْسَى الْكَلِيْمِ وَعَلٰى رُوْحِ اللّٰهِ
عِيْسَى الْاَمِيْنِ وَعَلٰى دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَ
يَحْيٰى عَلٰى اٰلِهِمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغَافِلُوْنَ ۝

یہ درود شریف سیدی شیخ نور الدین الشونی رحمتہ اللہ علیہ[1] کا ہے۔ اس کا نام "مصباح الظلام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام" ہے یہ درود شریف تیرہ درودوں کا مجموعہ ہے۔ جنہیں ملا کر میں (نبہانی) نے ایک شمار کیا ہے۔ یہ درود شریف شیخ سیدنا و مولانا علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ جسے آپ نے "جامعہ الازھر" میں ترتیب دیا تھا اور پھر یہ آپ کی زندگی ہی میں مصر کے اطراف میں پھیل گیا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد بھی اسی کا معمول رہا اور بہت سے ممالک میں پہنچا' آپ کے شاگرد اور خلیفہ عارف باللہ تعالیٰ شیخ شہاب الدین البلقینی رحمتہ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس درود شریف میں اس کی شرح لکھی[2] اور میں نے ان کی شرح سے ہی اسے نقل کیا ہے اور پھر دوسرے نسخہ سے اس کا تقابل کیا اور وہ مصنف کے شاگرد سیدنا و مولانا امام جلیل شیخ عبد الوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کے حزب میں موجود ہے' اور یہ طریقہ العلیہ السعدیہ کے اوراد میں بھی تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ موجود ہے۔ سیدی عبد الوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الاخلاق المتبولیہ" میں لکھا ہے کہ میرے مشائخ میں سے شیخ سیدی علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے عابد و زاہد اور اپنے رب کی دن رات عبادت کرنے والے تھے۔ شیخ علی نور الدین شونی رحمتہ اللہ علیہ مصر

---

[1] سیدی شیخ نور الدین علی بن عبد اللہ الشونی الاحمدی المصری الشافعی الصوفی رحمتہ اللہ علیہ' المتوفی ۹۴۴ھ

[2] شیخ شہاب الدین بلقینی المصری رحمتہ اللہ علیہ کی شرح کا نام "المصباح المنیر فی شرح الصلاۃ علی البشیر والنذیر" ہے۔

اور اس کے نواح، یمن، بیت المقدس، شام، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجالس کو ایجاد کرنے والے ہیں۔ انہوں نے اپنے مرض الموت میں مجھے یہ بات بتلائی کہ آپ شیخ سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے شہر اور جامع الازھر میں پورے اسی سال تک درود شریف کی مجلس قائم کیے رہے اور فرمایا کہ اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ برس ہے۔ آپ "اصحاب الخطوة" میں سے تھے۔ (یعنی ان اولیاء اللہ میں سے جو ایک وقت میں کئی مقام پر موجود ہوتے ہیں) ہر سال انہیں مقام عرفات میں دیکھا جاتا تھا، اگر آپ کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو آپ کے مقام و مرتبہ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ آپ کا ذکر صبح و شام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں ہوتا تھا۔ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے ۹۶۳ھ میں جب حج کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر مواجہہ شریف کے سامنے آپ کے نائب اور شاگرد شیخ عبداللہ الیمنی رحمتہ اللہ علیہ کی محفل درود میں حاضری کا موقع ملا، شیخ عبداللہ یمنی رحمتہ اللہ علیہ جب درود شریف سے فارغ ہوتے اور اللہ کا ذکر کرتے تو بلند آواز سے کہتے "شیخ نور الدین کی فاتحہ" اس اعلان پر حاضرین فاتحہ پڑھتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرماتے۔ یہ ایسی سعادت اور منقبت ہے جو آج تک میں نے اولیاء اللہ میں سے کسی کی نہیں سنی اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے "طبقات الاولیاء" میں شیخ

شونی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اور ان کی بہت تعریف کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدمت کے لحاظ سے یہ میرے سب سے بڑے شیخ ہیں۔ میں نے پنتیس سال ان کی خدمت کی ہے۔ آپ ایک دن بھی مجھ پر کبھی ناراض نہ ہوئے۔ "شون" سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے شہر "طندتا" کے نواح میں ایک شہر کا نام ہے۔ یہاں آپ نے بچپن میں پرورش پائی' پھر آپ سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے مقام کی طرف منتقل ہو گئے۔ وہاں آپ نے حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی۔ اس وقت آپ بے ریش نوجوان تھے۔ اس مجلس میں خلق کثیر جمع ہو جاتی اور تمام لوگ جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب سے دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس مجلس درود شریف میں بیٹھتے' پھر آپ نے ۸۹۷ھ میں جامعہ الازھر (قاہرہ' مصر) میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ میں بچپن میں جب اپنے شہر شون میں مویشی چرایا کرتا تھا۔ اس وقت ہی سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا۔ میں اپنا صبح کا کھانا اپنے دوسرے ساتھی بچوں کو دے دیتا اور کہتا کہ اسے کھاؤ' پھر میں اور تم مل کر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں۔ ہم دن کا اکثر حصہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے میں گزار دیتے۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز خواب میں ایک کہنے والے کو سنا جو کہ مصر کے بازاروں میں منادی کر رہا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ شیخ نور الدین شونی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ہیں۔ لہٰذا جو شخص حضور نبی کریم ﷺ سے ملنا چاہے اس

کو چاہیے کہ وہ مدرسہ سیوفیہ چلا جائے' چنانچہ میں بھی وہاں گیا تو حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ پہلے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا' میں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا' دوسرے دروازے پر حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو دیکھا' میں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا' تیسرے دروازے پر ایک اور شخصیت کو دیکھا جن کو میں پہچانتا نہ تھا' پھر جب میں حضرت شیخ شونی رضی اللہ عنہ کی خلوت گاہ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو میں نے حضرت شیخ شونی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' مگر حضور نبی کریم ﷺ مجھے وہاں نظر نہ آئے۔ اس پر مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو گہری نظر سے دیکھا تو مجھے حضور رسول کریم ﷺ نظر آئے۔ سفید و شفاف پانی آپ کی پیشانی سے قدموں تک بہتا ہوا نظر آیا۔ حضرت شیخ شونی رضی اللہ عنہ کا جسم میری نظروں سے غائب ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر ظاہر ہو گیا' میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور قدم بوسی کی' آپ ﷺ نے مجھے خوش آمدید کہا اور کچھ امور کی وصیت فرمائی' جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے متعلق تھے اور مجھے ان کی تاکید فرمائی' پھر میں بیدار ہو گیا۔ جب میں نے اس خواب کا تذکرہ حضرت شیخ شونی رضی اللہ عنہ سے کیا تو فرمانے لگے' اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اس سے زیادہ خوشی کبھی حاصل نہیں ہوئی اور رونے لگے' یہاں تک کہ ان کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز' شام' مصر'

صعید' محلتہ الکبریٰ' اسکندریہ' بلاد مغرب اور بلاد تکرور وغیرہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی محافل آپ ہی سے پھیلی ہیں اور قائم ہیں جو اس سے پہلے کسی جگہ بھی نہیں تھیں۔ لوگوں کے پاس الگ الگ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کے اوراد تھے' لیکن اس شکل و صورت میں لوگوں کا جمع ہونا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک اس کا وقوع ہم نے نہیں سنا تھا۔ میں نے شیخ شونی رضی اللہ عنہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا' کہ میرے آقا آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا' مجھے عالم برزخ کا دربان بنا دیا گیا ہے۔ کوئی بھی عمل میرے سامنے پیش ہوئے بغیر برزخ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ میں نے کسی عمل کو اپنے اصحاب طریقت کے عمل سے یعنی قل ھو اللہ احد حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے روشن اور منور نہیں دیکھا۔

امام عبدالوہاب شعرانی مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شیخ نور الدین علی شونی رضی اللہ عنہ کو ان کے وصال کے اڑھائی سال بعد خواب میں دیکھا تو آپ فرمانے لگے کہ مجھے کپڑے میں چھپاؤ' کیونکہ میں برہنہ ہوں' میں ان کا مقصد نہ سمجھ سکا۔ اسی رات میرا بیٹا محمد فوت ہو گیا۔ ہم اسے دفن کرنے کے لیے "الفقیہ" کے قبرستان میں آپ کے مزار کے قریب گئے تو میں نے آپ کو بغیر کفن کے ریت پر پڑے ہوئے پایا۔ آپ کے کفن سے ایک تار بھی باقی نہ رہا تھا' آپ کی پشت سے اسی طرح خون بہہ رہا تھا۔ جس طرح دفن کرتے وقت تھا اور جسم میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا' چنانچہ میں

نے آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ جب آپ (بروز محشر) اٹھیں تو میری چادر مجھے واپس کر دینا۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ شہید محبت تھے' کیونکہ اڑھائی سال گزرنے کے بعد بھی زمین نے ان کے جسم کو نہیں کھایا تھا' نہ جسم پھولا ہوا تھا اور نہ ہی گوشت متعفن ہوا تھا۔ تازہ خون ان کے جسم سے بہہ رہا تھا' کیونکہ جب آپ بیمار ہوئے تھے تو ستاون روز تک کوئی شخص آپ کا پہلو نہیں بدل سکا۔ جس سے آپ کی پشت کا گوشت گل گیا' چنانچہ ہم نے اس زخم پر روئی اور کیلے کے پتے باندھ دیئے تھے۔ آپ نے کبھی آہ نہیں کی تھی اور نہ ہی اس بیماری میں جزع فزع کی۔

الاستاذ الشیخ حسن العدوی رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ کی شرح میں[1] امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کی پہلی عبارت نقل کی ہے۔ جو در حقیقت امام شعرانی کی کتاب "الاخلاق المتبولیہ" سے لی گئی ہے۔ اس میں امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ وضاحت کی ہے کہ عارف نور الدین علی شونی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتے تھے جیسے کہ شیخ علی خواص رضی اللہ عنہ شیخ ابراھیم متبولی رضی اللہ عنہ اور امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

جو درود شریف اوپر ذکر کیے گئے ہیں ان میں سے ساتواں درود

---

[1] شیخ حسن العدوی الحمزاوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۳ھ) کی شرح کا نام "النفحات الشاذلیہ فی شرح البردۃ البوصیریہ" ہے۔

شریف جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
الَّذِیْ ھُوَاَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِوَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ
عُمَرَوَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ
الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ۔"

اس درود شریف کے حاشیہ پر علامہ شیخ عبدالمعطی السملاوی[1] رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا' کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں بتاؤ' جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر تمام سمندر سیاہی اور درخت قلم بن جائیں تو بھی ان کی نیکیاں شمار سے باہر ہیں' پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں بیان کرو' تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔

سیدی شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "المنن الکبریٰ" میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو احسانات فرمائے' ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب سے میں نے حضور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف اور ذکر الٰہی کو اپنا معمول بنایا' اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو کھول دیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب میں سن بلوغت کو پہنچا تو ۹۱۴ھ

---

[1] شیخ عبدالمعطی بن سالم بن عمر الشبلی الشافعی السملاوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۲۷ھ)

میں مجھے حج کی سعادت نصیب ہوئی اور میں نے بیت اللہ شریف کے دروازے' رکن یمانی' مقام ابراھیم اور میزاب رحمت کے نیچے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ کریم مجھے یہ نعمت (یعنی انشراح صدر) عطا فرمائے۔ چنانچہ اس سال سفر حج میں مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہ تھی کہ وہ مجھے بذریعہ الہام اس نعمت سے نوازے۔ یقیناً جس نے بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے میں کثرت سے مشغول رہا' وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں جہانوں میں کامیاب رہا۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی سب سے بڑا آقا اور مالک عظیم ہے اور اس کی بارگاہ میں حضور (یعنی قرب) کے لیے حضور نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی وسیلہ اور واسطہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی سوال جو آپ ﷺ اپنی امت کے لیے عرض کرتے ہیں' اسے اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ جیسا کہ ہر انسان یہ جانتا ہے کہ بادشاہ اپنے وزیر اعظم کی بات کو نہیں ٹالتا۔ تو تقاضا عقل یہی ہے کہ انسان وزیر اعظم کا دروازہ نہ چھوڑے تاکہ دنیا و آخرت میں اس کی حاجات پوری ہوں۔

امام طبرانی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا حضرت سیدنا حمزہ اور حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ عنہما کے سامنے سنہری تھال پیش کیے جاتے تھے اور وہ ان میں سے کھاتے تھے' میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے سب سے زیادہ افضل کون سے عمل اور قول کو پایا تو انہوں نے کہا لا الہ الا اللہ۔ میں نے پھر پوچھا پھر کون سا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر درود شریف۔ پھر پوچھا کہ اور

کون سے عمل کو تو انہوں نے کہا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی محبت کو سب سے بہتر عمل پایا۔

پس جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں واسطہ ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہمارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں واسطہ ہیں اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاجت ہو تو ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کریں تاکہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے لیے درخواست کریں اور یہی طریقہ دعا کی قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ہم براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں سوال عرض کریں۔

اے میرے بھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے واسطہ کے بغیر حاجت طلب کرنے سے بچ۔ اگر تو نے ایسا کیا تو ان دونوں بزرگوں سے ادب کو چھوڑ دیا۔ اور جب تو ان حضرات کی طرف الفاظ کے بغیر فقط دل کے ساتھ متوجہ ہو تو ہر گز یہ خیال نہ کرنا کہ وہ تیری آواز (دلی کیفیت) کے سننے (محسوس کرنے) سے قاصر ہیں' کیونکہ تمام مشائخ طریقت کے نزدیک کامل ایقان کا بلند درجہ یہی (کیفیت) ہے نیز انہوں نے یہ وضاحت فرمائی کہ شیخ کامل ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنے مرید کی آواز کو سنے۔ اگرچہ ان کے درمیان ایک ہزار سال کا فاصلہ کیوں نہ ہو۔

بلاشبہ ہم نے یہ تجربہ کیا ہے کہ کوئی وزیر (صاحب اختیار) جب کسی سے انس و محبت رکھتا ہے تو اس کی ضرورت کو آسانی سے پورا کر دیتا ہے۔ بخلاف ایسے شخص کے جس سے وہ نفرت کرے' لہٰذا اے میرے بھائی' اگر تو چاہتا ہے کہ تیری حاجتیں دنیا و آخرت میں آسان طریقے سے پوری ہوں تو تجھ پر لازم ہے کہ ان واسطوں کو اختیار کر جو تیرے اور تیرے آقا کے درمیان ہیں اور خوب سمجھ کر ان سے پر خلوص محبت کر اور اخلاق سے خود کو آراستہ کر۔ اللہ تعالیٰ تیرا والی اور ہادی ہو اور وہی نیکو کاروں کا والی ہے۔ الحمدللہ رب العالمین' اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے مولف سے بھی راضی ہو۔

صلوۃ المشیشیہ

لسیدی عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ☆ وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ☆ وَ فِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ☆ وَ تَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ آدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقَ☆ وَ لَهُ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَ لَا لَاحِقٌ☆ فَرِيَاضُ

اَلْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ ☆ وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ ☆ وَلَاشَيْئَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ ☆ اِذْلَوْ لَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ ☆ صَلَاةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ ☆ وَ حِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ ☆ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِنَسَبِهٖ ☆ وَحَقِّقْنِیْ بِحَسَبِهٖ ☆ وَ عَرِّفْنِیْ اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ ☆ وَاَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ ☆ وَ احْمِلْنِیْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ اِلٰى حَضْرَتِكَ ☆ حَمْلاً مَحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ ☆ وَ اقْذِفْ بِیْ عَلَى الْبَاطِلِ فَاَدْمَغَهُ وَ زُجَّ بِیْ فِیْ بِحَارِ الْاَحَدِيَّةِ وَانْشُلْنِیْ مِنْ اَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ وَاَغْرِقْنِیْ فِیْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰى لَا اَرٰى وَلَا اَسْمَعَ وَ لَا اَجِدَ وَلَا اُحِسَّ اِلَّا بِهَا وَاجْعَلِ الْحِجَابَ الْاَعْظَمَ حَيَاةَ رُوْحِیْ وَرُوْحَهٗ سِرَّ حَقِيْقَتِیْ وَ حَقِيْقَتَهٗ جَامِعَ عَوَالِمِیْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اسْمَعْ نِدَائِیْ بِمَا سَمِعْتَ نِدَاءَ

عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِي بِكَ لَكَ وَاَيِّدْنِي بِكَ لَكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِي وَ بَيْنَ غَيْرِكَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰه اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

یہ درود شریف سیدی شیخ عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ [1] کا ہے۔ یہ

---

[1] سیدی شیخ عبداسلام بن مشیش حسنی مغربی رضی اللہ عنہ (المتوفی ۶۲۲ھ) حضرت شیخ ابوالحسن علی شاذلی مالکی رضی اللہ عنہ ، رئیس طریق شاذلیہ (المتوفی ۶۵۶ھ) کے شیخ ہیں۔ آپ کے تحریر کردہ درود شریف کی بہت سے علماء مشائخ نے شروح لکھیں ، جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ شرح صلوات ابن مشیش شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی الصفاقسی الخروبی المالکی الفقیہ الصوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۶۳ھ) مدفون الجزائر افریقہ۔

۲۔ شرح صلوات عبدالسلام بن مشیش ، شیخ ابو طیب الحسن بن یوسف الزیاتی الفاسی المالکی الزاھد رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۲۳ھ)

۳۔ شرح الکلام فی شرح صلوات المشیشی عبدالسلام ، شیخ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الخلوتی الحنفی البروسوی المفسر رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۷ھ)

۴۔ الالمام والاعلام من بحور علم ماتضمنت صلاۃ القطب ابن مشیش عبدالسلام۔ شیخ ابی عبداللہ محمد ابن عبدالرحمن بن زکری المغربی الفاسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۴ھ)

۵۔ شرح صلوات ابن مشیش ، الشیخ الامام احمد بن عبدالوہاب الوزیر الغسانی الاندلسی الفاسی المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۶ھ)

۶۔ فیض القدوس السلام علی صلوات سیدی عبدالسلام ، شیخ قطب الدین مصطفیٰ بن کمال الدین البکری الدمشقی النقشبندی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ)

۷۔ الروضات العرشیہ علی صلوات المشیشیہ۔ (ایضاً)

بہت افضل درود شریف ہے۔ صاحب حاشیہ الدر علامہ محمد عابدین رحمتہ اللہ علیہ[1] نے اپنی ثبت[2] میں کہا ہے کہ الشیخ' الامام' القطب' عارف باللہ' بانی سلسلہ مستقیمیہ' صاحب احوال عظیمہ' شریف النسب' اصیل الحسب'

۸- التدھیش عن معانی صلوات ابن مشیش - (ایضا)

۹- کروم عریش التھانی فی کلام علی صلوات مشیش ابن دانی - (ایضا)

۱۰- کشف اللثام شرح صلوات المشیشیہ لعبد عبد السلام- (ایضا)

۱۱- اللمحات الرفعات غواشی التدشیش عن معانی صلوات ابن مشیش - (ایضا)

۱۲- شرح صلوات ابن مشیش۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد السلام البنانی الفاسی المالکی الفقیہ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۳ھ)

۱۳- شرح صلوات المشیشیہ۔ شیخ شعیب بن اسماعیل بن عمر بن اسماعیل بن عمر ابن احمد الادلبی الحسنی الشافعی المعروف لکیالی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۲ھ)

۱۴- شرح صلوات ابن مشیش۔ شیخ عبد اللہ بن محمد المتخلص بغردی المغنیسانی الرومی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۴ھ)

۱۵- شرح صلوات ابن مشیش۔ شیخ ابو المحاسن السید محمد بن خلیل بن ابراہیم بن محمد بن علی بن محمد المشیشی الطرابلسی الحنفی الشہیر قاوقجی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۵ھ)

۱۶- التمشیش علی صلوات ابن مشیش۔ شیخ محمد نور الدین الحسینی العربی الاسکوبی الصوفی المعروف نور العربی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۵ھ)

۱۷- شرح صلوات ابن مشیش۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد طیب بن عبد القادر بن ابی قاسم محمد بن سیدی ابراہیم الجزائری رحمتہ اللہ علیہ۔

[1] شیخ السید محمد امین عابدین بن السید عمر عابدین بن عبد العزیز بن احمد بن عبد الرحیم الدمشقی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ)

[2] ثبت سے کتاب "عقود اللالی فی الاسانید العالی" مراد ہے۔

سیدی' مولانا السید الشریف' عبدالسلام بن بشیش الحسنی المغربی رضی اللہ عنہ (اس لفظ کو بشیش اور مشیش دونوں طرح پڑھا گیا ہے) کا درود شریف جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں "اللھم صل علی من منہ انشقت الاسرار وانفلقت الانوار" اس درود شریف کو شیخ شہاب احمد النخلی[1] رحمتہ اللہ علیہ۔ اور ان کے شاگرد شیخ الشہاب المنینی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا اور شیخ نخلی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے یہ درود شریف شیخ احمد البابلی[2] رحمتہ اللہ علیہ۔ اور شیخ عیسیٰ الثعالبی[3] رحمتہ اللہ علیہ۔ سے لیا ہے۔ اور کہا کہ مجھے ان دونوں شیوخ نے حکم دیا کہ میں اسے صبح کی نماز کے بعد ایک بار اور مغرب کی نماز کے بعد ایک بار اسے پڑھا کروں اور بعض متعلقہ کتابوں میں' میں نے دیکھا ہے کہ تین بار صبح کی نماز کے بعد' تین بار مغرب کی نماز کے بعد اور تین بار عشاء کی نماز کے بعد پڑھا جائے۔ اس درود شریف کے پڑھنے میں وہ اسرار اور انوار ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے مدد الٰہی اور نصرت ربانی حاصل ہوتی ہے۔ صدق و اخلاص کے ساتھ اسے پڑھنے والا ہمیشہ مشروح الصدر رہتا ہے۔ تمام آفات و بلیات اور ظاہری و باطنی امراض سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ تمام دشمنوں پر فتح مند رہتا ہے اور اسے تمام امور میں

---

[1] شیخ احمد بن محمد بن احمد النخلی المکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۰ھ)

[2] شیخ ابو عبداللہ محمد بن علاؤ الدین علی البابلی القاہری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۸۰ھ)

[3] شیخ عیسیٰ بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر المغربی الجعفری الہاشمی الثعالبی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۸۰ھ)

اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی نظر عنایت میں رہتا ہے۔ صدق و اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ اس پر ہمیشگی کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے' اور اللہ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے' وہی لوگ کامیاب ہیں۔ طریقہ شاذلیہ کے بعض مشائخ نے اس میں کچھ عمدہ اضافہ کیا ہے اور اپنے طریقہ میں شامل کیا ہے اور بہت سے اہل طریقت اسے صبح و شام بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقے میں ہمیں بھی نفع عطا فرمائے۔

صلوۃ النور الذاتی

لسیدی ابی الحسن الشاذلی رضی اللّٰہ عنہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیْ فِیْ سَائِرِالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ۔

یہ درود شریف "النور الذاتی" سیدی شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ شیخ احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ "درود شریف نور ذاتی" سیدی ابی الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یعنی ان کا تالیف کردہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے نفع عطا فرمائے۔ اس درود شریف کو پڑھنے کا عمل ایک لاکھ بار ہے اور کرب و بیقراری کو دور کرنے کے لیے پانچ سو بار پڑھا جائے۔ علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں شیخ شراباتی رحمتہ اللہ علیہ[1] کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ میں نے اس جلیل القدر درود شریف کے الفاظ عارف باللہ سید احمد البغدادی قادری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیے ہیں جو بعض عارفین کی طرف منسوب ہیں۔ وہ الفاظ اس طرح ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

سیدی شیخ احمد الملوی رحمتہ اللہ علیہ[2] نے بطور افادہ اپنے مولفہ درودوں میں اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ درود شریف امام شاذلی رضی اللہ عنہ کا ہے اور اس کا ایک مرتبہ پڑھنا ایک لاکھ درود پڑھنے کے برابر ہے اور یہ بے چینی و بیقراری دور کرنے کے لیے بے حد مفید ہے۔ لیکن آپ نے اوپر ذکر کرتے ہوئے درود کے الفاظ سے کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ یہ درود شریف ذکر کیا ہے اور وہ اس طرح ہے:

---

[1] شیخ عبد الکریم بن احمد بن علوان بن عبد اللہ الحلبی الشافعی الشراباتی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۸ھ)۔

[2] شیخ شہاب الدین احمد بن عبد الفتاح بن یوسف ابن عمر الملوی الشافعی القاہری المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۸۱ھ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ۔

شیخ محمد عقیلہ رحمۃ اللہ علیہ[1] نے اپنے تالیف کردہ درود میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

درود نوویہ

للامام النووی رضی اللہ عنہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

---

[1] شیخ ابو عبد اللہ جمال الدین محمد بن احمد بن سعید بن مسعود الحنفی المکی الشہیر با بن عقیلہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۵۰ھ)

بَشِيْرُ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طُهْرُ ☆ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا طَاهِرُ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ
الرَّحْمَةِ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ ☆
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ☆
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتِمَ
النَّبِيِّيْنَ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى
آلِكَ وَ اَهْلِ بَيْتِكَ وَ اَزْوَاجِكَ وَ ذُرِّيَّتِكَ وَ
اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ ☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَ جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ ☆ جَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنَّا
اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ
ذِكْرِكَ غَافِلٌ اَفْضَلَ وَ اَكْمَلَ وَ اَطْيَبَ
مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ☆
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَ
مَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِى اللّٰهِ حَقَّ

جِهَادِهٖ ☆ اَللّٰھُمَّ وَآتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا اَلَّذِیْ وَعَدْتَهٗ وَآتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

امام نووی رضی اللہ عنہ ۔کا درود شریف' یہ درود شریف صلاۃ و سلام کے ایسے الفاظ پر مشتمل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے وقت پیش کیا جاتا ہے۔ اس کو امام نووی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "مناسک" میں ذکر کیا ہے۔ امام نووی رضی اللہ عنہ نے کچھ کلام کے بعد کہا ہے کہ زائر روضہ مبارک کے سامنے کی دیوار کے نچلے حصہ پر نظر جھکائے۔ ہیبت و جلال کی کیفیت کو طاری کئے' دل کو دنیا کے علائق سے پاک کر کے کھڑا ہو اور وہ ذات اقدس جو اس کے سامنے ہے' اس کی جلالت اور قدر و منزلت کو دل میں حاضر کر کے پھر سلام عرض کرے اور آواز بلند نہ کرے بلکہ درمیانی آواز سے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ" (جیسا کہ اس درود و سلام کے آخر تک ہے) اس تمام کیفیت

کو پورے طور پر ذکر کرنے کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ جو شخص یہ تمام درود و سلام یاد نہ کر سکے یا وقت تنگ ہو تو بعض الفاظ پر اکتفاء کرے۔ لیکن کم از کم اس قدر ضرور پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ" پھر امام نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرنے کا بہترین طریقہ وہ ہے جو حضرت عتبی رحمتہ اللہ علیہ سے ہمارے اصحاب نے پسند کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ میں ایک[1] روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بدوی آیا۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ' میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے کہ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں' تمہارے پاس آئیں' پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول ان کے لیے مغفرت طلب کرے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے)

میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اور آپ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت طلب کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ پھر اس بدوی نے یہ شعر پڑھے ؎

---

[1] اس واقعہ کو حافظ اسماعیل بن کثیر دمشقی نے تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۵۲۰ پر درج کیا ہے۔

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه
فیه العفاف و فیه الجود و الکرم
انت الشفیع الذی ترجی شفاعته
علی الصراط اذا ما زلت القدم
و صاحباك فلا انساهما ابدا
منی السلام علیکم ماجری القلم

(ترجمہ) "اے بہترین وہ ذات کہ اس میدان میں ان کا جسم اطہر مدفون ہے' جس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اٹھے میری جان اس قبر پر فدا جس میں آپ تشریف فرما ہیں' اس میں پاکدامنی ہے اور اس میں جود و کرم ہے۔ آپ ہی وہ شفیع ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے' پل صراط پر جب قدم پھسل جائیں گے۔ آپ اپنے دونوں مصاحبوں کو فراموش نہ فرمائیں میری طرف سے ان پر بھی سلام ہو جب تک قلم جاری رہے"۔

اس کے بعد اعرابی چلا گیا۔ عتبی کہتے ہیں کہ مجھے اونگھ آ گئی۔ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا اے عتبی! اس اعرابی (بدوی) کے پاس جاؤ اور اسے خوش خبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی "مناسک" کے حاشیہ پر بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے طلب توسل ہے اور ایسا سلف صالحین اور انبیاء و مرسلین کی سیرتوں سے ثابت ہے۔ اس پر وہ حدیث بطور حجت کافی ہے، جسے امام حاکم رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے دعا مانگی اے میرے رب! میں تجھ سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو کیسے پہچانا! حالانکہ میں نے انہیں ابھی پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا میرے رب جب تو نے میرا جسم اپنے دست قدرت سے بنایا اور میرے اندر روح خاص پھونکی تو میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ عرش کے پایوں پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس ہستی کا نام لکھا ہوا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم! تو نے سچ کہا وہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ جب تو نے مجھ سے ان کے وسیلے سے مغفرت کا سوال کیا تو میں نے تمہیں معاف فرما دیا۔ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔[1]

امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم ﷺ کی

---

[1] امام ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المستدرک" مطبوعہ دار الفکر بیروت ج ا کے صفحہ ۵۱۹ پر اس حدیث کو بیان کیا۔

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے لیے بینائی کی دعا فرمائیے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا حضور دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت ادا کرو اور یہ دعا مانگو:

اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم شفعہ فیّ۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "فقام وقد ابصر وہ کھڑا ہوا تو اس کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔ امام طبرانی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی سند کو جید قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی دعا میں ان الفاظ کا ذکر بھی کیا بحق نبیک والانبیاء الذین من قبلی" کہ تیرے نبی اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کے وسیلے سے' کیونکہ آپ ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین کے ساتھ توسل و استغاثہ میں کوئی فرق نہیں۔

پھر علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض بزرگوں نے اس سلام کے ساتھ جسے امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے' آیت ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی" ﷺ کو ملائے اور پھر ستر بار صلی اللّٰہ علیک یا محمد کہنے کو بعض قدماء کے

قول کے مطابق قرار دیا ہے کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ فرشتہ نداء دیتا ہے کہ اے فلاں اللہ تعالیٰ تجھ پر صلوۃ بھیجتا ہے' آج تیری کوئی حاجت رد نہ ہوگی۔ صحیح یہ ہے کہ یا محمد کے بجائے یارسول اللہ کہے۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کو ذاتی اسم گرامی کے ساتھ پکارنا منع ہے اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ذاتی اسم گرامی کے ساتھ آپ ﷺ کو پکارنا اس وقت منع ہے' جب نام مبارک کے ساتھ صلوۃ و سلام کا اضافہ نہ ہو۔ یہ بحث نقل کے اعتبار سے درست نہیں ہے اور نہ ہی مذکورہ حدیث کے الفاظ اس کو رد کرتے ہیں۔ کیونکہ (کسی خاص موقع پر) حضور ﷺ کا خود تصریح یا اجازت فرما دینا اس سے مستثنیٰ ہے۔

درود شاذلیہ

لسیدی الشیخ محمد ابی المواھب الشاذلی رضی اللہ عنہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هٰذِهِ الْحَضْرَةِ النَّبَوِيَّةِ☆ اَلْهَادِيَةِ الْمَهْدِيَّةِ الرُّسُلِيَّةِ☆ بِجَمِيْعِ صَلَوَاتِكَ التَّامَّاتِ☆ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ جَمِيْعَ الْعُلُوْمِ بِالْمَعْلُوْمَاتِ☆ بَلْ صَلَاةً لَانِهَايَةَ لَهَا فِىْ آمَادِهَا☆ وَلَا

اَنْقِطَاعَ لِاِمْدَادِهَا☆ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ عَلٰى
هٰذَا النَّبِيِّ يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ
الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ☆ وَاَنْتَ سَيِّدُ كُلِّ
وَالِدٍ وَمَوْلُوْدٍ☆ وَاَنْتَ الْجَوْهَرَةُ الْيَتِيْمَةُ الَّتِىْ
دَارَتْ عَلَيْهَا اَصْنَافُ الْمُكَوَّنَاتِ☆ وَاَنْتَ
النُّوْرُ الَّذِىْ مَلَأَ اِشْرَاقُهُ الْاَرَضِيْنَ وَ
السَّمٰوَاتِ☆ بَرَكَاتُكَ لَا تُحْصٰى☆ وَ
مُعْجِزَاتُكَ لَا يَحُدُّهَا الْعَدَدُ فَتُسْتَقْصٰى☆
اَلْاَحْجَارُ وَالْاَشْجَارُ سَلَّمَتْ عَلَيْكَ☆
وَالْحَيَوَانَاتُ الصَّامِتَةُ نَطَقَتْ بَيْنَ
يَدَيْكَ☆ وَالْمَاءُ تَفَجَّرَ وَ جَرٰى مِنْ بَيْنِ
اُصْبُعَيْكَ☆ وَالْجِذْعُ عِنْدَ فِرَاقِكَ حَنَّ
اِلَيْكَ☆ وَالْبِئْرُ الْمَالِحَةُ حَلَتْ بِتَفْلَةٍ مِنْ
بَيْنِ شَفَتَيْكَ☆ بِبِعْثَتِكَ الْمُبَارَكَةِ اَمِنَّا
الْمَسْخَ وَالْخَسْفَ وَالْعَذَابَ☆ وَبِرَحْمَتِكَ
الشَّامِلَةِ شَمِلَتْنَا الْاَلْطَافُ وَ نَرْجُوْ رَفْعَ
الْحِجَابِ☆ يَا طَهُوْرُ يَا مُطَهَّرُ يَا طَاهِرُ☆ يَا
اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا بَاطِنُ يَا ظَاهِرُ☆ شَرِيْعَتُكَ
مُقَدَّسَةٌ طَاهِرَةٌ☆ وَمُعْجِزَاتُكَ بَاهِرَةٌ ظَاهِرَةٌ
☆ اَنْتَ الْاَوَّلُ فِى النِّظَامِ☆ وَالْآخِرُ فِى

اَلْخِتَامِ☆ وَالْبَاطِنُ بِالْاَسْرَارِ☆ وَالظَّاهِرُ بِالْاَنْوَارِ☆ اَنْتَ جَامِعُ الْفَضْلِ☆ وَ خَطِيْبُ الْوَصْلِ☆ وَاِمَامُ اَهْلِ الْكَمَالِ☆ وَصَاحِبُ الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ☆ وَالْمَخْصُوص بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى☆ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الْعَلِيِّ الْاَسْمٰى☆ وَ بِلِوَاءِ الْحَمْدِ الْمَعْقُوْدِ☆ وَالْكَرَمِ وَالْفُتُوَّةِ وَالْجُوْدِ☆ فَيَا سَيِّدًا سَادَ الْاَسْيَادَ☆ وَ يَا سَنَدًا اسْتَنَدَ اِلَيْهِ الْعِبَادُ☆ عُبَيْدُ مَوْلَوِيَّتِكَ الْعُصَاةُ☆ يَتَوَسَّلُوْنَ بِكَ فِيْ غُفْرَانِ السَّيِّئَاتِ☆ وَسَتْرِ الْعَوْرَاتِ وَ قَضَاءِ الْحَاجَاتِ☆ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَجَلِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ☆ يَا رَبَّنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ تَقَبَّلْ مِنَّا الدَّعَوَاتِ☆ وَ ارْفَعْ لَنَا الدَّرَجَاتِ☆ وَاقْضِ عَنَّا التَّبِعَاتِ☆ وَ اَسْكِنَّا اَعْلَى الْجَنَّاتِ☆ وَاَبِحْنَا النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فِيْ حَضَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ☆ وَاجْعَلْنَا مَعَهٗ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ اَهْلِ الْمُعْجِزَاتِ وَ اَرْبَابِ الْكَرَامَاتِ☆ وَ هَبْ لَنَا الْعَفْوَ وَ

اَلْعَافِيَةَ مَعَ اللُّطْفِ فِي الْقَضَاءِ آمِيْن يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ مَا اَكْرَمَكَ عَلَى اللّٰهِ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ إِلَى اللّٰهِ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ☆ اَلْاَمْلَاكُ تَشَفَّعَتْ بِكَ عِنْدَ اللّٰهِ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ اَلْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ مَمْدُوْدُوْنَ مِنْ مَدَدِكَ الَّذِيْ خُصِصْتَ بِهِ مِنَ اللّٰهِ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ اَلْاَوْلِيَاءُ اَنْتَ الَّذِيْ وَالَيْتَهُمْ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَتّٰى تَوَلَّاهُمُ اللّٰهُ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ مَنْ سَلَكَ فِيْ مَحَجَّتِكَ وَقَامَ بِحُجَّتِكَ اَيَّدَهُ اللّٰهُ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ اَلْمَخْذُوْلُ مَنْ اَعْرَضَ عَنِ الْاِقْتِدَاءِ بِكَ اِيْ وَاللّٰهِ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ☆ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ☆ مَنْ

عَصَاكَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ☆ اَلصَّلاَ ةُ
وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ☆ مَنْ اَتَى
لِبَابِكَ مُتَوَسِّلاً قَبِلَهُ اللّٰهُ☆ اَلصَّلاَ ةُ
وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ☆ مَنْ حَطَّ
رَحْلَ ذُنُوبِهِ فِي عَتَبَاتِكَ غَفَرَ لَهُ اللّٰهُ☆
اَلصَّلاَةُوَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ☆مَنْ
دَخَلَ حَرَمَكَ خَائِفًا اٰمَنَهُ اللّٰهُ☆ اَلصَّلاَ ةُ
وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ☆ مَن لاَ
ذَبِجَنَابِكَ وَ عَلِقَ بِاَذْيَالِ جَاهِكَ اَعَزَّهُ
اللّٰهُ☆ اَلصَّلاَ ةُ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ☆ مَنْ اَمَّ لَكَ وَ اَمَّلَكَ لَمْ يَخِبْ مِنْ
فَضْلِكَ لاَوَاللّٰهِ☆ اَلصَّلاَةُوَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ☆ اَمَّلْنَا لِشَفَاعَتِكَ وَجِوَارِكَ
عِنْدَ اللّٰهِ☆ اَلصَّلاَ ةُ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ☆ تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُوْلِ عَسَى
وَلَعَلَّ نَكُوْنُ مِمَّنْ تَوَلاَّهُ اللّٰهُ☆ اَلصَّلاَ ةُ
وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ☆ بِكَ نَرْجُوْ
بُلُوغَ الْاَمَلِ وَ لاَ نَخَافُ الْعَطَشَ حَاشَا
وَاللّٰهِ☆ اَلصَّلاَ ةُ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُول

اللّٰہِ☆ مُحِبُّوکَ مِنْ اُمَّتِکَ وَاقِفُوْنَ بِبَابِکَ
یَا اَکْرَمَ خَلْقِ اللّٰہِ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ
عَلَیْکَ یَا وَسِیْلَتَنَا اِلَی اللّٰہِ☆ قَصَدْنَاکَ وَ
قَدْ فَارَقْنَا سِوَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ☆ اَلصَّلاَ ۃُ
وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ☆ اَلْعَرَبُ
یَحْمُونَ النَّزِیْلَ وَ یُجِیْرُوْنَ الدَّخِیْلَ وَاَنْتَ
سَیِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ☆ اَلصَّلاَ
ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ☆ قَدْ نَزَلْنَا
بِحَیِّکَ وَ اسْتَجَرْنَا بِجَنَابِکَ وَ اَقْسَمْنَا
بِحَیَاتِکَ عَلَی اللّٰہِ☆ اَنْتَ الْغِیَاثُ وَاَنْتَ
الْمَلاَذُ فَاَغِثْنَا بِجَاھِکَ الْوَجِیْہِ الَّذِیْ لاَ
یَرُدُّہُ اللّٰہُ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا
نَبِیَّ اللّٰہِ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا
حَبِیْبَ اللّٰہِ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ
مَادَامَتْ دَیْمُوْمِیَّۃُ اللّٰہِ☆ صَلاَ ۃً وَ سَلاَماً
تَرْضَاھُمَا وَ تَرْضَی بِھِمَا عَنَّا یَا سَیِّدِنَا یَا
مَوْلاَنَا یَا اَللّٰہُ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَی
الْاَنْبِیَاءِ وَتَرْضَی بِھِمَا عَنَّا یَا سَیِّدِنَا یَا مَوْلاَنَا
یَا اَللّٰہُ☆ اَلصَّلاَ ۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَ

حضرت شیخ شاذلی رضی اللہ عنہ نے اس درود شریف کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد ان الفاظ سے شروع کیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَرْسَلَ اِلَیْنَا فَاتِحَ الدَّوْرَةِ الْكُلِّيَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ الْاِلٰهِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ وَ بِالْخَاتِمَةِ الْعَنْبَرِيَّةِ النَّدِيَّةِ الْمِسْكِيَّةِ الْخَاصَّةِ الْعَامَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْكَامِلَةِ الْمُكَمَّلَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ اَللّٰهُمَّ فَضِّلْ عَلٰى هٰذِهِ الْحَضْرَةِ النَّبَوِيَّةِ (آگے آخر درود شریف تک) اس درود شریف کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ یہ "حمد" اس درود شریف کے شروع میں ملا کر پڑھے۔ میں (نبہانی) نے اسے اس کے شروع سے اس لیے حذف کر دیا ہے کہ تمام درود ایک ہی طرز کے ہوں۔

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس درود شریف کے مولف کے حالات کا کچھ تذکرہ ہو تاکہ ان کی شخصیت کے ذریعے اس درود شریف کی قدر و منزلت بھی معلوم ہو جائے۔ جو باتیں میں نے یہاں ذکر کیں' وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ہٹ کر نہیں اور نہ ہی غیر مناسب ہیں۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "طبقات الکبریٰ" میں کہا ہے کہ سیدی شیخ محمد ابی المواہب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ جلیل القدر بزرگ' نیک سیرت اور علماء راسخین میں سے تھے۔ انہیں سیدی شیخ علی ابن الوفا رضی اللہ عنہ [1] کی قوت گویائی سے نوازا گیا تھا اور عمل کے اعتبار سے

---

[1] شیخ ابو الحسن علی بن محمد وفا الشاذلی المالکی الاسکندری المصری المعروف ابن وفا رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۸۰۱ھ)

آپ لطائف ربانیہ کے مالک تھے۔ آپ نے علم لدنی کی نعمت سے بے مثال کتب تصنیف کیں۔ تصوف میں آپ کی کتاب "القانون" بڑی گراں قدر ہے۔ یہ عجیب و غریب کتاب ہے۔ اس جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔ یہ کتاب مولف کے ذوق تصوف کا کامل پتہ دیتی ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں اور نایاب موتی بیان کیے گئے ہیں' جو مصنف کے علو مرتبت پر دلالت کرتے ہیں۔ علامہ شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کی خواب میں بکثرت زیارت کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ میری اس بات کی تکذیب کرتے ہیں کہ میں خوب میں آپ کی زیارت کرتا ہوں۔ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی عظمت و عزت کی قسم ہے کہ جو شخص اسے تسلیم نہیں کرے گا یا اسے جھٹلائے گا' وہ یہودی' نصرانی یا مجوسی ہو کر مرے گا۔ یہ بات شیخ ابی المواهب رضی اللہ عنہ کے خط سے منقول ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنی آنکھوں سے ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کے میدان میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دل پر رکھا اور فرمایا بیٹا! غیبت حرام ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک جماعت بیٹھی تھی۔ انہوں نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اگر تجھے مجبوری سے غیبت سننا پڑے تو سورۃ الاخلاص' سورۃ فلک' اور سورۃ والناس پڑھ کر اس

کا ثواب جس کی غیبت کی گئی ہو' اس کو بخش دے۔ کیونکہ غیبت اور ثواب برابر ہو جاتے ہیں۔

شیخ شاذلی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا سوتے وقت پانچ بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرخیم کہو پھر کہو اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِی وَجْہَ مُحَمَّدٍ حَالاً وَّمَالاً (اے اللہ حضرت محمد ﷺ کے صدقے میں مجھے حضرت محمد ﷺ کا چہرہ انور زندگی اور آخرت میں دکھا) جب تو یہ سوتے وقت کہے گا تو میں تیرے پاس آؤں گا اور ہرگز وعدہ خلافی نہیں کروں گا۔

شیخ شاذلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے چھوڑ نہ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ یہاں تک کہ تو حوض کوثر پر ہمیں ملے گا اور اس میں سے پئے گا۔ کیونکہ تم سورۃ کوثر پڑھتے ہو اور مجھ پر درود بھیجتے ہو اور فرمایا کہ درود پاک کا ثواب میں نے تجھ کو عطا فرمایا اور سورۃ کوثر کا ثواب تمہیں دینے کے لیے رکھ لیا۔ پھر فرمایا جب کبھی اپنے عمل میں خلل دیکھو تو یہ پڑھنا کبھی ترک نہ کرو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَسْاَلُہُ التَّوْبَۃَ وَالْمَغْفِرَۃَ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ

الرَّحِیْمِ یہ ان کی تحریر سے منقول ہے اور فرماتے تھے میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تو ایک لاکھ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا حضور یہ عنایت کس وجہ سے ہے۔ فرمایا کیونکہ تو مجھے درود شریف کا ثواب ہدیہ کرتا ہے۔ آپ فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ پر تیزی سے درود شریف پڑھا تاکہ اپنا وظیفہ پورا کر سکوں۔ اس کی تعداد ایک ہزار تھی تو رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ عجلت شیطان کے فعل سے ہے۔ پھر فرمایا یوں پڑھو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" آہستہ اور ترتیل کے ساتھ' البتہ جب وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پھر فرمایا میں نے یہ باعتبار فضیلت کے کہا ہے ورنہ جس طرح بھی درود بھیجے گا' وہ درود ہی ہے اور بہترین صورت یہ ہے کہ اپنے درود سے پہلے "درود تامہ" پڑھ کر شروع کیا کرو۔ اگرچہ ایک بار ہی ہو اور اسی طرح اس کے آخر میں' اختتام درود تامہ کے ساتھ ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ "درود تامہ" یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَ
عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"۔

یہ شیخ ابو المواھب رضی اللہ عنہ سے لفظ بلفظ منقول ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تیرا شیخ ابو سعید الصفروی رضی اللہ عنہ [1] مجھ پر صلوۃ تامہ بکثرت پڑھتا ہے۔ اسے کہو کہ جب درود شریف ختم کیا کرے تو اللہ تعالٰی کی حمد بیان کیا کرے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب تجھے کوئی ضرورت ہو تو سیدہ نفیسہ طاہرہ (رضی اللہ عنہا) [2] کی نذر مان لے اگرچہ ایک فلس (پیسہ) ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تیری حاجت پوری کی جائے گی۔

[1] شیخ ابی سعید الصفروی المصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۱ ۸ھ)

[2] سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم '۱۴۵ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں' بچپن ہی سے زہد و عبادت کی طرف مائل تھیں' اسحاق موتمن سے آپ کی شادی ہوئی' قاسم اور ام کلثوم آپ کی دو اولادیں تھیں' سات سال تک آپ کی اقامت سے مصر والوں نے برکت حاصل کی' امام شافعی جب مصر آتے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور رمضان میں تراویح آپ کی مسجد میں پڑھتے' مصر سے آپ کے شوہر بچوں سمیت مدینہ منورہ آگئے تھے' آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ۲۰۸ھ میں ہوا۔ مفصل حالات طبقات الکبری از امام عبد الوہاب شعرانی میں ہیں۔ شیخ الشریف محمد بن اسعد بن علی بن معمر المالکی الجوانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۸۸ھ) نے آپ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "الذورة الانیسة بمشهد السیدة النفیسة"

شیخ ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جامعہ الازہر کے ایک شخص اور میرے درمیان قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر پر مجادلہ ہوا تھا۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِنَّهٗ بَشَرٌ
وَ اَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

(ترجمہ) (حقیقت محمدیہ سے آگاہی دنیا میں ممکن ہی نہیں یہاں تو) علم کی رسائی بس یہی ہے کہ آپ بلاشبہ عظیم القدر بشر ہیں اور ساری مخلوق (بشمول ملائکہ مقربین) سب سے بہتر، برتر اور افضل ہیں۔

اس شخص نے مجھے کہا کہ آپ کے پاس اس بات پر کیا دلیل ہے، میں نے اسے کہا کہ اس پر اجماع امت ہے لیکن اس نے بات نہ مانی۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جامعہ ازہر کے منبر کے پاس جلوہ فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ہمارے دوست خوش آمدید۔ پھر صحابہ کرام سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ آج کیا واقعہ ہوا، صحابہ نے عرض کیا! نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص کا عقیدہ ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں۔ تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا فلاں شخص کا کیا حال ہے جو زندہ نہیں رہے گا۔ اگر

زندہ رہا تو ذلیل و خوار ہو کر رہے گا اور دنیا و آخرت میں گمنام ہو کر رہے گا۔ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ملائکہ پر میری فضیلت کے بارے میں امت کا اجماع نہیں ہے۔ اسے علم نہیں کہ معتزلہ فرقہ کی اہل سنت و جماعت سے مخالفت اجماع میں نقص پیدا نہیں کرتی۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ پھر رسول کریم ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ[1] کے اس قول "فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِنَّهٗ بَشَرٌ" کے بارے میں اپنی رائے پر وضاحت چاہی کہ اس کا مطلب ہے کہ ایسا شخص جو آپ ﷺ کی حقیقت سے آگاہ نہیں، آپ ﷺ کے بارے میں اس کی انتہائے علم یہ ہے کہ آپ ﷺ بشر ہیں جب کہ آپ ﷺ اس سے وراء ہیں، آپ ﷺ کا روح، جسم اطہر سراپا نور ہے۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور تو نے مفہوم کو صحیح سمجھا۔

شیخ شاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک بار میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ پر درود شریف کے ثواب کو اور اپنے فلاح فلاں اعمال کا ثواب آپ کو ہدیہ کرتا ہوں۔ اس سائل کی طرح جس نے آپ ﷺ کے حضور عرض کیا کہ میں اپنے تمام درود کا ثواب آپ ﷺ کو ہدیہ کروں تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ پھر تو یہ تیرے تمام تفکرات کو کافی

---

[1] امام ابو عبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حامد بن محسن بن عبداللہ الصناجی الدلاصی ثم البوصیری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۶۹۵ھ)۔

ہوگا اور تیرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ہاں میری مراد یہی تھی لیکن تو فلاں فلاں عمل کا ثواب اپنے لیے رکھ لے کیوں کہ میں ان سے غنی ہوں۔

آپ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے میرا منہ چوما اور فرمایا اس منہ کو میری طرف کرو جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود بھیجتا ہے۔ پھر فرمایا کس قدر عمدہ ہوتا اگر تو سورۃ الکوثر رات کو بطور اپنے وظیفہ کے پڑھتا اور یہ دعا بھی اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اِغْفِرْلَنَا زَلَّاتِنَا" اور اس کے بعد درود بھیجے اور ساتھ یہ بھی کہے وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

آپ نے فرمایا مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ کریم اس شخص پر دس بار درود بھیجتا ہے جو آپ ﷺ پر ایک بار درود بھیجے۔ کیا یہ ارشاد گرامی ایسے شخص کے لیے ہے جو حضور قلب سے پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ ہر شخص کے لیے ہے جو درود بھیجے خواہ غفلت کے ساتھ ہو اور ایسے عالم میں بھی اللہ تعالیٰ پہاڑوں کے برابر اس کے ساتھ ملائکہ کو شامل فرما دیتا ہے جو اس کے لیے دعا اور مغفرت مانگتے ہیں، لیکن اگر حضور قلب سے درود بھیجے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

شیخ شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے مجلس میں کہا"

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ بَلْ هُوَ یَاقُوْتٌ بَیْنَ الْحَجَرِ

(محمد ﷺ بشر ہیں لیکن عام بشر کی طرح نہیں بلکہ آپ ﷺ تو ایسے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت) اس کے بعد مجھے آپ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جس شخص نے تمہارے ساتھ یہ کہا بخش دیا' اس کے بعد آپ اپنی وفات تک ہر مجلس میں یہ کلام کہتے تھے۔

شیخ شاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں مردہ نہیں۔ میرے وصال کا مطلب یہ ہے کہ میں ہر اس شخص سے پوشیدہ ہوں جس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے میری حقیقت آشکار نہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ فہم و فراست عطا فرماتا ہے تو میں بھی اس کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتا ہے۔

بعض عارفین نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایک مکان میں تشریف فرما دیکھا۔ شیخ ابوالمواھب شاذلی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ شفقت فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اسے شیخ ابوالمواھب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو تم نے دیکھا اسے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ذات روح الوجود ہیں۔ جس کے لیے آپ ﷺ کھڑے ہوتے ہیں' تمام کائنات اس کے لیے کھڑی ہوتی ہے۔ آپ فرماتے تھے جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے' تو اسے چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا دن رات انتہائی کثرت

سے ذکر کرے اور سادات اولیاء کرام کے ساتھ محبت رکھے وگرنہ خواب میں زیارت کا دروازہ اس پر بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ سادات اولیاء کرام لوگوں کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ ان کے ناراض ہونے سے ناراض ہوتے ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہے، قیامت کے روز اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے کہ تجھے گناہ کرتے ہوئے شرم نہ آئی۔ حالانکہ تو نے میرے حبیب کا نام رکھا، لیکن مجھے حیاء آتی ہے کہ میں تمہیں عذاب دوں جب کہ تو نے میرے حبیب کا نام اختیار کیا ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام عبدالوھاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے شیخ ابی المواھب شاذلی رضی اللہ عنہ کے حالات اپنی کتاب "طبقات الکبریٰ" میں بڑی تفصیل سے لکھے ہیں اور آپ کے متعلق بے شمار احوال و معارف کا تذکرہ کیا ہے۔ جو شخص آپ کے حالات تفصیل سے معلوم کرنا چاہے، اسے چاہیے کہ وہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "طبقات" کا مطالعہ کرے۔ میں (نبہانی) نے یہاں صرف وہ باتیں نقل کی ہیں، جنہیں رسول کریم ﷺ یا آپ ﷺ پر درود کے ساتھ تعلق تھا۔

صلواۃ

لیسدی محمد ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ عنہما و عن اسلافہما واعقبہا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نُورِکَ الْاَسْنٰی ☆ وَ سِرِّکَ الْاَبْھٰی ☆ وَ حَبِیْبِکَ الْاَعْلٰی ☆ وَ صَفِیِّکَ الْاَزْکٰی ☆ وَاسِطَۃِ اَھْلِ الْحُبِّ ☆ وَ قِبْلَۃِ اَھْلِ الْقُرْبِ ☆ رُوْحِ الْمَشَاھِدِ الْمَلَکُوتِیَّۃِ ☆ وَ لَوْحِ الْاَسْرَارِ الْقَیُّومِیَّۃِ ☆ تَرْجُمَانِ الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ ☆ لِسَانِ الْغَیْبِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِہٖ اَحَدٌ ☆ صُوْرَۃِ الْحَقِیْقَۃِ الْفَرْدَانِیَّۃِ ☆ وَ حَقِیْقَۃِ الصُّوْرَۃِ الْمُزَیَّنَۃِ بِالْاَنْوَارِ الرَّحْمَانِیَّۃِ ☆ اِنْسَانِ اللّٰہِ الْمُخْتَصِّ بِالْعِبَارَۃِ عَنْہُ ☆ سِرِّ قَابِلِیَّۃِ التَّھَیِّ الْاِمْکَانِیِّ الْمُتَلَقِّیَۃِ مِنْہُ ☆ اَحْمَدِ مَنْ حَمِدَ وَحُمِدَ عِنْدَ رَبِّہٖ ☆ مُحَمَّدِ الْبَاطِنِ وَ الظَّاھِرِ بِتَفْعِیْلِ التَّکْمِیْلِ الذَّاتِیِّ فِیْ

مَرَاتِبِ قُرْبِهٖ ☆ غَايَةِ طَرَفَيِ الدَّوْرَةِ النَّبَوِيَّةِ
الْمُتَّصِلَةِ بِالْاَوَّلِ نَظَرًا وَاِمْدَادًا ☆ بِدَايَةِ نُقْطَةِ
الْاِنْفِعَالِ الْوُجُوْدِيِّ اِرْشَادًا وَاِسْعَادًا ☆ اَمِيْنِ
اللّٰهِ عَلٰى سِرِّ الْاُلُوْهِيَّةِ الْمُطَلْسَمِ ☆ وَ
حَفِيْظِهٖ عَلٰى غَيْبِ اللَّاهُوْتِيَّةِ الْمُكَتَّمِ ☆
مَنْ لَا تُدْرِكُ الْعُقُوْلُ الْكَامِلَةُ مِنْهُ اِلَّا مِقْدَارَ
مَا تَقُوْمُ عَلَيْهَا بِهٖ حُجَّتُهُ الْبَاهِرَةُ ☆ وَلَا
تَعْرِفُ النُّفُوْسُ الْعَرْشِيَّةُ مِنْ حَقِيْقَتِهٖ اِلَّا مَا
يَتَعَرَّفُ لَهَا بِهٖ مِنْ لَوَامِعِ اَنْوَارِهِ الزَّاهِرَةِ ☆
مُنْتَهٰى هِمَمِ الْقُدْسِيِّيْنَ وَقَدْ بَدَوْا مِمَّا فَوْقَ
عَالَمِ الطَّبَائِعِ ☆ مَرْمٰى اَبْصَارِ الْمُوَحِّدِيْنَ وَ
قَدْ طَمَحَتْ لِمُشَاهَدَةِ السِّرِّ الْجَامِعِ ☆ مَنْ
لَا تُجْلٰى اَشِعَّةُ اللّٰهِ لِقَلْبِ الْاٰمِنِ مِرْاٰةِ سِرِّهٖ ☆
وَهِيَ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ ☆ وَلَا تُتْلٰى مَزَامِيْرُهٗ عَلٰى
لِسَانِ الْاَبْرَنَاتِ ذِكْرِهٖ ☆ وَهُوَ الْوِتْرُ الشَّفْعِيُّ
الْمُحَقَّقُ ☆ اَلْمَحْكُوْمُ بِالْجَهْلِ عَلٰى كُلِّ
مَنِ ادَّعٰى مَعْرِفَةَ اللّٰهِ مُجَرَّدَةً فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ
عَنْ نَفْسِهِ الْمُحَمَّدِيِّ ☆ اَلْفَرْعِ الْحِدْثَانِيِّ
الْمُتَرَعْرِعِ فِيْ نَمَائِهٖ بِمَا يُمِدُّ بِهٖ كُلَّ اَصْلٍ

اَبَدِيٍّ☆ جَنِيِّ شَجَرَةِ الْقِدَمِ☆ خُلَاصَةِ نُسْخَتَيِ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ☆ عَبْدِاللّٰهِ وَنِعْمَ الْعَبْدُ الَّذِيْ بِهٖ كَمَالُ الْكَمَالِ☆ وَعَابِدِ اللّٰهِ بِاللّٰهِ بِلَا حُلُوْلٍ وَلَا اتِّحَادٍ وَلَا اتِّصَالٍ وَلَا انْفِصَالٍ☆ اَلدَّاعِي اِلَى اللّٰهِ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ☆ نَبِيِّ الْاَنْبِيَاءِ وَمُمِدِّ الرُّسُلِ عَلَيْهِ بِالذَّاتِ وَعَلَيْهِمْ مِنْهُ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ اَشْرَفُ التَّسْلِيْمِ☆ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ (اَللّٰهُمَّ) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمَالِ التَّجَلِّيَاتِ الْاِخْتِصَاصِيَّةِ☆ وَ جَلَالِ التَّدَلِّيَاتِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ☆ اَلْبَاطِنِ بِكَ فِيْ غَيَابَاتِ الْعِزِّ الْاَكْبَرِ☆ اَلظَّاهِرِ بِنُوْرِكَ فِيْ مَشَارِقِ الْمَجْدِ الْاَفْخَرِ☆ عَزِيْزِ الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّةِ☆ وَ سُلْطَانِ الْمَمْلَكَةِ الْاَحَدِيَّةِ☆ عَبْدِكَ مِنْ حَيْثُ اَنْتَ كَمَا هُوَ عَبْدُكَ مِنْ حَيْثُ كَافَّةُ اَسْمَائِكَ وَ صِفَاتِكَ☆ مُسْتَوٰى تَجَلِّيْ عَظَمَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ حُكْمِكَ فِيْ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ☆ مَنْ كَحَلْتَ بِنُوْرِ قُدْسِكَ

مُقْلَتَهُ فَرَاٰى ذَاتِكَ الْعَلِيَّةَ جِهَارًا☆ وَسَتَرْتَ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فِى بَاطِنِهٖ لَكَ اَسْرَارًا☆ وَ فَلَقْتَ بِكَلِمَةِ خُصُوْصِيَّتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ بِحَارًا الْجَمْعِ☆ وَمَتَّعْتَ مِنْهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَجَمَالِكَ وَخِطَابِكَ الْقَلْبَ وَالْبَصَرَ وَالسَّمْعَ☆ وَ اَخَّرْتَ عَنْ مَقَامِهٖ تَاخِيْرًا ذَاتِيًّا كُلَّ اَحَدٍ☆ وَجَعَلْتَهُ بِحُكْمِ اَحَدِيَّتِكَ وِتْرَ الْعَدَدِ☆ لِوَاءِ عِزَّتِكَ الْخَافِقِ☆ لِسَانِ حِكْمَتِكَ النَّاطِقِ☆ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ☆ وَ شِيْعَتِهٖ وَوَارِثِيْهِ وَحِزْبِهٖ☆ يَااَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ (اَللّٰهُمَّ) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى دَائِرَةِ الْاِحَاطَةِ الْعُظْمٰى☆ وَمَرْكَزِ مُحِيْطِ الْفَلَكِ الْاَسْمٰى☆ عَبْدِكَ الْمُخْتَصِّ مِنْ عُلُوْمِكَ بِمَا لَمْ تُهَيِّئْ لَهُ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ☆ سُلْطَانِ مَمَالِكِ الْعِزَّةِ بِكَ فِى كَافَّةِ بِلَادِكَ☆ بَحْرِ اَنْوَارِكَ الَّذِى تَلَاطَمَتْ بِرِيَاحِ التَّعَيُّنِ الصَّمَدَانِيِّ اَمْوَاجُهُ☆ قَائِدِ جَيْشِ النُّبُوَّةِ الَّذِىْ تَسَارَعَتْ بِكَ اِلَيْكَ

اَفْوَاجُهُ☆ خَلِيْفَتِكَ عَلَى كَافَّةِ خَلِيْقَتِكَ☆ اَمِيْنِكَ عَلَى جَمِيْعِ بَرِيَّتِكَ☆ مَنْ غَايَةُ الْمُجِدِّ الْمُجِيْدِ فِى الثَّنَاءِ عَلَيْهِ الْاِعْتِرَافُ بِالْعَجْزِ عَنِ اكْتِنَاهِ صِفَاتِهِ☆ وَنِهَايَةُ الْبَلِيْغِ الْمُبَالِغِ اَنْ لَا يَصِلَ اِلَى مَبَالِغِ الْحَمْدِ عَلَى مَكَارِمِهِ وَهِبَاتِهِ☆ سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ كُلِّ مَنْ لَكَ عَلَيْهِ سِيَادَةٌ☆ مُحَمَّدِكَ الَّذِى اسْتَوْجَبَ مِنَ الْحَمْدِ بِكَ لَكَ اِصْدَارَهُ وَاِيْرَادَهُ☆ وَ عَلَى آلِهِ الْكِرَامِ☆ وَ اَصْحَابِهِ الْعِظَامِ☆ وَوُرَّاثِهِ الْفِخَامِ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفَى سبعا اى يكرر هذه الآية تالى الصلوت سبع مرات ثم يقول سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ يقرا الفاتحه و يهديها لمنشى هذه الصلوات ويقول رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ☆ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

الصلوات البکریۃ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِنَیِّرِ ھِدَایَتِکَ الْاَعْظَمِ ☆ وَسِرِّ اِرَادَتِکَ الْمَکْنُوْنِ مِنْ نُوْرِکَ الْمُطَلْسَمِ ☆ مُخْتَارِکَ مِنْکَ لَکَ قَبْلَ کُلِّ شَیْئٍ ☆ وَنُوْرِکَ الْمُجَرَّدِ بَیْنَ مَسَالِکِ اللُّقٰی ☆ کَنْزِکَ الَّذِیْ لَمْ یُحِطْ بِہٖ سِوَاکَ ☆ وَ اَشْرَفِ خَلْقِکَ الَّذِیْ بِحُکْمِ اِرَادَتِکَ کَوَّنْتَ مِنْ نُوْرِہٖ اَجْرَامَ الْاَفْلَاکِ وَھَیَاکِلَ الْاَمْلَاکِ ☆ فَطَافَتْ بِہِ الصَّافُّوْنَ حَوْلَ عَرْشِکَ تَعْظِیْمًا وَ تَکْرِیْمًا ☆ وَ اَمَرْتَنَا بِالصَّلَاۃِ وَالسَّلَامَ عَلَیْہِ بِقَوْلِکَ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ☆ وَ نَشَرْتَ فَوْقَ ھَامَتِہٖ فِیْ تَخْتِ مُلْکِکَ لِوَاءَ حَمْدِکَ ☆ وَقَدَّمْتَہٗ عَلٰی صَنَادِیْدِ جُیُوْشِ سُلْطَانِکَ بِقُوَّۃِ عَزْمِکَ ☆ وَ اَخَذْتَ لَہٗ

عَلَىٰ اَصْفِيَائِكَ بِالْحَقِّ مِيْثَاقَكَ الْاَوَّلَ ☆ وَ قَرَّبْتَهُ بِكَ وَ مِنْكَ وَ لَكَ وَ جَعَلْتَ عَلَيْهِ الْمُعَوَّلَ ☆ وَ مَتَّعْتَهُ بِجَمَالِكَ فِيْ مَظْهَرِ التَّجَلِّيْ ☆ وَ خَصَصْتَهُ بِقَابَ قَوْسَيْنِ قُرْبِ الدُّنُوِّ وَالتَّدَلِّيْ ☆ وَ زَجَّيْتَ بِهِ فِيْ نُوْرِ اُلُوْهِيَّتِكَ الْعُظْمىٰ ☆ وَ عَرَّفْتَ بِهِ آدَمَ حَقَائِقَ الْحُرُوْفِ وَالْاَسْمَا ☆ فَمَا عَرَفَكَ مَنْ عَرَفَكَ اِلَّا بِهِ ☆ وَمَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَيْكَ اِلَّا مَنِ اتَّصَلَ بِسَبَبِهِ ☆ خَلِيْفَتِكَ بِمَحْضِ الْكَرَمِ عَلَىٰ سَائِرِ مَخْلُوْقَاتِكَ ☆ سَيِّدِ اَهْلِ اَرْضِكَ وَسَمٰوٰتِكَ ☆ خَصِيْصِ حَضْرَتِكَ بِخَصَائِصِ نَعْمَائِكَ ☆ وَ فُيُوْضَاتِ آلَائِكَ ☆ اَعْظَمِ مَنْعُوْتٍ اَقْسَمْتَ بِعَمْرِهٖ فِيْ كِتَابِكَ ☆ وَ فَضَّلْتَهُ بِمَا فَصَّلْتَ بِهِ مِنْ اَسْرَارِ خِطَابِكَ ☆ وَفَتَحْتَ بِهِ اَقْفَالَ اَبْوَابِ سَابِقِ النُّبُوَّةِ وَالْجَلَالَةِ ☆ وَ خَتَمْتَ بِهِ دَوْرَ دَوَائِرِ مَظَاهِرِ الرِّسَالَةِ ☆ وَ رَفَعْتَ ذِكْرَهُ مَعَ ذِكْرِكَ ☆ وَسَيَّدْتَهُ بِنِسْبَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ اِلَيْكَ فَخَضَعَ لِاَمْرِكَ ☆ وَ شَيَّدْتَ بِهِ قَوَائِمَ

عَرْشِكَ الْمَحْفُوْظِ بِحِيْطَتِكَ الْكُبْرٰى☆ وَ
مَنْطَقْتَهُ بِمِنْطَقَةِ الْعِزِّ فَمَنْطَقَ بِعِزِّهٖ اَهْلَ
الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى☆ وَاَلْبَسْتَهُ مِنْ سُرَادِقَاتِ
جَلَالِكَ اَشْرَفَ حُلَّةٍ☆ وَ تَوَّجْتَهُ بِتَاجِ
الْكَرَامَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْخُلَّةِ☆ نَبِيِّ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ☆ وَالْمَبْعُوْثِ بِاَمْرِكَ اِلَى
الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ☆ بَحْرِ فَيْضِكَ
الْمُتَلَاطِمِ بِاَمْوَاجِ الْاَسْرَارِ☆ وَسَيْفِ عَزْمِكَ
الْقَاهِرِ الْحَاسِمِ لِحِزْبِ الْكُفْرِ وَ الْبَغْيِ
وَالْاِنْكَارِ☆ اَحْمَدِكَ الْمَحْمُوْدِ بِلِسَانِ
التَّكْرِيْمِ☆ مُحَمَّدِكَ الْحَاشِرِ الْعَاقِبِ
الْمُسَمّٰى بِالرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ☆ اَسْاَلُكَ بِهٖ وَ
بِالْاَقْسَامِ الْاُوَلِ☆ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِكَ وَاَنْتَ
الْمُجِيْبُ لِمَنْ سَاَلَ☆ اَنْ تُصَلِّيَ وَ تُسَلِّمَ
عَلَيْهِ صَلَاةً تَلِيْقُ بِذَاتِكَ وَذَاتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
لِاَنَّكَ اَدْرٰى بِمَنْزِلَتِهٖ وَاَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ عَدَدًا لَا
تُدْرِكُهُ الظُّنُوْنُ☆ زِيَادَةً عَلٰى مَا كَانَ وَ
مَا يَكُوْنُ☆ يَا مَنْ اَمْرُهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ☆
وَ يَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ☆ وَاَنْ تُمِدَّنِيْ

بِمَدَدِهِ الْمُحَمَّدِيِّ مَدَدًا اُدْرِكُ بِهٖ قَبُوْلَ تَوَجُّهَاتِیْ☆ وَاَسْتَاْنِسُ بِهٖ فِیْ جَمِیْعِ جِهَاتِیْ☆ فَاَكُوْنَ مَحْفُوْظًا بِهٖ مِنْ شَرِّ الْاَعْدَا☆ وَ يَعْمُرَ بِسَوَابِغِ نِعَمِهِ الْاُوْلٰی وَالْاُخْرٰی☆ وَ يَنْطَلِقَ لِسَانِیْ مُتَرْجِمًا عَنْ اَسْرَارِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ☆ وَ اَتَعَلَّمَ مِنْ عِلْمِكَ الْاَقْدَسِ الْوَهْبِيِّ مَا اَسْتَغْنِیْ بِهٖ عَنِ الْمُعَلِّمِ وَاَنْتَ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ☆ وَتَصْفُوَ مِرْاٰةُ سَرِيْرَتِیْ بِنَظْرَتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ☆ وَاُبْصِرَ بِبَصَرِ☆ بَصِيْرَتِیْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ الثَّابِتَةِ الْعَلِيَّةِ☆ لِاَرْقٰی بِهِمَّتِهٖ عَلٰی مَعَارِجِ مَدَارِجِ رُتَبِ الْكِرَامِ☆ وَاَظْفَرَ بِسِرِّهِ الْمَخْصُوْصِ بِبُلُوْغِ الْمَرَامِ☆ فِی الْمَبْدَاءِ وَ الْخِتَامِ☆ فَاِنَّكَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ☆ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ☆ وَ اجْعَلْنَا اللّٰهُمَّ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ☆ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا يَارَبِّ

اَلْعَالَمِيْنَ ☆ وَانْصُرْنَا بِنَصْرِكَ فِي الْحَرَكَةِ وَالسُّكُوْنِ ☆ وَاجْعَلْنَا مِنْ حِزْبِكَ الَّذِيْنَ وَ فَّقْتَهُمْ لِفَهْمِ كِتَابِكَ الْمَكْنُوْنِ ☆ لِنَدْخُلَ فِيْ حِرْزِ قَوْلِكَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ☆ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ☆ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ☆ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ☆ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

الصلوات الزاهره

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَى الْجَمَالِ الْاَنْفَسِ ☆ وَالنُّوْرِ الْاَقْدَسِ ☆ وَ الْحَبِيْبِ مِنْ حَيْثُ الْهُوِيَّةُ ☆ وَلْمُرَادِ فِي الَّلا هُوتِيَّةِ ☆ مُتَرْجِمِ كِتَابِ الْاَزَلِ ☆ وَالْمُتَعَالِي

بِالْحَقِیْقَۃِ عَنْ حَقِیْقَۃِ الْاَثَرِحَتّٰی کَاَنَّہُ الْمَثَلُ☆ اَلْجِنْسِ الْاَعْلٰی☆ وَالْمَخْصُوْصِ الْاَوْلٰی☆ وَالْحِکْمَۃِ السَّارِیَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ☆ وَالْحُکْمَۃِ الْکَابِحَۃِ لِکُلِّ کَوُوْدٍ☆ رُوْحِ صُوَرِ الْاَسْرَارِ الْمَلَکُوْتِیَّۃِ☆ وَ لَوْحِ نُقُوْشِ الْعُلُوْمِ الْاَحَدِیَّۃِ☆ مُحَمَّدِکَ وَ اَحْمَدِکَ وِتْرِ الْعَدَدِ☆ وَلِسَانِ الْاَبَدِ☆ اَلْعَرْشِ الْقَائِمِ بِتَحَمُّلِ کَلِمَۃِ الْاِسْتِوَاءِ الذَّاتِیِّ فَلَا عَارِضَ☆ اَلْمُتَجَلِّیْ بِسُلْطَانِ قَہْرِکَ عَلٰی ظُلَلِ ظُلَمِ الْاَغْیَارِ لِمَحْقِ کُلِّ مُعَارِضٍ☆ اَلنُّقْطَۃِ الَّتِیْ عَلَیْہَا مَدَارُ حُرُوْفِ الْمَوْجُوْدَاتِ بِجَمِیْعِ الْاِعْتِبَارَاتِ☆ اَلصَّاعِدِ فِیْ مَعَارِجِ الْقُدْسِ حَتّٰی لَایُدْرِکُ کُنْہَہٗ وَلَا الْاِشَارَاتُ☆ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ☆ وَ شِیْعَتِہٖ وَحِزْبِہٖ☆ آمِین○

اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَ تُسَلِّمَ بِاَفْضَلِ مَا تُحِبُّ وَاَکْمَلِ مَا تُرِیْدُ☆ عَلٰی سَیِّدِ الْعَبِیْدِ☆ وَاِمَامِ اَہْلِ التَّوْحِیْدِ☆ وَ نُقْطَۃِ دَوَائِرِ الْمَزِیْدِ☆ لَوْحِ الْاَسْرَارِ☆ وَ نُوْرِ

اَلْاَنْوَارِ☆ وَ مَلَا ذِاَهْلِ الْاَعْصَارِ☆ وَ خَطِيْبِ مَنَابِرِ الْاَبَدِ بِلِسَانِ الْاَزَلِ☆ وَ مَظْهَرِ اَنْوَارِ اَللاهُوْتِ فِيْ نَاسُوْتِ الْمَثَلِ☆ اَلْقَائِمِ بِكُلِّ حَقِيْقَةٍ سَرَيَانًا وَ تَحْكِيْمًا☆ اَلْوَاسِعِ لِتَنَزُّلَاتِ الرِّضَى تَشْرِيْفًا وَ تَعْظِيْمًا☆ مَالِكِ اَزِمَّةِ الْاَمْرِ الْاِلٰهِيِّ تَهَيُّئًا وَاسْتِعْدَادًا☆ سَالِكِ مَسَالِكِ الْعُبُوْدِيَّةِ اِمْدَادًا وَ اسْتِمْدَادًا☆ سُلْطَانِ جُنُوْدِ الْمَظَاهِرِ الْكَمَالِيَّةِ☆ شَمْسِ آفَاقِ الْمَشَاهِدِ الْجَمَالِيَّةِ☆ اَلْمُصَلِّيْ لَكَ بِكَ عِنْدَكَ فِيْ جَوَامِعِ اَسْمَائِكَ وَ صِفَاتِكَ☆ اَلْمُحَلّٰى بِزَوَاهِرِ جَوَاهِرِ اخْتِصَاصَاتِ اَوْلِيَاءِ حَضَرَاتِكَ☆ اَلْوِتْرِ الْمُطْلَقِ فِيْ حَقِّ نُبُوَّتِهٖ عَنِ الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ☆ اَلْفَرْدِ الْمُقَدَّسِ سِرُّ مُحَمَّدِيَّتِهٖ عَنْ مُدَانَاةِ مَقَامِهٖ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ☆ اَلْاَبِ الرَّحِيْمِ☆ وَالسَّيِّدِ الْعَلِيْمِ☆ مَاحِيْ ظُلُمَاتِ الْاَوْهَامِ بِشُعَاعِ الْحَقِّ وَالْيَقِيْنِ☆ قَاطِعِ شُبُهَاتِ التَّمْوِيْهِ الشَّيْطَانِيْ بِقَاهِرِ بَاهِرِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ☆

اَلشَّافِعِ الْاَعْظَمِ☆ وَالْمُشَفَّعِ الْاَكْرَمِ☆
وَالصِّرَاطِ الْاَقْوَمِ☆ وَالذِّكْرِ الْمُحْكَمِ☆
وَالْحَبِيْبِ الْاَخَصِّ☆ وَالدَّلِيْلِ الْاَنَصِّ☆
اَلْمُتَحَلِّيْ بِمَلَابِسِ الْحَقَائِقِ الْفَرْدَانِيَّةِ☆
اَلْمُتَمَيِّزِ بِصَفْوَةِ الشُّئُوْنِ الرَّبَّانِيَّةِ☆
اَلْحَافِظِ عَلَى الْاَشْيَاءِ قُوَاهَا بِقُوَّتِكَ☆
اَلْمُمِدِّ لِذَرَّاتِ الْكَائِنَاتِ بِمَا بِهٖ بَرَزَتْ مِنَ
الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ بِقُدْرَتِكَ☆ كَعْبَةِ
الْاِخْتِصَاصِ الرَّحْمَانِيِّ☆ مَحَجِّ التَّعَيُّنِ
الصَّمَدَانِيِّ☆ قَيُّوْمِ الْمَعَاهِدِ الَّتِيْ
سَجَدَتْ لَهَا جِبَاهُ الْعُقُوْلِ☆ اُقْنُوْمِ الْوَحْدَةِ
وَلَا اُقْنُوْمَ وَاِنَّمَا نُوْرُكَ بِنُوْرِكَ مَوْصُوْلٌ☆
اَفْضَلِ مَنْ اَظْهَرْتَ وَ سَتَرْتَ مِنْ خَلْقِكَ
الْكِرَامِ☆ وَاَكْمَلَ مَا اَبْدَيْتَ وَاَخْفَيْتَ مِنْ
مَخْلُوْقَاتِكَ الْعِظَامِ☆ مُنْتَهٰى كَمَالِ
النُّقْطَةِ الْمَفْرُوْضَةِ فِيْ دَوَائِرِ الْاَنْفِعَالِ☆ وَ
مَبْدَاِ مَا يَصِحُّ اَنْ يَشْمَلَهُ اسْمُ الْوُجُوْدِ
الْقَابِلِ لِتَنَوُّعَاتِ الْقَضَاءِ وَ الْقَدَرِ فِيْ
الْاَقْوَالِ وَ الْاَفْعَالِ☆ ظِلِّكَ الْوَارِفِ عَلٰى

مَمَالِكِ حِيْطَتِكَ الْاِلٰهِيَّةِ☆ وَ فَضْلِكَ
الذَّارِفِ عَلٰى مَاسِوَاكَ مِنْ حَيْثُ اَنْتَ اَنْتَ
بِمَا شِئْتَ مِنْ فُيُوْضَاتِكَ الْعَلِيَّةِ☆ سَرِيْرِ
الْاِسْتِوَاءِ الْمَعْنَوِيِّ☆ وَ سِرِّ سَرَائِرِ الْكَنْزِا
الْاَحَدِيِّ الصَّمَدِيِّ☆ شَامِلِ الدَّعْوَةِ
لِلْعَالَمِ تَفْصِيْلاً وَّاِجْمَالاً☆ اَكْمَلِ خَلْقِكَ
تَفْصِيْلاً وَّجَمَالاً☆ مَنْ بِهٖ اَقَلْتَ الْعَثْرَاتِ☆ وَ
لِاَجْلِهٖ غَفَرْتَ الزَّلَّاتِ☆ وَ بِفَضْلِهٖ غَمَرْتَ
الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ☆
☆ وَ بِذِكْرِهٖ عَمَرْتَ شَرَائِفَ
الْمَقَامَاتِ☆ وَلَهٗ اَخْدَمْتَ الْمَلَأَ الْاَعْلٰى☆ وَ
عَلَيْهِ اَثْنَيْتَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى☆ وَ مِمَّا
اَوْدَعْتَ فِيْ كَنْزِهٖ اَنْفَقْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
مَمْلُوْءٌ عَلٰى حَالِهٖ☆ وَبِمَا اَنْزَلْتَ عَلَيْهِ وَ
حَقَّقْتَهٗ فِيْهِ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ خَوَاصِّ
مَقَامِكَ الْاَقْدَسِ وَمُلُوْكِ كَمَالِهٖ☆ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ
حَبِيْبِكَ وَخَلِيْلِكَ وَصَفِيِّكَ وَنَجِيِّكَ وَ
مُجْتَبَاكَ وَ مُرْتَضَاكَ وَ الْقَائِمِ بِاَعْبَاءِ

دَعْوَتِکَ☆ وَالنَّاطِقِ بِلِسَانِ حُجَّتِکَ☆ وَالْهَادِیْ بِکَ اِلَیْکَ☆ وَالدَّاعِیْ بِاِذْنِکَ لِمَا لَدَیْکَ☆ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَوُرَّاثِہٖ کَوَاکِبِ آفَاقِ نُوْرِکَ☆ وَ نُجُوْمِ اَفْلَاکِ بُطُوْنِکَ وَظُهُوْرِکَ☆ خُدَّامِ بَابِہٖ☆ وَفُقَرَاءِ جَنَابِہٖ☆ وَالْمُتَرَاسِلِیْنَ عَلٰی حُبِّہٖ☆ وَالْمُتَلَازِمِیْنَ فِیْ قُرْبِہٖ☆ وَالْبَاذِلِیْنَ اَنْفُسَهُمْ فِیْ سَبِیْلِہٖ☆ وَالتَّابِعِیْنَ لِاَحْکَامِ تَنْزِیْلِہٖ☆ وَالْمَحْفُوْظَةِ سَرَائِرُهُمْ عَلَی الْعَقَائِدِ الْحَقَّةِ فِیْ مِلَّتِہٖ☆ وَالْمُنَزَّهَةِ ضَمَائِرُهُمْ عَنْ اَنْ یَحِلَّ بِهَا مَا لَا یُرْضِیْہِ فِیْ شَرِیْعَتِہٖ☆ وَاَتْبَاعِهِمْ بِحَقٍّ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ آمِیْن آمِیْن☆ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

صلاۃ الفاتح

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ۔

یہ چاروں درود شریف ولی کبیر، عالم شہیر، قطب دائرۃ الوجود، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صدق و صفا کے وارث، معارف الہیہ کے رازداں، سیدنا و مولانا ابوالمکارم شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رحمتہ اللہ علیہ [1] کے تالیف کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اسلاف اور ان کی

---

[1] سیدی شیخ ابوالمکارم شمس الدین محمد بن ابی الحسن البکری الصدیقی المصری الشافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۹۴ھ)، آپ کے صاحبزادے شیخ ابی سرور محمد بن محمد بن ابی الحسن علی بن عبدالرحمن البکری الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۲۸ھ) نے آپ کے مناقب پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام "الکوکب الدری فی مناقب الاستاذ البکری" ہے، شیخ عبدالقادر عید روی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۸ھ) نے اپنی کتاب "النور السافر عن اخبار القرن العاشر" میں آپ کے مناقب لکھے۔ لفظ "البکری" کی نسبت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف ہے جیسے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد "العمری فاروقی رضی اللہ عنہ" کہلاتی ہے اسی طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد "البکری الصدیقی" کہلاتی ہے۔ بعض بزرگوں کے نام کے ساتھ "دیار بکری" لکھا ہوتا ہے جیسے تاریخ الخمیس کے مصنف علامہ حسین بن محمد دیار بکری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۶۶ھ) تو یہ نسبت علاقہ "دیار بکر" جو کہ "موصل" کے قریب عراق میں ہے۔

اولاد پر خوش ہو اور ہمیں ان کی برکات روحانیہ سے نفع مند فرمائے۔ آمین۔

پہلا درود شریف جس کا آغاز "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نُوْرِكَ الْاَسْنٰی وَسِرِّكَ الْاَبْھٰی وَحَبِیْبِكَ الْاَعْلٰی وَصَفِیِّكَ الْاَزْكٰی" کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ اس کو میں نے عارف باللہ السید مصطفیٰ البکری رحمتہ اللہ علیہ کی شرح سے نقل کیا ہے۔ اسی شرح کے حاشیہ پر متعدد جگہ پر ایسی عبارات ملتی ہیں، جن سے یہ صراحت ہوتی ہے کہ آپ کے ہم نشین اور کاتب احمد العروسی نے یہ درود شریف شیخ محمد شمس الدین البکری رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھا ہے، اس لیے یہ نسخہ بہت ہی صحیح ہے۔

اس درود شریف کی فضیلت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس کے مولف سیدی شیخ محمد البکری رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ مقام قطبیت پر فائز تھے۔ یہ تمام عبارت شیخ سید مصطفیٰ البکری رحمتہ اللہ علیہ کی شرح کے[1] مقدمہ سے ماخوذ ہے۔

علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ثبت میں "مسبعات عشر" کا ذکر کرنے کے بعد سیدی ولی اللہ شیخ محمد البدیری القدسی رحمتہ اللہ علیہ[2] کی ثبت سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص یہ "مسبعات

---

[1] شیخ سیدی مصطفیٰ بن کمال الدین رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ) کی شرح کا نام "الفیوضات البکریہ" ہے۔

[2] شیخ سیدی مصطفیٰ بن کمال الدین حنفی رحمتہ اللہ علیہ احمد الحسنی البدیری الدمیاطی الشافعی الشاذلی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۰ھ)

عشر" روزانہ اسی ترتیب سے پڑھتا ہے' تو وہ دنیا اور حشر کی تمام مہلکات سے نجات پاتا ہے اور یہ گناہوں کا کفارہ ہیں اور تمام آفات سے محفوظ قلعہ ہے اور یہ نفع میں استاذ الاعظم عارف ربانی غوث حمدانی شیخ سیدی محمد الکبیر البکری الصدیقی الاشعری رحمتہ اللہ علیہ کے صلوات کے برابر ہے جب کہ یہ مشہور ہے کہ یہ صلوات مبارکہ آپ کو حضور نبی کریم ﷺ نے خود املا کرائے۔ لہٰذا اس کے پڑھنے والے کے لیے کس قدر عظیم اجر و ثواب ہوگا اور اللہ غفور و رحیم کی بارگاہ میں ذریعہ قرب اور حصول مقاصد کا سبب ہوگا۔ چنانچہ اس کی فضیلت اس سے ہی واضح ہے کہ یہ صلوات البکریہ کے وظائف میں شامل ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ البدیری رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو اپنی ثبت میں مکمل تحقیقات کے ساتھ درج کیا ہے۔ جو شخص اس سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے' تو اسے چاہیے کہ اس کی طرف رجوع کرے۔ کیونکہ و مشہور ہے اور "مسبعات عشر" یہ ہیں۔ سورۃ فاتحہ' سورۃ والناس' سورۃ فلق' سورۃ الکافرون اور آیتہ الکرسی سات سات بار پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سات بار پھر درود ابراہیمی سات بار' اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ' سات بار پھر یہ

دعا اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلاً وَّاٰجِلاً فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَانَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ رَؤُوْفٌ رَحِیْمٌ سات بار پڑھے۔ جو شخص اس کے زیادہ فوائد سے آگاہ ہونا چاہے' اسے چاہیے کہ وہ احیاء العلوم' [1] صلوات الدردیر [2] کے مقدمہ اور امام صاوی رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر کردہ شرح [3] کا مطالعہ کرے۔

اس صلوۃ کی شرح کے فوائد میں شارح (سیدی مصطفیٰ بن کمال الدین البکری الصدیقی الدمشقی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ) نے مصنف (شیخ ابو المکارم شمس الدین محمد البکری الصدیقی رضی اللہ عنہ) کے قول (و قبلہ اھل القرب) کے تحت الشفا الشریف سے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین ابو جعفر نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابو عبداللہ میں قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا مانگوں یا مرقد منور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر دعا کرو۔ آپ نے فرمایا کہ تم رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا رخ کیوں پھیرتے ہو۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تمہارے اور تمہارے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کے

---

[1] احیاء العلوم الدین' امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) کی تالیف ہے۔

[2] صلوات الدردیر' شیخ ابو البرکات احمد بن محمد بن احمد بن ابی حامد العروی الازھری المعروف الدردیر المصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۰۱ھ) کی تالیف ہے۔

[3] امام احمد الصاوی المصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۱ھ) کی شرح کا نام "الاسرار الربانیہ والفیوضات الرحمانیہ علی الصلوات الدردیریہ" ہے۔

قیامت تک وسیلہ ہیں۔ لہٰذا آپ انہی کی طرف رخ کیجئے۔ انہی کو شفیع بنایئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ الآیہ

درود شریف کے شارح رحمتہ اللہ علیہ نے درود شریف کے مصنف رضی اللہ عنہ کے قول یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کے تحت کہا ہے کہ مولف رحمتہ اللہ علیہ نے ان صلوات نبویہ کے تین مراکز مقرر کیے ہیں۔ پہلے اور دوسرے مرکز کو ان تینوں اسماء الٰہیہ سے وقف کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے والد گرامی (شیخ ابی الحسن البکری رحمتہ اللہ علیہ) نے حزب الفتح میں کیا اور شاید انہوں نے ان اسماء کو اس لیے ذکر کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ یہ عظیم ذکر "بسم اللہ" کے اسماء ہیں۔ اسی نسبت سے اہل کشف کے نزدیک اس کے بے شمار خواص ہیں اور روشن فضیلت ہے۔ کیونکہ ہر ذکر اس سے شروع ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ آخری کتاب قرآن کو بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا ہے۔

دوسرا درود شریف جو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِنَیِّرِ هِدَایَتِكَ الْاَعْظَمِ وَ سِرِّ اِرَادَتِكَ الْمَكْنُوْنِ مِنْ نُوْرِكَ الْمُطَلْسَمِ" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ میں نے اسے بھی عارف الکبیر سیدی مصطفیٰ البکری رحمتہ اللہ علیہ کی شرح[1] "النفحات

---

[1] اس درود شریف کی ایک شرح "شرح الصلوات البکری" کے نام سے شیخ ابو المحاسن السید محمد بن خلیل بن ابراہیم بن محمد بن علی بن محمد المشیشی الطرابلسی الحنفی القاوقجی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۵ھ) نے بھی لکھی ہے۔

الربیہ علی الصلوات البکریہ" سے نقل کیا ہے۔ اس شرح کے آخر میں شرح کے مولف شیخ مصطفیٰ البکری رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ) کے خادم اور فرماں بردار احمد العروسی کا ایک مکتوب بھی درج ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اس درود شریف کی قرات، تصحیح اور استفادہ کے لیے حضرت مولف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ۱۱۶۰ھ میں پہنچا۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس شرح کا پہلا ورق گم ہوگیا تھا اور بعد کے صفحات میں اس درود شریف کے مولف کے نام کی تصریح موجود نہیں۔ شرح کے مولف نے کہا ہے کہ میں نے اس شرح کا نام "النفحات الربیہ علی الصلوات البکریہ" رکھا ہے۔ یہ درود شریف الفاظ و معنی کے لحاظ سے پہلے درود شریف کی طرح فصاحت و بلاغت کا بلند نمونہ ہے اور یہ کہ ان دونوں درود شریف کی شرح کا مجموعہ اور شارح بھی ایک ہے۔ ان امور کے پیش نظر میرا (نبہانی) کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ درود شریف بھی سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ کا ہی تالیف کردہ ہے۔

مذکورہ شرح النفحات الربیہ علی الصلوات البکریہ کے فوائد میں سے اس کے آخر میں مصنف شیخ محمد البکری رضی اللہ عنہ کے قول: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے ذیل میں شارح شیخ مصطفیٰ البکری الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ حدیث جسے امام دیلمی[1] رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس میں حضرت عمرو بن نمر کا نام بھی مذکور

---

[1] حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فنا خسرو دیلمی شافعی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۹ھ)

ہے۔ فرمایا اے علی جب تو حیرت میں پڑ جائے تو کہہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور وہ حدیث جو کہ "جامع کبیر" میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے اور امام دیلمی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو اپنی مسند میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے فرماؤ کہ صبح و شام اور سوتے وقت دس دس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھ لیا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو صبح کے وقت دنیا کی مصیبتوں، شام کے وقت شیطان کے مکرو فریب اور سوتے وقت اپنے غضب سے محفوظ رکھے گا۔

تیسرا درود شریف جس کے شروع میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْجَمَالِ الْاَنْفَسِ وَالنُّوْرِ الْاَقْدَسِ کے الفاظ ہیں۔ یہ درود شریف بھی سیدی محمد بن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اسے میں (نبہانی) نے کتاب "مجموعہ صلاۃ" (تالیف علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ) اور علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ[1] کی کتاب "مسالک الحنفائی الصلاۃ علی النبی المصطفی"[2] اور ایک ایسے مکتوب سے نقل کیا ہے جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں کہ یہ درود شریف انفاس

---

[1] امام شہاب الدین احمد بن محمد ابی بکر القسطلانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ)

[2] کتاب کا پورا نام یہ ہے "مسالک الحنفاء الی مشارع الصلاۃ علی النبی علیہ صلاۃ والسلام مصطفی"۔

رحمانیہ' عوارف صمدانیہ' قطب دائرۃ الوجود' بدر الاساتذہ الشہود' تاج العارفین' سیدنا و استاذنا مولانا الشیخ محمد بن ابی الحسن البکری روح اللہ روحھما کا تحریر کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں ان کی برکات سے مستفیذ فرمائے۔

چنانچہ جو شخص اس درود شریف کی عمدگی الفاظ' بلندی معانی' تراکیب اسلوب اور بلاغت و فصاحت پر غور کرے گا' نیز جب اس کا تقابل پہلے دونوں درودوں سے کرے گا تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ ان آفتابوں کا مطلع ایک ہی آسمان ہے اور یہ چمکدار گوہر ایک ہی سمندر سے نکلے ہیں اور یہ بھی احتمال موجود ہے کہ یہ ان کے والد گرامی قطب کبیر الشہیر محمد ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ [1] کا تالیف کردہ ہو۔ کیونکہ وہ بھی "تاج العارفین" کے لقب سے مشہور ہیں اور یہ غلطی کاتب کو لگی ہو اور وہ "ابی الحسن" کے بجائے "ابن ابی الحسن" سمجھا ہو۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ (شیخ ابو الحسن البکری) بھی اکابر اولیاء اور سربر آوردہ علماء میں سے ہیں اور بہت سے مولفین نے یہاں تک بیان کیا کہ علوم میں تو آپ اجتہاد مطلق کے درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ یہاں ہم صرف ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو ان کی ولایت پر دلالت کرتا ہے اور اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انہیں کس قدر قرب حاصل تھا۔

---

[1] شیخ ابو الحسن محمد عبد الرحمن بن احمد البکری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ' ۸۹۹ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے' یہیں تعلیم پائی' آپ اکابر علماء میں سے تھے' آپ کی تصانیف چار سو سے زیادہ ہیں۔ ۹۵۲ھ میں قاہرہ میں انتقال ہوا' آپ ابو المکارم شمس الدین محمد البکری الصدیقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی ہیں۔

علامہ شیخ ابراھیم العیدی رحمتہ اللہ علیہ[1] نے اپنی کتاب "عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق" میں کہا ہے کہ شیخ ابی الحسن البکری رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ بڑی عابدہ' زاہدہ' تہجد گزار اور روزہ دار خاتون تھیں۔ انہوں نے اٹھارہ سال تک جامع ابیض (مصر) میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس عرصے میں انہوں نے وہاں احتراماً کبھی تھوکا تک بھی نہیں۔ وہ اپنے بیٹے ابی الحسن کو ہمیشہ عمدہ اور نفیس کپڑوں میں حج و زیارت سے منع کرتیں اور ہمیشہ اس سلسلہ میں انہیں سخت باتیں کہتی تھیں۔ اسی طرح کافی عرصہ گزر گیا۔ اس کے باوجود وہ اپنی والدہ محترمہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا اے بنت شیخ! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاملہ میں ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ اس بات پر انہوں نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا! تم ایسی بات کہنے والے کون ہوتے ہو۔ شیخ ابی الحسن البکری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا انشاء اللہ آپ عنقریب وہ بات دیکھیں گی' جو آپ کے انکار کو دور کر دے گی اور آپ کا مجھ سے علیحدہ رہنا ختم ہو جائے گا اور میں آپ کی زیارت سے راحت پاؤں گا۔ شیخ ابی الحسن البکری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ماجدہ اسی رات سوئیں تو رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مسجد نبوی شریف کے اندر موجود ہیں اور وہاں بہت سی قندیلیں روشن ہیں۔ ان میں سے ایک قندیل سب سے بڑی اور زیادہ روشن' خوبصورت اور حسین ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کس کی ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ آپ کے بیٹے ابو

---

[1] شیخ ابراہیم بن عامر بن علی العیدی المصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۹۱ھ)

الحسن کی ہے۔ پھر آپ نے حجرہ شریف کی طرف دیکھا تو وہاں حضور نبی کریم ﷺ کو جلوہ فرما دیکھا اور آپ ﷺ کی خدمت میں مجھے اسی عمدہ اور فاخرہ لباس میں ملبوس پایا۔ جس پر وہ تنکیر کیا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ اس لباس کو ایسے مقدس مقام پر پہنے ہوئے ہیں تو میں اس انکار کی وجہ سے پہلے زیارت کرنے سے محروم رہی۔ میں نے فوراً کہا "اتوب یا رسول اللہ" یا رسول اللہ ﷺ میں توبہ کرتی ہوں۔ شیخ ابی الحسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے مجھ پر کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ ہی مجھے کبھی تنہا چھوڑا اور انہوں نے اپنے بیٹے سیدی محمد البکری کے حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے تمام شرعی علوم اور حکم ربانیہ اپنے والد شیخ ابی الحسن البکری سے حاصل کیے اور کسی دوسرے عالم اور عارف کے پاس انہیں نہیں بھیجا۔ شیخ ابن الحسن البکری الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ۹۵۲ھ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً چون سال دو ماہ تھی۔ جیسا کہ ان کے بیٹے سیدی محمد البکری رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

چوتھا درود شریف جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ الاخر سیدی شیخ احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ "ورد الدردیر" کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ اس درود شریف کو "صلواۃ الفاتح" کہا جاتا ہے اور یہ بھی سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ نیز آپ نے یہ بیان کیا کہ جو شخص زندگی میں اس درود شریف کو ایک

بار پڑھے گا' وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ بعض سادات مغرب نے کہا ہے کہ یہ درود اللہ تعالیٰ کے ایک صحیفہ میں نازل ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ اسے ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک بار پڑھنا چھ لاکھ کے برابر ہے۔ جو شخص چالیس روز تک اسے باقاعدگی سے پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور جو شخص جمعرات' جمعہ یا ہفتہ کی رات اس درود شریف کو ہزار بار پڑھے گا' اسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی۔ چاہیے کہ اس درود شریف کو ہزار بار پڑھنے سے پہلے چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ القدر' دوسری میں الزلزلہ' تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں معوذتین پڑھے اور درود شریف پڑھنے کے وقت عود کی خوشبو (اگربتی وغیرہ) جلائے۔ اگر تیری زیارت کرنے کی خواہش ہو تو تجربہ کر کے دیکھ لے۔

سیدی شیخ احمد بن زینی دحلان مکی شافعی امام حرم کعبہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے "مجموعہ درود" میں ذکر کیا ہے کہ یہ درود سیدی' قطب کامل' السید الشریف الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے جو مبتدی' منتہی اور متوسط سب کے لیے مفید ہے اور بہت عارفین نے اس درود کے اسرار و عجائب بیان کیے ہیں جن سے عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔

جو شخص روزانہ ایک سو بار اسے باقاعدگی سے پڑھتا ہے' اس کے بہت سے حجابات کھل جاتے ہیں اور اسے وہ انوار حاصل ہوتے ہیں' جس کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس بات کی تائید کہ یہ درود سیدی محمد

البکری رضی اللہ عنہ کا ہے' شیخ صاوی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ محدث شام شیخ عبدالرحمٰن الکزبری الکبیر رحمتہ اللہ علیہ [1] نے شیخ البدیری القدسی رحمتہ اللہ علیہ کی اجازت میں اس درود شریف کو جملہ فوائد کے ساتھ اپنی کتاب (ثبت کزبری) کے اختتام میں ذکر کیا ہے اور اسے سیدی محمد البکری رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن کزبری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا وہ فوائد جو کہ مجھے اپنے مشائخ سے حاصل ہوئے' ان میں یہ درود شریف بھی ہے جو کہ سیدی استاذ محمد البکری رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور کہا کہ اس درود شریف کے مصنف سیدی استاذ شیخ محمد البکری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص اس درود شریف کو زندگی میں ایک بار پڑھے گا' اگر وہ دوزخ میں ڈالا جائے تو وہ مجھے اللہ کے ہاں پکڑ لے اور وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ۔

شیخ الکزبری رحمتہ اللہ علیہ کی عبارت یہاں تک ختم ہوئی۔ یہ درود شریف جو اوپر ذکر ہوا' اس میں لفظ "الناصر" اور "الھادی" سے پہلے "واؤ" نہیں ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن الکزبری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مذکورہ اجازت نامہ

---

[1] الامام العلامہ المحدث سیدی شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن الدمشقی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ مدفون مکہ مکرمہ شریف۔ (المتوفی ۱۲۶۲ھ)

میں بعض مشائخ سے حاصل شدہ فوائد کا ذکر کرتے ہوئے شیخ حکیم ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک حدیث کا ذکر کیا ہے، جسے انہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ دس کلمات نماز صبح کے بعد پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو پانچ طرح سے دنیا میں اور پانچ طرح سے آخرت میں کفایت کرے گا اور جزاء عطا فرمائے گا۔ کلمات یہ ہیں:

۱۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ
۲۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَھَمَّنِیْ
۳۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ
۴۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ
۵۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ
۶۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ
۷۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْاَلَةِ فِی الْقَبْرِ
۸۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ
۹۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
۱۰۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

سیدی شیخ محمد بن ابی الحسن البکری الصدیقی الشافعی رضی اللہ عنہ

میرا (نبہانی) کا خیال ہوا کہ میں سیدی محمد ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ جو کہ مذکورہ چاروں درود شریف کے مولف ہیں، آپ کے کچھ حالات لکھ دوں تاکہ ان کے واقفیت کی وجہ سے پڑھنے والے کی رغبت زیادہ

ہو اور نیز اس درود کی فضیلت اور جلالت اس کے مولف کی رفعت شان اور علو مرتبت سے واضح ہو جائے۔

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی بہت سی کتابوں میں بڑے اچھے اوصاف اور بلیغ عبارات سے ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنے غیر مطبوعہ "طبقات" میں لکھتے ہیں کہ شیخ سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ شیخ کامل، علوم دینیہ میں راسخ اور شریعت محمدی میں کامل ابن کامل تھے۔ ان کی شہرت، تعریف سے بے نیاز تھی۔ ظاہر ہے کہ اس شخص کے بارے میں انسان کیا کہہ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف کی بے پناہ بارش فرمائی ہو لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے، آپ کے ہم عصر اہل علم لوگوں میں سے کوئی بھی آپ کا ہم پلہ نہ تھا۔ کیونکہ اس زمانے کے لوگ اس امر پر متفق تھے کہ مصر سے زیادہ کسی شہر میں اہل علم نہیں ہیں اور مصر میں ان جیسا کوئی عالم دین نہیں تھا۔ چنانچہ تمام دنیا کے لوگ ان کی جلالت علمی پر متفق ہیں۔ میں ان کے مناقب و اوصاف سے اس قدر آگاہ ہوں کہ عام آدمی ان کے سننے کا اہل نہیں۔ ان کا اظہار آخرت میں ہی ہو گا۔

امام عبدالوهاب شعرانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "لطائف المنن"[1] میں موجود ہے کہ انہوں نے کہا بخدا وہ کون ہے جس نے عمر بھر میں سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ جیسا کوئی عالم دیکھا ہو یا ان کی طرح علوم و معارف سے لبریز گفتگو کسی سے سنی ہو۔ صغر سنی میں ہی ان کے بارے میں عقلیں حیران رہ جاتی تھیں۔ ان کے متعلق جو حسن ظن نہیں رکھتا یقیناً وہ اہل زمانہ کی مدد و

---

[1] کتاب کا پورا نام یہ ہے "لطائف المنن والاخلاق فی بنیان وجوب التحدث بنعمته الله سبحانه وتعالی الاطلاق"

نصرت سے محروم ہے۔ کیونکہ سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں سیدی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح تھے اور ہمیشہ اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے گفتگو فرماتے تھے اور امام شعرانی نے اپنی کتاب "الاخلاق المتبولیہ" [1] میں آپ کی عمدہ تعریف کی ہے اور اس کے علاوہ اپنی دوسری کتاب "عقود العهود" میں بھی آپ کا ذکر کیا ہے اور آپ کی ایک بہت بڑی کرامت نقل کی ہے جو آپ سے ظہور پذیر ہوئی۔ کتاب "عمدۃ التحقیق" کے مصنف شیخ ابراهیم العیدی المالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کے مناقب پر لکھی ہوئی کتاب "الکوکب الدری" [2] میں ہے کہ سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے ایک سال حج کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت کی۔ جب آپ روضہ مبارک اور منبر شریف کے درمیان بیٹھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مخاطب فرما کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو برکت دے۔

کتاب "الکوکب الدری" کے مصنف لکھتے ہیں شیخ محمد المغربی الشاذلی رحمتہ اللہ علیہ [3] نے فرمایا کہ میں نے ایک سال بیت اللہ شریف کا حج کیا تو وہاں سیدی شیخ محمد البکری رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ جب میں مدینہ منورہ شریف

---

[1] کتاب کا پورا نام یہ ہے "الاخلاق المتبولیہ المفاضتہ من الحضرۃ المحمدیہ"

[2] الکوکب الدری فی مناقب الاستاذ البکری، تالیف شیخ محمد ابن محمد بن ابی الحسن البکری الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۲۸ھ)

[3] شیخ محمد المغربی الشاذلی المصری رحمتہ اللہ علیہ بقول علامہ عبد الرؤف مناوی رحمتہ اللہ علیہ آپ کا وصال گیارہویں صدی ہجری کی ابتداء میں ہوا۔ (جامع کرامات اولیاء از علامہ یوسف نبہانی)

حاضر ہوا تو ایک روز میں نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لیے حرم نبوی شریف گیا تو مجھے وہاں سیدی شیخ محمد البکری رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی۔ آپ درس دے رہے تھے۔ دوران درس آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات کہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ "قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ تَعَالٰی مَشْرِقًا کَانَ اَوْ مَغْرِبًا" (یعنی میرے قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں۔ خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں) شیخ مغربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں جان گیا کہ آپ کو قطبیت کبریٰ کا مرتبہ عطا کیا گیا ہے اور یہ آپ کی زبان حال ہے۔ میں تیزی سے آپ کی طرف بڑھا اور پاؤں کو بوسہ دیا اور آپ سے بیعت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اولیاء اللہ جو زندہ ہیں' وہ اپنے اجسام سے اور جو فوت ہو چکے ہیں' وہ اپنی ارواح سے ان پر گرے پڑتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے علماء کبار نے آپ کے حالات اپنی کتابوں میں کامل ترین اوصاف کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ جیسے شہاب الدین خفاجی رحمتہ اللہ علیہ [1] نے اپنی کتاب "ریحانتہ" [2] میں اور علامہ مناوی رحمتہ اللہ علیہ [3] نے "طبقات" میں کہا ہے کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کا ایک بندہ تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری اس مجلس میں تمہارے ساتھ ہے۔ اس کے پاس روزانہ ایک حسین فرشتہ اترتا ہے جو انہیں عمدہ اخلاق کا حکم دیتا ہے اور برے اخلاق سے منع کرتا ہے۔ (اس سے ان کی اپنی ذات مراد تھی)

---

[1] شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۹ھ)

[2] کتاب کا پورا نام "ریحانتہ الالباد زہرۃ الحیاۃ الدنیا" ہے۔

[3] شیخ امام شمس الدین محمد المعروف عبدالرؤف مناوی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۰ھ)

عمدۃ التحقیق کے مصنف شیخ ابراھیم العبیدی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ علامہ شیخ عبدالقادر محلی رحمتہ اللہ علیہ نے بالمشافہ مجھے یہ بتایا کہ جب تجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو اور تو دنیا میں کسی جگہ بھی ہو تو شیخ سیدی محمد البکری رحمتہ اللہ علیہ کی قبر کی طرف متوجہ ہو تو کہہ "یَا شَیْخ مُحَمَّدْ یَا اِبْنِ اَبِیْ الْحَسَنْ یَا اَبْیَضَ الْوَجْہِ یَا بَکَرِیْ تَوَسَّلْتُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ کذا و کذا" (یعنی اے شیخ محمد' اے ابن ابی الحسن' اے سفید چہرے والے' اے بکری' میں فلاں فلاں حاجت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں) بلاشبہ وہ حاجت پوری ہوگی۔ یہ عمل مجرب ہے۔ آپ کی قبر مبارک مصر میں ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۳/ ذی الحج ۹۳۰ھ کو ہوئی اور آپ کی وفات ۹۹۶ھ میں ہوئی۔ جو شخص آپ کے اور آپ کے اسلاف اور اولاد کے مناقب معلوم کرنا چاہے تو اسے کتاب "عمدۃ التحقیق" کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدی الشیخ محمد البکری رضی اللہ عنہ کے یہ مناقب لکھنے کے بعد بیروت شہر (لبنان) میں اللہ تعالیٰ نے مجھے میری صالحہ' پاکدامن اور عفیفہ بیوی صفیہ بنت الماجد المقدام المرحوم محمد بک السجعان سے جو بیروت شہر کے رؤسا میں تھے اور بیروت کے پرانے باشندے تھے' ایک لڑکا عطا فرمایا۔ میں نے اس کا نام محمد' لقب شمس الدین اور کنیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک سے برکت حاصل کرنے کے لیے ابوالمکارم رکھی اور وہی مقصود اصلی ہیں یعنی سیدی

محمد البکری کا نام' لقب اور کنیت تھی۔

میرے لڑکے کی ولادت ہفتہ کی رات تیسری ساعت کے نصف میں بائیس ماہ ذی الحج ۱۳۰۹ھ کو چودہ یا سترہ ماہ کے حمل کے بعد ہوئی۔ ماہ شوال کے چوتھے جمعہ ۱۳۰۸ھ کو حمل قرار پایا۔ ہمیں قوی دلائل و علامات سے اس دن وقوع حمل کا یقین ہو گیا۔ جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہ رہا اور استقرار حمل کے تقریباً چار ماہ بعد' اور یہ اس میں روح داخل ہونے کا وقت ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اس کی والدہ جو کہ صالحات صادقات میں سے ہے' میں نے اسے کبھی جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ اس نے ایک سچا خواب دیکھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ مشرق سے سورج طلوع ہوا ہے اور ضحیٰ کے وقت کے مطابق آسمان میں بلند ہوا' پھر نیچے اترا اور اس کے پاس آیا اور اس میں داخل ہو گیا۔ اسے خواب میں متحقق ہوا کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ مجھے اس سے اس مبارک خواب کی اطلاع علی الصبح دی۔ جس سے میں بہت خوش ہوا۔ میرا پختہ ارادہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جب مجھے لڑکا عنایت کرے گا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا اور اسے ناصر الدین کے لقب سے ملقب کروں گا۔ کیونکہ یہ میرے دادا کا لقب ہے۔ لیکن جب مجھے یہ خواب سنایا گیا تو میں نے اس کا لقب شمس الدین رکھنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو اس کے پیدا ہونے سے پہلے خبر دے دی۔

نو ماہ مکمل ہونے کے بعد جو کہ وضع حمل کی اکثر و بیشتر مدت ہے' ولادت کے آثار ظاہر ہوئے لیکن پھر وہ آثار جاتے رہے۔ یہاں تک کہ میری بیوی چلنے پھرنے لگی۔ ہمیں اس سے حیرانگی ہوئی۔ اسی طرح وقت

گزرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مذکورہ وقت میں پیدا ہوا۔

وہ چیز جو اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ پیدا ہونے والا انشاء اللہ تعالیٰ اخیار صالحین میں سے ہوگا۔ اس کی والدہ سے وہ قربت' جس کے نتیجے میں اس کا حمل قرار پایا' میں شدید بیماری کی وجہ سے جس سے میری آرزوئیں کم اور اعمال دوگنے ہوگئے تھے' دنیا سے انتہائی کم رغبت اور آخرت کا انتہائی راغب تھا۔ والحمد اللہ علیہ و علی زوالہ شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتابوں میں تصریح کی ہے کہ پیدا ہونے والا اس حالت پر ہوتا ہے' جس حالت میں اس کا والد نزول نطفہ کے وقت باعتبار اخلاق ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نام' کنیت اور لقب میں موافقت دے اور ولادت کا مہینہ ذی الحج موافق ہوا ہے۔ میں اللہ کریم الوہاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسے علم' عمل' معارف لدنیہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صالحین کے نزدیک کرے۔ بطفیل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے موافق کرے۔ خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کی ذریت مبارکہ' بالخصوص سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین' آمین۔

میرا ارادہ ہے میں سیدی محمد البکری رضی اللہ عنہ کے مناقب اور حالات کسی مستقل کتاب میں جمع کروں اور ان کے اور ان کے دادا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آپ کے پاکیزہ خاندان رضی اللہ عنہم کے ساتھ تقرب حاصل کرنے کے لیے اسے شائع کروں۔

صلاۃ اولی العزم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَ مَا بَیْنَهُمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ درود اولی العزم ہے۔ جو شخص اس درود شریف کو تین بار پڑھتا ہے، تو گویا اس نے درود شریف کی کتاب "دلائل الخیرات" پڑھ کر ختم کر لی۔ اسے اس کے مولف سیدی ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی الشریف الحسنی رضی اللہ عنہ سے دلائل الخیرات شریف کے شارحین نے نقل کیا ہے۔

صلاۃ السعادۃ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

یہ درود سعادت ہے۔ سیدی شیخ احمد الصاوی المالکی الخلوتی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف چھ لاکھ درود شریف کے برابر ہے۔ فرمایا اسے سعادت دارین کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے اسے صلوۃ السعادۃ کہا جاتا ہے۔ الاستاذ سیدی شیخ احمد دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ درود میں لکھا ہے کہ ان نہایت عمدہ اور

فاضلہ الفاظ کی ایک فضیلت یہ ہے جس کے بارے میں بعض عارفین نے ذکر کیا ہے کہ اس کا ثواب چھ لاکھ درود شریف کے برابر ہے۔ جو شخص اس درود شریف کو ہر جمعہ ہزار بار پڑھے گا' وہ دونوں جہانوں کے سعادت مند لوگوں میں سے ہو گا۔

صلاۃ الرئوف الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّئُوْفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَقَدِیْمٍ۔

اس درود شریف کو صلوۃ "الروف الرحیم" کہا جاتا ہے۔ شیخ سیدی احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بزرگ ترین الفاظ سے ہے۔ اس درود شریف کو بکثرت پڑھنا چاہیے۔

صلاۃ الکمالیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ۔

شیخ سیدی احمد الصاوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ الفاظ درود شریف اہل طریق کے ہیں جو صلاۃ کمالیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ ان کے اہم وظائف میں سے ہے۔ جسے ہر نماز کے بعد دس بار پڑھا جاتا ہے اور ایک دوسری جگہ ایک سو بار یا اس سے زیادہ پڑھنے کے بارے میں بھی آیا ہے۔ اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں۔ اسی لیے صوفیاء کرام نے اسے اختیار کیا ہے۔ سیدی محمد ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ثبت (عقود اللالی فی اسانید العالی) میں شیخ ابی المواھب بن شیخ عبدالباقی حنبلی سے، انہوں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے علامہ احمد المقری المالکی رحمتہ اللہ علیہ[1] سے نقل کیا ہے کہ اس درود شریف کا ثواب چودہ ہزار درود شریف کے برابر ہے۔

صلاۃ الانعام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰهِ وَاِفْضَالِهٖ۔

شیخ سیدی احمد الصاوی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ الانعام ہے۔ اس درود شریف کو پڑھنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی نعمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں۔

---

[1] شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن احمد المقری المغربی المالکی المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۴۳ھ)

صلاۃ العالی القدر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

یہ صلاۃ العالی القدر ہے۔ شیخ احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ نے ''صلوات الدردیر'' کی شرح میں اور علامہ محمد الامیر الصغیر رحمتہ اللہ علیہ نے امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو ہمیشگی کے ساتھ ہر جمعہ کی رات کو خواہ ایک بار ہی پڑھنا لازم کرے گا' اسے نبی کریم ﷺ ہی لحد میں رکھیں گے۔ شیخ احمد بن زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ درود میں بڑی تفصیل سے اس درود شریف کے فوائد بیان کیے ہیں۔ فرماتے ہیں:

بہت سے دوسرے عارفین نے لکھا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس درود شریف کے پڑھنے پر ہمیشگی کرے گا' خواہ ایک ہی مرتبہ ہو' تو موت کے وقت اس کی روح کے سامنے نبی کریم ﷺ کی روح متمثل ہوگی اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی' یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ نبی کریم ﷺ ہی اسے لحد میں اتار رہے ہیں اور بعض عارفین نے کہا کہ جو شخص اس درود شریف کے پڑھنے پر ہمیشگی کرے تو اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ اسے ہر رات دس بار پڑھے اور جمعہ کی رات کو ایک سو بار پڑھے' یہاں تک کہ انشاءاللہ اسے یہ فضل اور خیر عظیم حاصل ہو۔ درود شریف یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"۔

علامہ احمد دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ سیدی شیخ عثمان دمیاطی رحمتہ اللہ علیہ اس درود شریف میں لفظ "العلی القدر" پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ انہوں نے اس درود شریف کو ایسے ہی الفاظ کے ساتھ حاصل کیا ہے اور آپ اس درود شریف کے بے شمار فضائل بیان فرماتے تھے۔ آپ اسے ہر نماز کے بعد ایک بار یا تین بار پڑھا کرتے تھے اور کچھ الفاظ اس درود شریف کے درمیان بڑھاتے تھے۔ جن کو انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے حاصل کیا اور بیان فرماتے تھے کہ ان الفاظ میں فضائل ہیں اور ان الفاظ سے درود شریف میں دعا' استغفار اور نبی کریم ﷺ پر درود جمع ہو جاتا ہے اور جن الفاظ سے آپ درود شریف پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَلِیِّ الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَالْطُفْ بِیْ فِیْمَا جَرَتْ بِہِ الْمَقَادِیْرُ وَ اغْفِرْلِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَارْحَمْنِیْ وَاِیَّاھُمْ بِرَحْمَتِکَ

الْوَاسِعَۃِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا کَرِیْمُ یَارَحِیْمُ"۔

آپ ہمیشہ سفر میں ہوں یا گھر میں ہر نماز کے بعد خواہ فرض ہو یا نفل، ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر اس درود شریف کو انہی الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ آپ اس درود کی وجہ سے ایسے عجائبات دیکھتے تھے، جن کی قدر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

بعض مشائخ نے مذکورہ الفاظ میں "بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ" کا اضافہ کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان الفاظ کے ساتھ اپنی ذات اقدس پر درود پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے اس درود میں ان الفاظ کے ساتھ اضافہ کرنا چاہیے جسے شیخ (المحدث عثمان دمیاطی مصری رحمۃ اللہ علیہ) پڑھا کرتے تھے تاکہ انشاء اللہ تعالیٰ اجر زیادہ ہو۔

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف جن الفاظ کے ساتھ بھی ہو، وہ مفید ہے۔ تنویر قلوب اور مریدین کا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں درود شریف سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف کی ہمیشگی کرنے والے کو انوار کثیرہ حاصل ہوتے ہیں اور اس کی برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ملاقات نصیب ہو جاتی ہے یا پھر کسی ایسے اللہ والے سے مل جاتا ہے جو اسے وہاں تک پہنچا دے۔ خصوصاً جب کہ یہ

استقامت کے ساتھ ہو' اور خصوصاً آخری زمانہ میں جب لوگوں پر امور خلط ملط ہیں اور صحیح مرشدین کی قلت ہے' تو جو شخص لوگوں کی ہدایت اور ارشاد کا ارادہ رکھتا ہے' اسے لازم ہے کہ ہر خاص و عام کو استغفار اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دے۔

صلاۃ لسیدی احمد الخجندی رحمہ اللہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ۔

یہ الفاظ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی عمدہ کیفیت ہے۔ حافظ شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں اس درود شریف کو شیخ جلال الدین ابی طاہر احمد الجندی الحنفی المدنی رحمتہ اللہ علیہ [۱] کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جو مقبول رسول اللہ ﷺ کے نام مشہور ہیں۔ کیونکہ وہ اس درود شریف کا شغل رکھتے تھے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار درود کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس درود اور دوسرے درودوں کے پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے' آمین۔ اس درود شریف کو شیخ سیدی محمد عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں شیخ عبدالکریم الشراباتی الحلبی رحمتہ اللہ علیہ [۲] کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

---

[۱] شیخ جلال الدین ابی طاہر احمد خجندی رحمتہ اللہ علیہ' آپ خجند سے آکر مدینہ منورہ آباد ہو گئے تھے' آپ نے قصیدہ بردہ کی شرح بھی لکھی۔ (المتوفی ۸۰۳ھ)

[۲] شیخ عبدالکریم بن احمد بن علوان بن عبداللہ الشراباتی الحلبی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۸ھ)

صلاۃ دافع المصائب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

علامہ ابن عابدین دمشقی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو اپنی کتاب میں اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد رحمتہ اللہ علیہ [1] سے نقل کیا اور انہوں نے عبدالصالح شیخ احمد حلبی رحمتہ اللہ علیہ اسے نقل کیا جو کہ ایک ایسی شخصیت تھی کہ جن پر نیکی کے نشانات روشن تھے اور انہوں نے مفتی دمشق علامہ حامد آفندی العمادی رحمتہ اللہ علیہ [2] سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ دمشق کے وزراء نے ارادہ کیا کہ مجھ (مفتی حامد العمادی) سے سخت باز پرس کریں۔ میں نے یہ سن کر رات بڑی بے چینی سے گزاری۔ اسی رات مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے تسلی دی اور اس درود شریف کے الفاظ سکھائے اور فرمایا کہ جب تم پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ کی برکت سے تنگیاں دور فرما دے گا اور وہ یہی درود ہے جو اوپر لکھا گیا ہے اور سیدی شیخ حامد العمادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہیں کسی معاملہ میں بڑی بے چینی ہوئی تو میں نے اسے راہ چلتے ہوئے پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی سو قدم بھی نہیں چلا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تنگی دور فرما دی۔ اسی طرح ایک بار ایک حادثہ کے وقت میں نے اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے تھوڑی ہی دیر میں اسے دور فرما دیا۔

---

[1] شیخ سید محمد شاکر العقاد بن علی بن حسن السالمی العمری الفیوفی المصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۰۲ھ)

[2] شیخ حامد بن علی بن ابراہیم بن عبدالرحیم آفندی العمادی الدمشقی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی

علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس درود شریف کو ایک فتنہ عظیم کے وقت پڑھا جو کہ دمشق میں واقع ہوا تھا، میں نے اسے ابھی دو سو مرتبہ نہیں پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے آ کر اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ میری اس بات پر گواہ ہے۔

علامہ ابن عابدین دمشقی شامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ درود شریف شیخ عبدالکریم بن احمد الشراباتی حلبی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب میں بھی ملا ہے لیکن وہ عدد مخصوص سے مقید ہے اور اس میں کچھ تبدیلی ہے۔ شیخ شراباتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں عارف باللہ شیخ عبدالقادر بغدادی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ [1] کے ذکر کے ضمن میں کہا ہے کہ وہ تمام باتیں جن سے انہوں نے مجھے مشرف فرمایا ایک یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر یہ درود شریف پڑھنا ہے۔ دن رات میں تین سو مرتبہ پڑھنا اور شدائد کے وقت ہزار بار پڑھے کیونکہ یہ مجرب تریاق ہے اور وہ یہ ہے:

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ"۔

علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ عبدالکریم شراباتی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد مکرم سے سنا کہ بدبودار چیز کھانے سے جو منہ میں بدبو ہو جاتی ہے، اس کو زائل کرنے کی دوا یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ اور انہوں نے بتایا کہ شرط یہ ہے کہ اسے ایک ہی سانس میں گیارہ بار پڑھے۔ شیخ

---

[1] شیخ عبدالقادر بغدادی صدیقی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۹۳ھ)

شرابانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ میں نے اور دوسرے احباب نے کئی مرتبہ آزمایا تو اسے طلوع سحر کی مانند سچا پایا۔

صلاۃ السقافیہ

لسیدی عبداللّٰہ السقاف رحمتہ اللّٰہ علیہ

السقافیہ لسیدی عبداللّٰہ السقاف رحمہ اللّٰہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سُلَّمِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّةِ الْمُنْطَوِيَةِ فِى الْحُرُوْفِ الْقُرْآنِيَّةِ مَهْبَطِ الرَّقَائِقِ الرَّبَّانِيَّةِ النَّازِلَةِ فِى الْحَضْرَةِ الْعَلِيَّةِ الْمُفَصَّلَةِ فِى الْاَنْوَارِ بِالنُّوْرِ الْمُتَجَلِّيَةِ فِى لُبَابِ بَوَاطِنِ الْحُرُوْفِ الْقُرْآنِيَّةِ الصِّفَاتِيَّةِ فَهُوَ النَّبِىُّ الْعَظِيْمُ مَرْكَزُ حَقَائِقِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُفِيْضُ الْاَنْوَارِ اِلَى حَضَرَاتِهِمْ مِنْ حَضْرَتِهِ الْمَخْصُوْصَةِ الْخَتْمِيَّةِ شَارِبُ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ مِنْ بَاطِنِ بَاطِنِ الْكِبْرِيَاءِ مُوْصِلُ الْخُصُوْصِيَّاتِ الْاِلٰهِيَّاتِ اِلَى اَهْلِ

الاصطفاء مركز دائرة الانبياء والاولياء منزل النور بالنور المشاهد بالذات المكاشف بالصفات العارف بظهور تجلي الذات في الاسماء والصفات العارف بظهور القرآن الذاتي في الفرقان الصفاتي فمن ههنا ظهرت الوحدتان المتعاكستان الحاويتان على الطرفين ☆ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد صاحب اللطيفة القدسية المكسوة بالاكسية النورانية السارية في المراتب الالهية المتكملة بالاسماء والصفات الازلية والمفيضة انوارها على الارواح الملكوتية المتوجهة في الحقائق الحقية النافية لظلمات الاكوان العدمية المعنوية ☆ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد الكاشف عن المسمى بالوحدة الذاتية ☆ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد جامع الاجمال الذاتي القرآني حاوي التفصيل الصفاتي الفرقاني ☆ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد

صَاحِبِ الصُّوْرَةِ الْمُقَدَّسَةِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ
سَمَاءِ قُدْسِ غَيْبِ الْهُوِيَّةِ الْبَاطِنَةِ الْفَاتِحَةِ
بِمِفْتَاحِهَا الْاِلٰهِيِّ لِاَبْوَابِ الْوُجُوْدِ الْقَائِمِ
بِهَا مِنْ مَطْلَعِ ظُهُوْرِهَا الْقَدِيْمِ اِلَى اسْتِوَاءِ
اِظْهَارِهَا لِلْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ☆ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى حَقِيْقَةِ الصَّلَوَاتِ وَرُوْحِ
الْكَلِمَاتِ قِوَامِ الْمَعَانِى الذَّاتِيَّاتِ وَ
حَقِيْقَةِ الْحُرُوْفِ الْقُدْسِيَّاتِ وَ صُوَرِ
الْحَقَائِقِ الْفُرْقَانِيَّةِ التَّفْصِيْلِيَّاتِ☆
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ الْجَمْعِيَّةِ الْبَرْزَخِيَّةِ الْكَاشِفَةِ عَنِ
الْعَالَمِيْنِ الْهَادِيَةِ بِهَا اِلَيْهَا هِدَايَةً قُدْسِيَّةً
لِكُلِّ قَلْبٍ مُنِيْبٍ اِلَى صِرَاطِهَا الرَّبَّانِيِّ
الْمُسْتَقِيْمِ فِى الْحَضْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ☆ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوَصِّلِ
الْاَرْوَاحِ بَعْدَ عَدَمِهَا اِلَى نِهَايَاتِ غَايَاتِ
الْوُجُوْدِ وَالنُّوْرِ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاسِطَةِ الْاَرْوَاحِ الْاَزَلِيَّةِ فِى
الْمَدَارِجِ الظُّهُوْرِيَّةِ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ

الْقُدْسِيَةِ الْجَاذِبَةِ لِلْاَرْوَاحِ الْمَعْنَوِيَةِ☆
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ الْوُجُوْدِيَةِ الذَاهِبَةِ
بِظُلُمَاتِ الطَّبَائِعِ الْحِسِيَّةِ وَالْمَعْنَوِيَةِ☆
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مُسْتَقَرِّ بُرُوْزِ الْمَعَانِى الرَّحْمَانِيَةِ مِنْهَا
خَرَجَتِ الْخُلَّةُ الْاِبْرَاهِيْمِيَّةُ وَمِنْهَا حَصَلَ
النِّدَاءُ بِالْمَعَانِى الْقُدْسِيَةِ لِلْحَقِيْقَةِ
الْمُوْسَوِيَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ جَعَلْتَ وُجُوْدَكَ الْبَاقِى
عِوَضًا عَنْ وُجُوْدِهِ الْفَانِى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَعَلٰى اَصْحَابِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ ۝ هكذا
فى الاصل بتقديم اصحابه على آله۔

علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ثبت (عقود اللالی فی الاسانید العالی) میں سید عبداللہ سقاف رحمتہ اللہ علیہ [1] کا درود [2] ذکر کیا ہے۔ اس کا عنوان انہوں نے یہ رکھا "حزب سید الولی الشہیر

---

[1] شیخ عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن احمد بن الحسین المکی الحسینی السقاف رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۰ھ)

[2] شیخ کمال الدین محمد بن عبدالرحمن الحلبی ثم القسطنطینی الخلوتی الرفاعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۹ھ) نے اس درود شریف کی شرح لکھی جس کا نام "الاتحاف بشرح صلوات السقاف ہے

والقطب الكبير عمدة المطلعين وراس المكاشفين السيد عبدالله ابن السيد علی باحسين السقاف" یہ عنوان درج کرنے کے بعد پھر اس درود شریف کو درج کیا۔ اس کے بعد "صلاۃ المشیشیہ" درج کیا ہے اور آخر میں بیان کیا کہ میں (ابن عابدین) کہتا ہوں کہ اسے (صلاۃ المشیشیہ کو) شیخ محمد شاکر العقاد رحمتہ اللہ علیہ کے شیخ طریقت رحمتہ اللہ علیہ نے امام عارف' ولی کبیر' العالی القدر الشہیر' الحسیب النسیب' بھجۃ النفوس' تاج العروس سیدی عبدالرحمٰن بن مصطفٰی العیدروس رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا اور انہوں نے اسے پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ اسی طرح شیخ نے استاذ مذکور کے سامنے "صلاۃ سیدی عبدالسقاف" کو پڑھا اور انہوں نے انہیں اجازت عطا فرمائی۔ پھر علامہ ابن عابدین رحمتہ اللہ علیہ نے مذکورہ درود شریف کا ذکر کیا اور آخر میں فرمایا کہ میں نے ایک مجموعہ میں دیکھا ہے کہ اس درود شریف کا نام "صلوات الختام علی النبی الختام" ہے اور اس کے مولف رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے' یا اس کی طرف دیکھے اس کے لیے نبی کریم ﷺ کی طرف سے حسن خاتمہ اور شفاعت کبریٰ کی ضمانت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا! اے عبداللہ یہ تیرے لیے تیری اس تالیف (درود) پر انعام ہے۔

صلوات

لسیدی عبدالغنی النابلسی رضی اللہ عنہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاتَکَ الْقَدِیْمَۃَ الْاَزَلِیَّۃَ☆ الدَّائِمَۃَ الْبَاقِیَۃَ

الْاَبَدِيَّةِ ☆ الَّتِيْ صَلَّيْتَهَا فِيْ حَضْرَةِ عِلْمِكَ
الْقَدِيْمِ ☆ الَّذِيْ اَنْزَلْتَهُ بِمَلَائِكَتِكَ فِيْ
حَضْرَةِ كَلَامِكَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ☆ فَقُلْتَ
بِاللِّسَانِ الْمُحَمَّدِيِّ الرَّحِيْمِ ☆ اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ وَ خَاطَبْتَنَا
بِهَا مَعَ السَّلَامِ ☆ تَتْمِيْمًا لِلْاِكْرَامِ مِنْكَ
لَنَا وَالْاِنْعَامِ ☆ فَقُلْتَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ☆ فَقُلْنَا
امْتِثَالًا لِاَمْرِكَ ☆ وَرَغْبَةً فِيْمَا عِنْدَكَ مِنْ
اَجْرِكَ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ☆
صَلَاةً دَائِمَةً بَاقِيَةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ☆ حَتّٰى
نَجِدَهَا وِقَايَةً لَنَا مِنْ نَارِ الْجَحِيْمِ ☆ وَ
مُوْصِلَةً لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى
دَارِ النَّعِيْمِ وَرُؤْيَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ يَا عَظِيْمُ۔

یہ درود شریف بحر المعارف الھیہ و جر دیار الشامیہ، الولی الکبیر و المحقق النحریر، الاستاذ الاعظم و الملاذ افخم سیدنا و مولانا الشیخ عبد الغنی النابلسی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ نے "شرح صلوات شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن عربی" کا اختتام ای درود شریف کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہ درود ان میں سے سینتیسواں درود شریف ہے۔ علامہ عبد الغنی نابلسی رحمتہ اللہ علیہ شرح

مذکورہ کے آخر میں اس طرح تصریح فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک شریف اور لطیف درود شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ خاص حالت میں عطا فرمایا۔ شیخ کامل محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ان کے علوم کے اسرار و تجلیات الہیہ کے انوار سے منور کرے۔ ممکن ہے کہ قبولیت کی ہوائیں ہم پر چلیں اور وصول کی خوشبو سے ہمیں معطر کردیں۔

"مرادی"[۱] نے اپنی تاریخ "سلک الدرر"[۲] میں شیخ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ استاذ الاستاذہ سردار کل' ولی عارف' عوارف و معارف کے چشمے' یکتاو بے مثل' امام' علامہ' بحرالکبیر' حبر الشہیر' شیخ الاسلام' صدر الائمہ اعلام وغیرہ بہت سے القاب کے ساتھ یاد کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ وہ ایسی کتابوں کے مولف ہیں جو مشرق و مغرب میں مشہور ہیں اور عربی و عجمی لوگ انہیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ عمدہ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف کے مالک ہیں۔ قطب الاقطاب ہیں' صدیاں گزرنے کے باوجود آپ کا ہم مثل پیدا نہیں ہوا۔ وہ عارف ربانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قربت اور جنت کے مقام اعلیٰ پر فائز ہیں۔ نیز کرامات ظاہرہ اور مکاشفات باہرہ کے مالک ہیں۔ ؎

هيهات لا ياتى الزمان بمثله
ان الزمان بمثله لبخيل

"افسوس زمانہ نے ان جیسا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ زمانہ ان

۱۔ شیخ ابو الفضل خلیل آفندی مرادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۰۶ھ)

۲۔ کتاب کا پورا نام "سلک الدرر فی اعیان القران الثانی عشر" ہے۔

کی مثل لانے میں بخیل ہے"۔

بہر حال آپ ایسی شخصیت ہیں جن کے فضائل کو عبارت احاطہ نہیں کر سکتی اور ان کی صفات اور فضائل اشاروں میں نہیں سما سکتے۔ ضخیم سے ضخیم کتاب بھی ان کی مدح و ثناء میں مختصر ہے۔ ان کے فضائل اگرچہ کثیر ہوں اور اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہوں' پھر بھی کم ہیں۔ آپ دمشق میں پانچ ذی الحجہ ۱۰۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ پھر مورخ مرادی' آپ کی پرورش' مشائخ اور تصانیف کا ذکر کرنے اور فضائل و مناقب بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ان کے فضائل کا احاطہ کسی بیان میں ممکن نہیں۔ آپ استاذ اعظم' مضبوط جائے پناہ' عارف کامل' عالم اور بہت بڑے عامل ہیں۔ قطب ربانی غوث صمدانی ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو علوم و ارشاد کے آفتاب چمک اٹھے اور ان مخفیات کو ظاہر فرمایا جو افہام سے بلند تھے اور ہر مجہول چیز معلوم ہوگئی اور مجھے کہنے کی اجازت دیں کہ میری اس تاریخ (سلک الدرر) نے کمال فخر کو حاصل کر لیا ہے کیونکہ یہ اس کامل و اکمل شخصیت کے حالات پر مشتمل ہے جسے زمانہ نے منتخب کیا' وہ اس سے بلند تر ہیں کہ ان کے حالات لکھے جائیں۔ بلحاظ علم کے بھی اور بلحاظ ولایت و زہد اور شہرت و درایت کے بھی۔ آپ کی وفات تیرہ شعبان ۱۱۴۳ھ میں ہوئی۔

صلوات

للشیخ محمد البدیری رحمہ اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اَلْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الرَّسُوْلِ الْكَامِلِ الرَّحْمَةِ الشَّامِلِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ بِدَوَامِ اللّٰهِ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ يَا رَبَّنَا رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَاَسْاَلُكَ بِهٖ مِنَ الرَّفِيْقِ اَحْسَنَهٗ وَمِنَ الطَّرِيْقِ اَسْهَلَهٗ وَمِنَ الْعِلْمِ اَنْفَعَهٗ وَمِنَ الْعَمَلِ اَصْلَحَهٗ وَمِنَ الْمَكَانِ اَفْسَحَهٗ وَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الرِّزْقِ اَطْيَبَهٗ وَاَوْسَعَهٗ۔

یہ درود شریف مجھے (نبہانی) کو ایک مجموعہ درود سے ملا ہے جو استاذ علامہ عارف باللہ شیخ محمد البدیری الدمیاطی رحمتہ اللہ علیہ [1] (جو کہ ابن المیت کے نام سے مشہور ہیں) کی طرف منسوب ہے۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اس درود شریف پر قائم رہنے والے کے متعلق خواہ دن میں سات بار ہی پڑھے' میں اللہ تعالیٰ سے اس کے سعادت دارین اور رفع درجات کی امید رکھتا ہوں۔ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔

شیخ محمد البدیری رحمتہ اللہ علیہ کی جلالت قدر کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے شاگردوں میں عارف کبیر' مشہور ولی سیدی مصطفیٰ البکری الصدیقی رحمتہ اللہ علیہ [2] ہیں۔ ابوالفضل خلیل آفندی مرادی رحمتہ اللہ علیہ اپنی

---

[1] شیخ ابی حامد شمس الدین محمد بن محمد بن احمد البدیری الحسنی الدمیاطی الشافعی الشاذلی المعروف ابن المیت رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۰ھ)

[2] شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین بن علی بن کمال الدین بن عبد القادر محی الدین الصدیقی البکری الدمشقی النقشبندی الحنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ)

تاریخ "سلک الدرر" میں جو بارھویں صدی ہجری کے اعیان میں سے ہیں۔ سید مصطفیٰ البکری رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ وہ قطب عارف سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو گئے۔ وہاں سے "دمیاط" جانا ہوا تو وہاں "جامع بحر" میں قیام کیا۔ یہاں شیخ شمس الدین محمد البدیری رحمتہ اللہ علیہ سے فیوض و برکات حاصل کیے جو کہ "ابن المیت" کے نام سے مشہور ہیں اور انہی سے صحاح ستہ پڑھیں اور "مسلسل بالاولیتہ" اور "مصافحہ" اور "انا احبک" کے الفاظ کے ساتھ ان کی تمام مرویات اور تالیفات کی اجازت پائی۔

صلوات
خزینتہ الاسرار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

اس درود شریف کو عارف باللہ شیخ محمد حقی آفندی نازلی رحمتہ اللہ علیہ [۱] نے اپنی کتاب "خزینتہ الاسرار" میں بیان کیا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ میرے شیخ مصطفیٰ الھندی رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ کے "مدرسہ محمودیہ" میں اپنی سندات کے ذکر کے ساتھ اجازت دی۔ میں نے ان سے بعض علوم کی خصوصیات اور اذکار کے متعلق پوچھا تاکہ علم کا انکشاف، اللہ تعالیٰ کا تقرب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وصال حاصل ہو۔ پس آپ نے مجھے آیت الکرسی اور یہ مذکورہ درود شریف سکھایا اور فرمایا

---

[۱] شیخ الحاج محمد بن علی بن ابراہیم حقی آفندی نازلی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۱ھ)

جب تو اس پر ہمیشگی کرے گا تو بہت سے علوم و اسرار کو نبی کریم ﷺ سے اخذ کرے گا۔ یہاں تک کہ تو روحانی طور پر تربیت محمد ﷺ میں ہو گا اور فرمایا کہ یہ مجرب ہے۔ فلاں فلاں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت سے دوستوں کا ذکر کیا اور فرمایا اے میرے بیٹے تم مشرق و مغرب میں کہیں بھی جاؤ اگر "گنبد خضراء" تیری آنکھوں سے غائب ہو جائے تو میں میدان میں ہوں۔ یعنی رسول کریم ﷺ کا قبہ جو قبر شریف کے اوپر ہے' پھر میں نے شیخ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور انہوں نے میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

چنانچہ میں نے اس درود شریف کو شروع رات ایک سو بار پڑھا تو مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے والدین اور بھائیوں کے لیے شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور سب کو آپ ﷺ کی اس بشارت کی توفیق فرمائے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جس طرح شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر کیا تھا' اسی طرح پایا۔ میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو اس درود شریف کے متعلق بتایا۔ میں نے دیکھا کہ جس شخص نے بھی اس پر ہمیشگی کی' اس نے ایسے اسرار عجیبہ حاصل کیے کہ ان جیسے میں نے حاصل نہیں کیے تھے۔ اس درود شریف میں بہت سے اسرار ہیں' تجھے اشارہ کافی ہے۔

علامہ سید احمد دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ درود میں جس میں آپ نے نبی کریم ﷺ پر تمام درود شریف جمع کیے ہیں' اس میں یہ الفاظ مجربہ بھی لکھے ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْجَامِعِ الْاِسْرَارِكَ وَالدَّالِ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

اسے روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ زیارت خواب میں ہوگی یا بیداری میں اور ظاہر ہے کہ زیارت خواب میں ہوگی۔

الولی الشہیر سیدی شیخ محمد اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ [1] نے تفسیر "روح البیان" میں سورۃ النجم کی تفسیر میں امام سہیلی رحمتہ اللہ علیہ [2] کی کتاب "روض الانف" سے لکھا ہے کہ جس شخص نے ہمارے نبی مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور کوئی مکروہ بات نہ دیکھی تو وہ ہمیشہ عمدہ حال میں رہے گا اور اگر ویران جگہ میں دیکھا تو وہ جگہ سرسبز ہو جائے گی اور اگر مظلوم قوم کی سرزمین میں دیکھا تو ان کی مدد کی جائے گی۔ جس شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، اگر وہ مغموم تھا تو اس کا غم جاتا رہے گا۔ اگر مقروض تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا فرمادے گا اور اگر مغلوب تھا تو اس کی مدد کی جائے گی اور اگر غائب تھا تو صحیح و سالم گھر لوٹ آئے گا۔ اگر تنگدست تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کشادگی عطا فرمائے گا۔ اگر مریض تھا تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا۔

---

1. شیخ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الخلوتی الحنفی ابروسوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۷ھ)
2. امام ابی القاسم عبدالرحمٰن عبداللہ الاندلسی السہیلی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۵۸۱ھ)

صلوات

التفریجیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا
تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَ
تَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَ
تُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ
يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى
آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

یہ درود تفریجیہ ہے۔ شیخ محمد حقی آفندی نازلی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "خزینتہ الاسرار" میں امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس بار یا سو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ اس درود شریف کو پڑھنے پر ہمیشگی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے غم و اندوہ' دکھ اور بے چینی کو دور فرمادے گا اور اس کے معاملہ کو آسان کردے گا اور اس کے سینہ کو منور فرمادے گا۔ اس کا مرتبہ بلند' حالت اچھی' رزق کشادہ فرمادے گا اور اس پر حسنات و خیرات کے دروازے کھول دے گا۔ اس کی بات کو سلطنتوں میں نافذ کرے گا' زمانہ کے حوادث سے اس کو محفوظ رکھے گا۔ بھوک اور فقر کی ہلاکتوں سے بچائے گا' لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت

ڈال دے گا۔ وہ خدا تعالیٰ سے جو دعا مانگے گا وہ قبول ہوگی۔ یہ تمام فوائد اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب کہ اس کے پڑھنے پر مداومت یعنی ہمیشگی کی جائے۔ یہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس کو پڑھنا خزانوں کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں کو انہی پر کھولتا ہے جو اس درود کے پڑھنے پر مداومت کرے گا اور اسی کتاب "خزینتہ الاسرار" میں انہوں نے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ مجربہ درود میں سے "درود تفریجیہ قرطبیہ" ہے۔ اہل مغرب کے ہاں اس درود شریف کو "صلوٰۃ الناریہ" کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ مطلوب کو حاصل کرنا چاہتے ہیں یا شر کو دور کرنا چاہتے ہیں تو وہ ایک مجلس میں جمع ہو جاتے ہیں اور اس درود شریف کو "چار ہزار چار سو چوالیس" بار پڑھتے ہیں۔ پس وہ جلد اپنا مطلوب حاصل کر لیتے ہیں۔ اس درود شریف کو اہل اسرار کے نزدیک "مفتاح الکنز المحیط النیل المراد العبید" کہا جاتا ہے۔

اسی طرح مجھے میرے شیخ محمد السنوسی رحمتہ اللہ علیہ [1] نے جبل ابی قبیس میں اجازت دی۔ شیخ مغربی [2]، شیخ سید زین مکی اور شیخ سنوسی (رضی اللہ عنہ) نے "فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے (جیسا کہ اوپر درود شریف میں درج ہے) ان مشائخ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ ایک مجلس میں اس درود کو گیارہ بار پڑھے گا تو گویا اس پر رزق آسمان سے اتر رہا ہے اور زمین سے اگتا ہے۔

---

[1] شیخ محمد علی سنوسی المغربی رحمتہ اللہ علیہ بانی طریقہ سنوسیہ (المتوفی ۱۲۷۶ھ)

[2] شیخ محمد مغربی رحمتہ اللہ علیہ مدفون شہر لاذقیہ شام (المتوفی ۱۲۴۰ھ)

امام دینوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر نماز کے بعد روزانہ گیارہ بار پڑھے گا اور اسے اپنا وظیفہ بنا لے گا تو اس کا رزق منقطع نہیں ہو گا۔ وہ بلند مراتب اور بے انداز دولت حاصل کرے گا اور جو شخص روزانہ صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے گا' وہ بھی اپنی مراد حاصل کرے گا اور جو شخص روزانہ سو بار پڑھنے پر مداومت کرے گا' وہ اپنے مطلوب کو حاصل کرے گا اور اپنی غرض' خواہش اور ارادہ سے زیادہ حاصل کرے گا اور جو شخص روزانہ رسولوں کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ بار پڑھے گا' اس پر اسرار منکشف ہوں گے۔ وہ جس چیز کو دیکھنا چاہے گا' دیکھ لے گا اور جو شخص روزانہ ایک ہزار بار پڑھے گا' اس کے لیے وہ کچھ ہے جس کی کوئی توصیف بیان نہیں کر سکتا۔ نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان سنا اور نہ کسی کے دل پر اس کا خیال گزرا۔

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص کسی اہم اور عظیم کام کو حاصل کرنا چاہتا ہے' یا کسی سخت مصیبت کو دور کرنا چاہتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ یہ درود شریف ''صلاۃ التفریجیہ'' چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھے اور اس کے ذریعے نبی کریم صاحب خلق عظیم ﷺ کا وسیلہ حاصل کرے اللہ تعالیٰ اس کی مراد اور مطلوب کو اس کی حسب منشا پورا فرما دیں گے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح اس درود کے خواص بیان کیے ہیں۔ کیونکہ یہ تاثیر کے سبب میں اکسیر ہے۔ (یہ تمام عبارت خزینتہ الاسرار سے ہے)

صلوات الادریسیہ

لسیدی احمد بن ادریس قدس اللّٰہ سرہ

(۱)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِنُوْرِ وَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَلَّذِیْ مَلَأَ اَرْکَانَ عَرْشِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَقَامَتْ
بِہٖ عَوَالِمُ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ وَ عَلٰی آلِ نَبِیِّ
اللّٰہِ الْعَظِیْمِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ
الْعَظِیْمِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
تَعْظِیْمًا لِحَقِّکَ یَا مَوْلَانَا یَا مُحَمَّدُ یَا ذَا
الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ مِثْلَ
ذٰلِکَ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ کَمَا جَمَعْتَ
بَیْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاھِرًا وَبَاطِنًا یَقْظَۃً وَ
مَنَامًا وَاجْعَلْہُ یَا رَبِّ رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِیْعِ

الْوُجُوْهِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ یَا عَظِیْمُ۔

(۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی طَامَّةِ الْحَقَائِقِ الْکُبْرٰی ☆ سِرِّ الْخَلْوَةِ الْاِلٰهِیَّةِ لَیْلَةَ الْاِسْرَا ☆ تَاجِ الْمَمْلَکَةِ الْاِلٰهِیَّةِ ☆ یَنْبُوْعِ الْحَقَائِقِ الْوُجُوْدِیَّةِ ☆ بَصَرِ الْوُجُوْدِ ☆ وَ سِرِّ بَصِیْرَةِ الشُّهُوْدِ ☆ حَقِّ الْحَقِیْقَةِ الْعَیْنِیَّةِ ☆ وَهُوِیَّةِ الْمَشَاهِدِ الْغَیْبِیَّةِ ☆ تَفْصِیْلِ الْاِجْمَالِ الْکُلِّیِّ ☆ اَلْاٰیَةِ الْکُبْرٰی فِی التَّجَلِّیْ وَ التَّدَلِّیْ ☆ نَفَسِ الْاَنْفَاسِ الرُّوْحِیَّةِ ☆ کُلِّیَّةِ الْاَجْسَامِ الصُّوْرِیَّةِ ☆ عَرْشِ الْعُرُوْشِ الذَّاتِیَّةِ ☆ صُوْرَةِ الْکَمَالَاتِ الرَّحْمَانِیَّةِ ☆ لَوْحِ مَحْفُوْظِ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ ☆ وَ سِرِّ کِتَابِکَ الْمَکْنُوْنِ ☆ اَلَّذِیْ لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ☆ یَا فَاتِحَةَ الْمَوْجُوْدَاتِ ☆ یَا جَامِعَ بَحْرَیِ الْحَقَائِقِ الْاَزَلِیَّاتِ وَالْاَبَدِیَّاتِ ☆ یَا عَیْنَ جَمَالِ الْاِخْتِرَاعَاتِ وَ

الْاِنْفِعَالَاتِ☆ يَا نُقْطَةَ مَرْكَزِ جَمِيْعِ التَّجَلِّيَاتِ☆ يَا عَيْنَ حَيَاةِ الْحُسْنِ الَّذِىْ طَارَتْ مِنْهُ رَشَاشَاتٌ☆ فَاقْتَسَمَتْهَا بِحُكْمِ الْمَشِيْئَةِ الْاِلٰهِيَّةِ جَمِيْعُ الْمُبْدَعَاتِ☆ يَا مَعْنٰى كِتَابِ الْحُسْنِ الْمُطْلَقِ الَّذِىْ اعْتَكَفَتْ فِىْ حَضْرَتِهٖ جَمِيْعُ الْمَحَاسِنِ لِتَقْرَأَ حُرُوْفَ حُسْنِهِ الْمُقَيَّدَاتِ☆ يَامَنْ اَرْخَتْ حَقَائِقُ الْكَمَالِ كُلُّهَا بُرْقُعَ الْحِجَابِ دُوْنَ الْخَلْقِ وَ اَجْمَعَتْ اَنْ لَاتَنْظُرَ لِغَيْرِهٖ اِلَّا بِهٖ مِنْ جَمِيْعِ الْمُكَوَّنَاتِ☆ يَا مَصَبَّ يَنَابِيْعِ ثَجَاجِ الْاَنْوَارِ السُّبْحَانِيَّاتِ الشَّعْشَعَانِيَّاتِ☆ يَا مَنْ تَعَشَّقَتْ بِكَمَالِهٖ جَمِيْعُ الْمَحَاسِنِ الْاِلٰهِيَّاتِ☆ يَايَاقُوْتَةَ الْاَزَلِ يَا مَغْنَاطِيْسَ الْكَمَالَاتِ☆ قَدْ اَيِسَتِ الْعُقُوْلُ وَالْفُهُوْمُ وَالْاَلْسُنُ وَجَمِيْعُ الْاِدْرَاكَاتِ☆ اَنْ تَقْرَأَ رُقُوْمَ مَسْطُوْرِ كُنْهِيَّاتِكَ الْمُحَمَّدِيَّةِ اَوْ تَصِلَ اِلٰى حَقِيْقَةِ مَكْنُوْنَاتِ عُلُوْمِكَ اللَّدُنِّيَّاتِ☆ وَكَيْفَ لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ لَوْحِ مَحْفُوْظِ كُنْهِكَ قَرَأَ الْمُقَرَّبُوْنَ كُلُّهُمْ

حَقِیْقَۃَ التَّجَلِّیَاتِ ☆ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْبَرَایَا یَا مَنْ لَوْلَاھُوَ لَمْ تَظْھَرْ لِلْعَالَمِ عَیْنٌ مِنَ الْخَفِیَّاتِ۔

(۳)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِکَ اللَّامِعِ ☆ وَمَظْھَرِ سِرِّکَ الْھَامِعِ ☆ اَلَّذِیْ طَرَّزْتَ بِجَمَالِهٖ الْاَکْوَانِ ☆ وَزَیَّنْتَ بِبَھْجَۃِ جَلَالِهٖ الْاَوَانَ ☆ اَلَّذِیْ فَتَحْتَ ظُھُوْرَ الْعَالَمِ مِنْ نُوْرِ حَقِیْقَتِهٖ ☆ وَخَتَمْتَ کَمَالَهٗ بِاَسْرَارِ نُبُوَّتِهٖ ☆ فَظَھَرَتْ صُوَرُ الْحُسْنِ مِنْ فَیْضِهٖ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ☆ وَلَوْلَا ھُوَ مَا ظَھَرَتْ لِصُوْرَۃٍ عَیْنٌ مِنَ الْعَدَمِ الرَّمِیْمِ ☆ اَلَّذِیْ مَا اسْتَغَاثَکَ بِهٖ جَائِعٌ اِلَّا شَبِعَ وَلَا ظَمْاٰنُ اِلَّا رَوِیَ وَ لَا خَائِفٌ اِلَّا اٰمِنَ وَ لَا لَھْفَانُ اِلَّا اُغِیْثَ وَاِنِّیْ لَھْفَانٌ مُسْتَغِیْثُکَ اسْتَمْطِرُ رَحْمَتَکَ الْوَاسِعَۃَ مِنْ خَزَائِنِ جُوْدِکَ فَاَغِثْنِیْ یَا رَحْمٰنُ یَا مَنْ اِذَا نَظَرَ بِعَیْنِ حِلْمِهٖ وَعَفْوِهٖ لَمْ

يَظْهَرُ فِى جَنْبِ كِبْرِيَاءِ حِلْمِهِ وَعَظَمَةِ عَفْوِهِ ذَنْبٌ اغْفِرْلِى وَتُبْ عَلَىَّ وَتَجَاوَزْعَنِّى يَا كَرِيْمُ۔

(۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَيْنِ بَحْرِ الْحَقَائِقِ الْوُجُوْدِيَّةِ الْمُطْلَقَةِ الْاَهُوْتِيَّةِ☆ وَ مَنْبَعِ الرَّقَائِقِ اللَّطِيْفَةِ الْمُقَيَّدَةِ النَّاسُوْتِيَّةِ☆ صُوْرَةِ الْجَمَالِ☆ وَمَطْلَعِ الْجَلَالِ☆ مَجْلَى الْاُلُوهِيَّةِ☆ وَ سِرِّ اِطْلَاقِ الْاَحَدِيَّةِ☆ عَرْشِ اسْتِوَاءِ الذَّاتِ☆ وَجْهِ مَحَاسِنِ الصِّفَاتِ☆ مُزِيْلِ بُرْقُعِ حِجَابِ ظُلُمَاتِ اللَّبْسِ بِطَلْعَةِ شَمْسِ حَقَائِقِ كُنْهِ ذَاتِهِ الْاَنْفُسِ☆ عَنْ وَجْهِ تَجَلِّيَاتِ الْكَمَالِ الْاِلٰهِىِّ الْاَقْدَسِ☆ كِتَابِ مَسْطُوْرِ جَمْعِ اَحَدِيَّةِ الذَّاتِ الْحَقِّ☆ فِىْ رَقٍّ مَنْشُوْرِ تَجَلِّيَاتِ الشُّؤُوْنِ الْاِلٰهِيَّةِ الْمُسَمّٰى كَثْرَةُ صُوَرِهَا بِالْخَلْقِ☆ جَانِبِ طُوْرِ الْحَقَائِقِ الرُّوْحِيَّةِ الْاَيْمَنِ الْمُكَلِّمِ مِنْهُ

مُوسَی النَّفْسِ ☆ بِاَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فِی حَضْرَةِ الْقُدْسِ ☆ یَا کَامِلَ الذَّاتِ یَا جَمِیْلَ الصِّفَاتِ یَا مُنْتَهَی الْغَایَاتِ یَا نُوْرَ الْحَقِّ یَا سِرَاجَ الْعَوَالِمِ یَا مُحَمَّدُ یَا اَحْمَدُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ جَلَّ کَمَالُکَ اَنْ یُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانٌ ☆ وَعَزَّ جَمَالُکَ اَنْ یَکُوْنَ مُدْرَکًا لِلْاِنْسَانِ ☆ وَ تَعَاظَمَ جَلَالُکَ اَنْ یَخْطُرَ فِیْ جَنَانٍ ☆ صَلَّی اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا مَجْلَی الْکَمَالَاتِ الْاِلٰهِیَّةِ الْاَعْظَمِ۔

(۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سُلْطَانِ حَضَرَاتِ الذَّاتِ ☆ مَالِکِ اَزِمَّةِ تَجَلِّیَاتِ الصِّفَاتِ ☆ قُطْبِ رَحَی عَوَالِمِ الْاُلُوْهِیَّةِ ☆ کَثِیْبِ الرُّؤْیَةِ یَوْمَ الزَّوْرِ الْاَعْظَمِ فِیْ مَشَاهِدِکَ الْجَنَانِیَّةِ ☆ جِبَالِ مَوْجِ بِحَارِ اَحَدِیَّةِ الذَّاتِ ☆ طِلَّسْمِ کُنُوْزِ الْمَعَارِفِ

اَلْاِلٰهِيَّاتِ☆ سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْاِحَاطِيَّاتِ
الْخَلْقِيَّاتِ الصِّفَاتِيَّاتِ☆ بَيْتِ مَعْمُوْرِ
التَّجَلِّيَاتِ الْكُنْهِيَّاتِ الذَّاتِيَّاتِ☆ سَقْفِ
مَرْفُوْعِ الْكَمَالَاتِ الْاَسْمَائِيَّةِ بَحْرِ مَسْجُوْرِ
الْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّاتِ☆ حَوْضِ الْاُلُوْهِيَّةِ
الْاَعْظَمِ الْمُمِدِّ لِبِحَارِ اَمْوَاجِ صُوَرِ الْكَوْنِ
الظَّاهِرَةِ مِنْ فُيُوْضِ حَقَائِقِ اَنْفَاسِهِ قَلَمِ
الْقُدْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ الْعُظْمَوِيَّةِ الْكَاتِبِ فِيْ لَوْحِ
نَفْسِهِ مَا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ مِنْ مَحَاسِنِ
مُبْدَعَاتِ الْعَالَمِ وَ تَقَلُّبَاتِهِ وَ جَمَالِ كُلِّ
صُوْرَةٍ اِلٰهِيَّةٍ وَسِرِّ حَقِيْقَتِهَا غَيْبًا وَشَهَادَةً☆
وَ جَلَالِ كُلِّ مَعْنًى كَمَالِيٍّ بَدْأً وَاِعَادَةً☆
لِسَانِ الْعِلْمِ الْاِلٰهِيِّ الْمُطْلَقِ التَّالِيْ لِقُرْآنِ
حَقَائِقِ حُسْنِ ذَاتِهِ☆ مِنْ كِتَابِ مَكْنُوْنِ
غَيْبِ كُنْهِ صِفَاتِهِ☆ جَمْعِ الْجَمْعِ وَفَرْقِ
الْفَرْقِ مِنْ حَيْثُ لَا جَمْعَ وَ لَا فَرْقَ لَا لِسَانَ
لِمَخْلُوْقٍ يَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ يَاسَيِّدَنَا يَامَوْلَانَا يَامُحَمَّدُ عَلَيْكَ۔

(٦)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰى آلِهٖ عَدَدَ الْاَعْدَادِ كُلِّهَا مِنْ حَيْثُ
انْتِهَاؤُهَا فِيْ عِلْمِكَ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَعْدَادَ
مِنْ حَيْثُ اِحَاطَتُكَ بِمَا تَعْلَمُ لِنَفْسِكَ
مِنْ غَيْرِ انْتِهَاءٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یہ چھ درود شریف سیدی عارف کبیر ولی الشہیر، بحر شریعت و طریقت و حقیقت شیخ احمد بن ادریس رحمتہ اللہ علیہ[1] جو بانی ہیں طریقہ ادریسیہ کے، ادریسیہ طریقہ شاذلیہ کی شاخ ہے اور مرشد کامل سیدی شیخ ابراھیم الرشیدۃ جو شیخ احمد بن ادریس رحمتہ اللہ علیہ کے بزرگ ترین خلفاء میں سے ہیں اور یہ طریقہ ادریسیہ کو سب سے زیادہ پھیلانے والوں میں سے ہیں۔

پہلا درود شریف[2] جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سیدی احمد بن ادریس رحمتہ اللہ علیہ نے اسے ایک مرتبہ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حاصل کیا اور دوسری مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام کے واسطہ سے حاصل کیا۔

---

[1] شیخ سید احمد بن ادریس الشریف الحسنی المغربی الفاسی الیمنی الشاذلی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۳ھ)

[2] شیخ محمد نور العربی الحسینی الاسکوبی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۵ھ) نے اس درود شریف کی شرح "الدر النفیس فی شرح صلوات ابن ادریس" کے نام سے لکھی اور ایک شرح "الجوھر النفیس علی صلوات ابن ادریس" کے نام سے شیخ ابی الفتح زین الدین محمد خلیل الہجرسی المصری الشافعی الخلوتی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔

شیخ کامل، عالم عامل سیدی شیخ اسماعیل نواب ادریسی مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ سے شیخ برکت الوجود سیدی شیخ ابراہیم الرشید رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا اور ان سے شیخ استاذ اعظم سیدنا احمد بن ادریس رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہیں نبی کریم ﷺ نے بنفس نفیس طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائے اور انہیں اوراد جلیلہ اور طریقہ تسلیکیہ خاص عطا فرمایا اور فرمایا جو شخص میری طرف منسوب ہے، میں اسے دوسروں کی ولایت کے سپرد نہیں کرتا اور نہ اس کی کفالت میں دیتا ہوں۔ بلکہ مجھے اس کے معاملات میں کفالت کا اختیار ہے۔

سیدی احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ سے بیداری کی حالت میں ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ وہ مجھے طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں یہ اوراد سکھائے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا اے خضر علیہ السلام اسے وہ وظیفہ سکھاؤ جو تمام اذکار، صلوات اور استغفار کا جامع ہو اور جو ثواب کے لحاظ سے افضل اور تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو۔ پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کون سا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ پس انہوں نے اسے کہا پھر

ان کے بعد میں نے اسے دہرایا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کلمات کو تین بار پڑھنے کے بعد فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِنُوْرِ وَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (پہلا درود آخر تک) پھر خضر علیہ السلام سے فرمایا کہو:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَالذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمْدًا وَّ خَطَاءً ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا قَوْلًا وَّ فِعْلًا فِیْ جَمِیْعِ حَرَکَاتِیْ وَ سَکَنَاتِیْ وَ خَطَرَاتِیْ وَاَنْفَاسِیْ کُلِّھَا دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاہُ الْکِتَابُ وَ خَطَّہُ الْقَلَمُ وَ عَدَدَ مَا اَوْجَدَتْہُ الْقُدْرَۃُ وَ خَصَّصَتْہُ الْاِرَادَۃُ وَمِدَادَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْہِ رَبِّنَا وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔

یہ استغفار کبیر ہے۔ پس ان تمام کلمات کو سیدنا خضر علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پڑھا اور بعد میں میں نے پڑھا۔ پھر مجھے انوار محمدیہ پہنائے گئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد عطا کی گئی پھر نبی کریم ﷺ نے

فرمایا اے احمد! میں نے تجھے آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں عطا کی ہیں۔ یہ مخصوص ذکر عظیم صلاۃ اور بہت بڑا استغفار ہے۔

شیخ سیدی احمد بن ادریس قدس سرہ کہتے ہیں کہ پھر رسول کریم ﷺ نے بغیر واسطہ کے مجھے اس کی تلقین فرمائی پس میں اسی طرح مریدوں کو تلقین کرنے لگا جس طرح کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے تلقین فرمائی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے احمد! میں نے تیرے لیے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحہ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ کو خزانہ بنایا ہے۔ اے احمد کوئی تجھ سے سبقت نہیں لے گیا۔ اپنے ساتھیوں کو اسے سکھاؤ۔ وہ اس کے ذریعے سبقت لے جائیں گے۔

شیخ احمد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ وظائف لفظ بلفظ لکھوائے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے علم لوگوں کی زبان سے حاصل کیا۔ جس طرح تم حاصل کرتے ہو۔ پھر ہم نے اسے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا جس کو انہوں نے درست قرار دیا، ہم نے بھی اسے درست قرار دیا اور جس کی انہوں نے نفی کی ہم نے بھی اس کی نفی کر دی۔

شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) جو مجھے شیخ مذکور (شیخ اسماعیل نواب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ) نے بیان کیا اور اسے پڑھا اور میں نے سنا۔ یہ اس رسالہ سے ہے جو انہوں نے سیدی احمد بن ادریس قدس سرہ کے حالات میں لکھا اور جو کچھ اس کے اوراد اور درود کے حاشیہ پر

تھا اور شیخ اسماعیل نواب ادریسی مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے بتایا کہ جو کچھ اس میں ہے میں نے اسے سیدی شیخ ابراھیم الرشید رحمتہ اللہ علیہ سے کئی مرتبہ سنا او وہ اسے سیدی شیخ احمد بن ادریس قدس سرہ سے روایت کرتے ہیں لیکن دوسرے پانچ درود شریف کو میں (نبھانی) نے سیدی احمد بن ادریس قدس سرہ کے چودہ صلوات میں سے منتخب کیا ہے اور شیخ قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ یہ درود انوار کے عرش پر حاوی ہیں اور ان کے پاؤں اسرار کی کرسی پر ہیں۔ ان کا آفتاب بلندیوں کے آسمان پر طلوع ہوا ہے اور کمال محمدی کے چہرہ سے نقاب اٹھایا ہے۔ ان کا سمندر حقائق الہیہ میں موجزن ہے۔ معارف محمدیہ سے انہیں وافر حصہ ملا ہے۔ جو شخص نور محمدی کے کوثر میں تیرنا چاہتا ہے' وہ اسے حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے' صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

میں (نبھانی) نے اس عبارت کو مع درود شریف کے سیدی احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ کے مجموعہ احزاب' مطبوعہ قسطنطنیہ سے سیدی شیخ اسماعیل نواب رحمتہ اللہ علیہ کی تصحیح کے ساتھ نقل کیا ہے اور میں نے ان کے سامنے اسے ایک ہی مجلس میں پڑھا ہے اور انہوں نے مجھے سیدی شیخ ابراھیم الرشید رحمتہ اللہ علیہ سے اجازت فرمائی ہے اور ان کو اپنے شیخ سیدی احمد بن ادریس قدس سرہ سے اجازت ہے۔

الصلاۃ الکبریٰ

لسیدنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ اَعْبُدُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ☆ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً هُوَ اَهْلُهَا ☆ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ☆ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ فَلَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَا لَمْ يَكُنْ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ صَلَاةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَفْلِحْ وَاَنْجِحْ وَاَتِمَّ وَاَصْلِحْ وَزَكِّ وَاَرْبِحْ وَاَوْفِ وَاَرْجِحْ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَاَجْزَلَ الْمِنَنِ وَ التَّحِيَّاتِ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ هُوَ فَلَقُ صُبْحِ اَنْوَارِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَ

طَلْعَةُ شَمْسِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَبَهْجَةُ قَمَرِ
الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ وَ حَضْرَةُ عَرْشِ
الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ نُوْرُ كُلِّ رَسُوْلٍ وَسَنَاهُ
يٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سِرُّ كُلِّ
نَبِيٍّ وَ هُدَاهُ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَ
جَوْهَرُ كُلِّ وَلِيٍّ وَ ضِيَاهُ سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ
رَحِيْمٍ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ
الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْكَرَامَةِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمَيْرِ صَاحِبِ
السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْغَزْوِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ
وَالْمَقْسَمِ صَاحِبِ الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ
وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ صَاحِبِ الْحَجِّ
وَالْحَلْقِ وَالتَّلْبِيَةِ صَاحِبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمَقَامِ وَالْقِبْلَةِ
وَالْمِحْرَابِ وَالْمِنْبَرِ صَاحِبِ الْمَقَامِ
الْمَحْمُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ
وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ صَاحِبِ رَمْيِ
الْجَمَرَاتِ وَالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ صَاحِبِ

اَلْعَلَمِ الطَّوِيْلِ وَالْكَلَامِ الْجَلِيْلِ صَاحِبِ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالتَّصْدِيْقِ ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ وَالْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ وَ تَغْفِرُلَنَا بِهَا جَمِيْعِ الذُّنُوْبَاتِ وَ تَمْحُوْبِهَا عَنَّا جَمِيْعِ الْخَطِيَاتِ وَتَقْضِى لَنَا بِهَا جَمِيْعِ مَا نَطْلُبُهُ مِنَ الْحَاجَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِىْ فِىْ مُدَّةِ حَيَاتِىْ وَبَعْدَ مَمَاتِىْ اَضْعَافُ اَضْعَافِ ذٰلِكَ اَلْفَ اَلْفِ صَلَاةٍ وَ سَلَامٍ مَضْرُوْبَيْنِ فِىْ مِثْلِ ذٰلِكَ وَ اَمْثَالَ اَمْثَالِ ذٰلِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ
اَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِيْهِ وَ
خُدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ اِلٰهِيْ اجْعَلْ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ
ذٰلِكَ تَفُوْقُ وَ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ
عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ اَهْلِ الْاَرْضِيْنَ
اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِهِ الَّذِيْ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى
كَافَّةِ خَلْقِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ كَرِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ السَّيِّدِ
الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَاءِ الرَّحْمَةِ وَمِيْمِ
الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ
اَسْرَارِكَ وَ لِسَانِ حُجَّتِكَ وَ عَرُوْسِ
مَمْلَكَتِكَ وَعَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ وَصَفِيِّكَ
السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَالرَّحْمَةُ لِلْعَالَمِيْنَ
ظُهُوْرُهٗ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى الْمُنْتَقَى
الْمُرْتَضٰى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَزَيْنِ الْقِيَامَةِ وَكَنْزِ
الْهِدَايَةِ وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ وَاَمِيْنِ الْمَمْلَكَةِ وَ

طِرَازِ الْحُلَّةِ وَ كَنْزِ الْحَقِيْقَةِ وَ شَمْسِ الشَّرِيْعَةِ كَاشِفِ دَيَاجِي الظُّلْمَةِ وَنَاصِرِ الْمِلَّةِ وَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ تَخْشَعُ الْاَصْوَاتُ وَ تَشْخَصُ الْاَبْصَارُ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْاَبْلَجِ وَالْبَهَاءِ الْاَبْهَجِ نَامُوْسِ تَوْرَاةِ مُوْسٰى وَ قَامُوْسِ اِنْجِيْلِ عِيْسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ طِلَّسْمِ الْفَلَكِ الْاَطْلَسِ فِيْ بُطُوْنِ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ طَاوُوْسِ الْمَلَكِ الْمُقَدَّسِ فِيْ ظُهُوْرِ فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ اِلَيْهِمْ فَبِيْ عَرَفُوْنِيْ قُرَّةِ عَيْنِ الْيَقِيْنِ مِرْآةِ اُوْلِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى شُهُوْدِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ نُوْرِ اَنْوَارِ اَبْصَارِ بَصَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَمَحَلِّ نَظَرِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنَ الْعَوَالِمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ

الطَّاهِرِيْنَ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَتْحِفْ وَ
اَنْعِمْ وَ امْنَحْ وَاَكْرِمْ وَ اَجْزِلْ وَاَعْظِمْ اَفْضَلَ
صَلَاتِكَ وَ اَوْفٰى سَلَامِكَ صَلَاةً وَ سَلَامًا
يَتَنَزَّلَانِ مِنْ اُفُقِ كُنْهِ بَاطِنِ الذَّاتِ اِلٰى فَلَكِ
سَمَاءِ مَظَاهِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَيَرْتَقِيَانِ
عِنْدَ سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْعَارِفِيْنَ اِلٰى مَرْكَزِ
جَلَالِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ عِلْمِ
يَقِيْنِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ وَ عَيْنِ يَقِيْنِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَ حَقِّ يَقِيْنِ الْاَنْبِيَاءِ
الْمُكَرَّمِيْنَ اَلَّذِىْ تَاهَتْ فِىْ اَنْوَارِ جَلَالِهٖ
اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَتَحَيَّرَتْ فِىْ دَرْكِ
حَقَائِقِهٖ عُظَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ الْمُهَيَّمِيْنَ
الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِى الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ
ضَلَالٍ مُبِيْنٍ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ صَلَاةَ
ذَاتِكَ عَلٰى حَضْرَةِ صِفَاتِكَ الْجَامِعِ لِكُلِّ

الْكَمَالِ الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْمَخْلُوقِيْنَ فِي الْمِثَالِ يَنْبُوعِ الْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَحِيْطَةِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّةِ غَايَةِ مُنْتَهَى السَّائِلِيْنَ وَ دَلِيْلِ كُلِّ حَائِرٍ مِنَ السَّالِكِيْنَ مُحَمَّدٍ الْمَحْمُوْدِ بِالْاَوْصَافِ وَالذَّاتِ وَاَحْمَدِ مَنْ مَضَى وَمَنْ هُوَ آتٍ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا بِدَايَةَ الْاَزَلِ وَغَايَةَ الْاَبَدِ حَتّٰى لَا يَحْصُرُهُ عَدَدٌ وَلَا يُنْهِيْهِ اَمَدٌ وَارْضَ عَنْ تَوَابِعِهِ فِي الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ مِنَ الْاَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الطَّرِيْقَةِ وَاجْعَلْنَا يَا مَوْلَانَا مِنْهُمْ حَقِيْقَةً آمِيْن ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتْحِ اَبْوَابِ حَضْرَتِكَ وَ عَيْنِ عِنَايَتِكَ بِخَلْقِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِلَى جِنِّكَ وَ اِنْسِكَ وَحْدَانِيِّ الذَّاتِ الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ الْآيَاتُ الْوَاضِحَاتُ مُقِيْلِ الْعَثَرَاتِ وَ سَيِّدِ السَّادَاتِ مَاحِي الشِّرْكِ وَالضَّلَالَاتِ بِالسُّيُوْفِ الصَّارِمَاتِ الْآمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ

الشَّمِلِ مِنْ شَرَابِ الْمُشَاهَدَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ لَهُ الْاَخْلَاقُ الرَّضِيَّةُ وَالْاَوْصَافُ الْمَرْضِيَّةُ وَالْاَقْوَالُ الشَّرْعِيَّةُ وَالْاَحْوَالُ الْحَقِيْقِيَّةُ وَالْعِنَايَاتُ الْاَزَلِيَّةُ وَالسَّعَادَاتُ الْاَبَدِيَّةُ وَالْفُتُوْحَاتُ الْمَكِّيَّةُ وَالظُّهُوْرَاتُ الْمَدَنِيَّةُ وَالْكَمَالَاتُ الْاِلٰهِيَّةُ وَالْمَعَالِمُ الرَّبَّانِيَّةُ وَسِرُّ الْبَرِيَّةُ وَشَفِيْعُنَا يَوْمَ بَعْثِنَا الْمُسْتَغْفِرُلَنَا عِنْدَرَبِّنَا الدَّاعِيْ اِلَيْكَ وَالْمُقْتَدٰى بِهٖ لِمَنْ اَرَادَ الْوُصُوْلَ اِلَيْكَ الْاَنِيْسُ بِكَ وَالْمُسْتَوْحِشُ مِنْ غَيْرِكَ حَتّٰى تَمَتَّعَ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ وَرَجَعَ بِكَ لَا بِغَيْرِكَ وَشَهِدَ وَ حْدَتَكَ فِيْ كَثْرَتِكَ وَ قُلْتَ لَهُ بِلِسَانِ حَالِكَ وَ قَوَّيْتَهُ بِكَمَالِكَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُوَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ الذَّاكِرُلَكَ فِيْ لَيْلِكَ وَ الصَّائِمُ لَكَ فِيْ نَهَارِكَ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ مَلَائِكَتِكَ اَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِكَ☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَرْفِ الْجَامِعِ لِمَعَانِيْ كَمَالِكَ

نَسْأَلُكَ إِيَّاكَ بِكَ اَنْ تُرِيَنَا وَجْهَ نَبِيِّنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَمْحُوَ عَنَّا وُجُوْدَ
ذُنُوْبِنَا بِمُشَاهَدَةِ جَمَالِكَ وَ تُغَيِّبَنَا عَنَّا
فِيْ بِحَارِ اَنْوَارِكَ مَعْصُوْمِيْنَ مِنَ الشَّوَاغِلِ
الدُّنْيَوِيَّةِ رَاغِبِيْنَ اِلَيْكَ غَائِبِيْنَ بِكَ يَا هُوَ
يَا اَللّٰهُ يَا هُوَ يَا اَللّٰهُ يَا هُوَ يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
اسْقِنَا مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ وَ اغْمِسْنَا فِيْ
بِحَارِ اَحَدِيَّتِكَ حَتّٰى نَرْتَعَ فِيْ بُحْبُوْحَةِ
حَضْرَتِكَ وَ تَقْطَعَ عَنَّا اَوْهَامَ خَلِيْقَتِكَ
بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَنَوِّرْنَا بِنُوْرِ طَاعَتِكَ وَ
اهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا وَبَصِّرْنَا بِعُيُوْبِنَا عَنْ عُيُوْبِ
غَيْرِنَا بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا وَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى آلِهِ وَ اَصْحَابِهِ
مَصَابِيْحِ الْوُجُوْدِ وَ اَهْلِ الشُّهُوْدِ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ نَسْأَلُكَ اَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَ
تَمْنَحَنَا حُبَّهُمْ يَا اَللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةً نَافِعَةً اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا

رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ نَسْأَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنَا رُؤْیَۃَ وَجْہِ
نَبِیِّنَا فِیْ مَنَامِنَا وَ یَقْظَتِنَا وَاَنْ تُصَلِّیَ وَ
تُسَلِّمَ عَلَیْہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی خَیْرِنَا وَکُنْ لَنَا☆

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ اَبَدًا وَاَنْمٰی
بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِکَ فَضْلًا وَ
عَدَدًا عَلٰی اَشْرَفِ الْحَقَائِقِ الْاِنْسَانِیَّۃِ
وَالْجَانِیَّۃِ وَمَجْمَعِ الرَّقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَطُوْرِ
التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّۃِ وَ مَھْبَطِ الْاَسْرَارِ
الرَّحْمَانِیَّۃِ وَاسِطَۃِ عِقْدِ النَّبِیِّیْنِ وَمُقَدَّمَۃِ
جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ قَائِدِ رَکْبِ الْاَوْلِیَاءِ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ اَفْضَلِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ
حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی وَمَالِکِ اَزِمَّۃِ الْمَجْدِ
الْاَسْنٰی شَاھِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَ مُشَاھِدِ اَنْوَارِ
السَّوَابِقِ الْاُوَلِ وَ تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَ
مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ مَظْھَرِ سِرِّ
الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْکُلِّیِّ وَاِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ
الْعُلْوِیِّ وَ السُّفْلِیِّ رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ وَ
عَیْنِ حَیَاۃِ الدَّارَیْنِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰی رُتَبِ
الْعُبُوْدِیَّۃِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ

الْاِصْطِفَائِيَّةِ الْخَلِيْلِ الْاَعْظَمِ وَ الْحَبِيْبِ الْاَكْرَمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَ ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا ☆

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنُوْرِهِ السَّارِيْ فِي الْوُجُوْدِ اَنْ تُحْيِيَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ حَيَاةِ قَلْبِهِ الْوَاسِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا وَهُدًى وَ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ تَشْرَحَ صُدُوْرَنَا بِنُوْرِ صَدْرِهِ الْجَامِعِ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَ ضِيَاءً وَ ذِكْرٰى لِلْمُتَّقِيْنَ وَ تُطَهِّرَ نُفُوْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهِ الزَّكِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ وَ تُعَلِّمَنَا بِاَنْوَارِ عُلُوْمِ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُبِيْنٍ وَ تُسْرِيَ سَرَائِرَهُ فِيْنَا بِلَوَامِعِ اَنْوَارِكَ حَتّٰى تُغَيِّبَنَا عَنَّا فِيْ حَقِّ حَقِيْقَتِهِ فَيَكُوْنَ هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ فِيْنَا بِقَيُّوْمِيَّتِكَ السَّرْمَدِيَّةِ فَنَعِيْشَ بِرُوْحِهٖ عَيْشَ الْحَيَاةِ الْاَبَدِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ

وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا آمِيْن بِفَضْلِكَ وَ
رَحْمَتِكَ عَلَيْنَا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمٰنُ وَ
بِتَجَلِّيَاتِ مُنَازَلَاتِكَ فِيْ مِرْاٰةِ شُهُوْدِهٖ
لِمُنَازَلَاتِ تَجَلِّيَاتِكَ فَنَكُوْنَ فِي الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِيْنَ فِيْ وِلَايَةِ الْاَقْرَبِيْنَ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ جَمَالِ
لُطْفِكَ وَحَنَانِ عَطْفِكَ وَجَلَالِ مُلْكِكَ وَ
كَمَالِ قُدْسِكَ النُّوْرِ الْمُطْلَقِ بِسِرِّ الْمَعِيَّةِ
الَّتِيْ لَا تَتَقَيَّدُ الْبَاطِنِ مَعْنًى فِيْ غَيْبِكَ
الظَّاهِرِ حَقًّا فِيْ شَهَادَتِكَ شَمْسِ الْاَسْرَارِ
الرَّبَّانِيَّةِ وَ مَجْلٰى حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ
الرَّحْمَانِيَّةِ مَنَازِلِ الْكُتُبِ الْقَيِّمَةِ وَ نُوْرِ
الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَةِ الَّذِيْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ وَ
حَقَّقْتَهُ بِاَسْمَائِكَ وَ صِفَاتِكَ وَ خَلَقْتَ
مِنْ نُوْرِهِ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ تَعَرَّفْتَ
اِلَيْهِمْ بِاَخْذِ الْمِيْثَاقِ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِكَ
الْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ
لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ
رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ
لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ

اِصْرِیْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی بَهْجَةِ الْکَمَالِ وَ تَاجِ الْجَلَالِ وَ بَهَاءِ الْجَمَالِ وَ شَمْسِ الْوِصَالِ وَعَبَقِ الْوُجُوْدِ وَحَیَاةِ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عِزِّ جَلَالِ سَلْطَنَتِکَ وَجَلَالِ عِزِّ مَمْلَکَتِکَ وَ مَلِیْکِ صُنْعِ قُدْرَتِکَ وَطِرَازِ صَفْوَةِ الصَّفْوَةِ مِنْ اَهْلِ صَفْوَتِکَ وَ خُلَاصَةِ الْخَاصَّةِ مِنْ اَهْلِ قُرْبِکَ سِرِّ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَحَبِیْبِ اللّٰهِ الْاَکْرَمِ وَخَلِیْلِ اللّٰهِ الْمُکَرَّمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَیْکَ وَ نَتَشَفَّعُ بِهٖ لَدَیْکَ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْکُبْرٰی وَالْوَسِیْلَةِ الْعُظْمٰی وَالشَّرِیْعَةِ الْغَرَّا وَالْمَکَانَةِ الْعُلْیَا وَالْمَنْزِلَةِ الزُّلْفٰی وَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اَنْ تُحَقِّقَنَا بِهٖ ذَاتًا وَصِفَاتٍ وَاَسْمَاءً وَاَفْعَالًا وَ آثَارًا حَتّٰی لَا نَرٰی وَلَا نَسْمَعَ وَلَا نُحِسَّ وَلَا نَجِدَ اِلَّا اِیَّاکَ اِلٰهِیْ وَ سَیِّدِیْ بِفَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ هُوِیَّتَنَا عَیْنَ هُوِیَّتِهٖ فِیْ اَوَائِلِهٖ وَنِهَایَتِهٖ وَبِوُدِّ خُلَّتِهٖ وَصَفَاءِ

مَحَبَّتِهٖ وَفَوَاتِحِ اَنْوَارِ بَصِيْرَتِهٖ وَجَوَامِعِ اَسْرَارِ
سَرِيْرَتِهٖ وَرَحِيْمِ رَحْمَائِهٖ وَنَعِيْمِ نَعْمَائِهٖ ☆
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْفِرَةَ
وَالرِّضٰى وَالْقَبُوْلَ قَبُوْلًا تَامًّا لَا تَكِلْنَا فِيْهِ اِلٰى
اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ يَا نِعْمَ الْمُجِيْبُ فَقَدْ
دَخَلَ الدَّخِيْلُ يَا مَوْلَایَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ
غُفْرَانَ ذُنُوْبِ الْخَلْقِ بِاَجْمَعِهِمْ اَوَّلِهِمْ وَ
آخِرِهِمْ بَرِّهِمْ وَ فَاجِرِهِمْ كَقَطْرَةٍ فِيْ بَحْرِ
جُوْدِكَ الْوَاسِعِ الَّذِيْ لَا سَاحِلَ لَهٗ فَقَدْ قُلْتَ
وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَ مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ☆ رَبِّ اِنِّیْ وَ هَنَ
الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ
بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ
اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ
مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ يَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ يَا عَظِيْمَ
الرَّجَاءِ يَا مُوْقِظَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِیَ الْهَلْكٰى
يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْجَامِعِ الْاَکْمَلِ وَالْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ الْاَفْضَلِ طِرَازِ حُلَّۃِ الْاِیْمَانِ وَ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ صَاحِبِ الْھِمَمِ السَّمَاوِیَّۃِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَّۃِ ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَ الْوُجُوْدَ لِاَجْلِہٖ وَرَخَّصْتَ الْاَشْیَاءَ بِسَبَبِہٖ مُحَمَّدِ الْمَحْمُوْدِ صَاحِبِ الْمَکَارِمِ وَالْجُوْدِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الْاَقْطَابِ السَّابِقِیْنَ اِلٰی جَنَابِ ذٰلِکَ الْجَنَابِ ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّی وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْبَھِیِّ وَالْبَیَانِ الْجَلِیِّ وَاللِّسَانِ الْعَرَبِیِّ وَالدِّیْنِ الْحَنِیْفِیِّ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ الْمُؤَیَّدِ بِالرُّوْحِ الْاَمِیْنِ وَبِالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَرَحْمَۃِ اللّٰہِ لِلْعَالَمِیْنَ وَالْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ ☆

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَہٗ مِنْ نُوْرِکَ وَ جَعَلْتَ کَلَامَہٗ مِنْ کَلَامِکَ وَ فَضَّلْتَہٗ عَلٰی اَنْبِیَائِکَ وَاَوْلِیَائِکَ وَجَعَلْتَ

السَّعَايَةِ مِنْكَ اِلَيْهِ وَمِنْهُ اِلَيْهِمْ كَمَالِ كُلِّ
وَلِيٍّ لَكَ وَهَادِيْ كُلِّ مُضَلٍّ عَنْكَ هَادِيْ
الْخَلْقِ اِلَى الْحَقِّ تَارِكِ الْاَشْيَاءِ لِاَجْلِكَ وَ
مَعْدِنِ الْخَيْرَاتِ بِفَضْلِكَ وَخَاطَبْتَهُ عَلٰى
بِسَاطِ قُرْبِكَ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
عَظِيْمًا الْقَائِمِ لَكَ فِيْ لَيْلِكَ وَالصَّائِمِ
لَكَ فِيْ نَهَارِكَ وَ الْهَائِمِ بِكَ فِيْ
جَلَالِكَ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ
الْخَلِيْفَةِ فِيْ خَلْقِكَ الْمُشْتَغِلِ بِذِكْرِكَ
الْمُتَفَكِّرِ فِيْ خَلْقِكَ وَالْاَمِيْنِ لِسِرِّكَ
وَالْبُرْهَانِ لِرُسُلِكَ الْحَاضِرِ فِيْ سَرَائِرِ
قُدْسِكَ وَالْمُشَاهِدِ لِجَمَالِ جَلَالِكَ
سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمُفَسِّرِ لِاٰيَاتِكَ
وَالظَّاهِرِ فِيْ مُلْكِكَ وَالْغَائِبِ فِيْ
مَلَكُوْتِكَ وَالْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ وَالدَّاعِيْ
اِلَى جَبَرُوْتِكَ الْحَضْرَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَالْبُرْدَةِ
الْجَلَالِيَّةِ وَالسَّرَابِيْلِ الْجَمَالِيَّةِ الْعَرْشِ
السَّقِيِّ وَالْحَبِيْبِ النَّبَوِيِّ وَالنُّوْرِ الْبَهِيِّ
وَالدُّرِّ النَّقِيِّ وَالْمِصْبَاحِ الْقَوِيِّ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَجِيْدٌ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَ
رُوْحِ أَرْوَاحِ عِبَادِكَ الدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ وَالْعَبِقَةِ
النَّافِحَةِ بُوْءِ بُوْءِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ حَاءِ
الرَّحَمَاتِ وَ جِيْمِ الدَّرَجَاتِ وَ سِيْنِ
السَّعَادَاتِ وَ نُوْنِ الْعِنَايَاتِ وَ كَمَالِ
الْكُلِّيَاتِ وَمَنْشَإِ الْأَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْأَبَدِيَّاتِ
الْمَشْغُوْلِ بِكَ عَنِ الْأَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ
الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ
الْمَسْقِيِّ مِنْ أَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ الْعَالِمِ
بِالْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ الْأَخْيَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَبْرَارِ ☆
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلٰى
قَبْرِهِ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰى اسْمِهِ فِي الْأَسْمَاءِ وَ
عَلٰى مَنْظَرِهِ فِي الْمَنَاظِرِ وَعَلٰى سَمْعِهِ فِي
الْمَسَامِعِ وَعَلٰى حَرَكَتِهِ فِي الْحَرَكَاتِ وَ
عَلٰى سُكُوْنِهِ فِي السَّكَنَاتِ وَعَلٰى قُعُوْدِهِ
فِي الْقُعُوْدَاتِ وَعَلٰى قِيَامِهِ فِي الْقِيَامَاتِ وَ

عَلیٰ لِسَانِهِ الْبَشَّاشِ الْاَزَلِیِّ وَالْخَتْمِ الْاَبَدِیِّ
صَلِّ اللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ
عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
الَّذِیْ اَعْطَیْتَهُ وَ کَرَّمْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ وَنَصَرْتَهُ وَ
اَعَنْتَهُ وَ قَرَّبْتَهُ وَاَدْنَیْتَهُ وَ سَقَیْتَهُ وَ مَکَّنْتَهُ وَ
مَلَأْتَهُ بِعِلْمِکَ الْاَنْفَسِ وَ بَسَطْتَهُ بِحُبِّکَ
الْاَطْوَسِ وَ زَیَّنْتَهُ بِقَوْلِکَ الْاَقْبَسِ فَخْرِ
الْاَفْلَاکِ وَعَذْبِ الْاَخْلَاقِ وَنُوْرِکَ الْمُبِیْنِ وَ
عَبْدِکَ الْقَدِیْمِ وَ حَبْلِکَ الْمَتِیْنِ وَ
حِصْنِکَ الْحَصِیْنِ وَجَلَالِکَ الْحَکِیْمِ وَ
جَمَالِکَ الْکَرِیْمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلیٰ آلِهِ وَ اَصْحَابِهِ مَصَابِیْحِ الْهُدیٰ وَ
قَنَادِیْلِ الْوُجُوْدِ وَ کَمَالِ السُّعُوْدِ
الْمُطَهَّرِیْنَ مِنَ الْعُیُوْبِ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَیْهِ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَ
رِیْحًا تَفُکُّ بِهَا الْکُرَبَ وَ تَرَحُّمًا تُزِیْلُ بِهِ
الْعَطَبَ وَتَکْرِیْمًا تَقْضِیْ بِهِ الْاَرَبَ یَا رَبِّ یَا
اَللّٰهُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
نَسْأَلُکَ ذٰلِکَ مِنْ فَضَائِلِ لُطْفِکَ وَ

غَرَائِبِ فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ ☆ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ
الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً
وَآتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ
الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
الَّذِىْ وَعَدْتَهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَتَوَسَّلُ بِكَ وَ نَسْاَلُكَ وَ نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ
بِكِتَابِكَ الْعَزِيْزِ وَ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
بِشَرَفِهِ الْمَجِيْدِ وَ بِاَبَوَيْهِ اِبْرَاهِيْمَ وَ
اِسْمَاعِيْلَ وَبِصَاحِبَيْهِ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذِى
النُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ وَآلِهٖ فَاطِمَةَ وَ عَلِيٍّ وَ
وَلَدَيْهِمَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَمَّيْهِ
حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَ زَوْجَتَيْهِ خَدِيْجَةَ وَ
عَائِشَةَ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اَبَوَيْهِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَعَلٰى آلِ كُلٍّ وَ
صَحْبِ كُلٍّ صَلَاةً يُتَرْجِمُهَا لِسَانُ الْاَزَلِ فِىْ
رِيَاضِ الْمَلَكُوْتِ وَعَلِيِّ الْمَقَامَاتِ وَنَيْلِ

اَلْكَرَامَاتِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَيَنْعِقُ بِهَا لِسَانُ الْاَبَدِ فِيْ حَضِيْضِ النَّاسُوْتِ بِغُفْرَانِ الذُّنُوْبِ وَكَشْفِ الْكُرُوْبِ وَدَفْعِ الْمُهِمَّاتِ كَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِالٰهِيَّتِكَ وَ شَانِكَ الْعَظِيْمِ وَ كَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِاَهْلِيَّتِهِمْ وَ مَنْصِبِهِمُ الْكَرِيْمِ بِخُصُوْصِ خَصَائِصِ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ حَقِّقْنَا بِسَرَائِرِهِمْ فِي مَدَارِجِ مَعَارِفِهِمْ بِمَثُوْبَةِ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْفَوْزِ بِالسَّعَادَةِ الْكُبْرٰى بِمَوَدَّتِهٖ الْقُرْبٰى وَغُمَّنَا فِيْ عِزِّهِ الْمَضْمُوْدِ فِيْ مَقَامِهِ الْمَحْمُوْدِ وَ تَحْتَ لِوَائِهِ الْمَعْقُوْدِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ عِرْفَانِ مَعْرُوْفِهِ الْمَوْرُوْدِ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرُوْزِ بِشَارَةِ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ بِظُهُوْرِ بِشَارَةِ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِعِزِّ

جَلَالِكَ وَ بِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَ بِقُدْرَةِ
سُلْطَانِكَ وَ بِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَ بِحُبِّ
نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْقَطِيعَةِ وَالْاَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ يَاظَهِيرَ
الْاٰجِيْنَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَجِرْنَا مِنَ
الْخَوَاطِرِ النَّفْسَانِيَّةِ وَ احْفَظْنَا مِنَ
الشَّهَوَاتِ الشَّيْطَانِيَّةِ وَطَهِّرْنَا مِنْ قَاذُوْرَاتِ
الْبَشَرِيَّةِ وَ صَفِّنَا بِصَفَاءِ الْمُحَبَّةِ
الصِّدِّيقِيَّةِ مِنْ صَدَاءِ الْغَفْلَةِ وَوَهْمِ الْجَهْلِ
حَتّٰى تَضْمَحِلَّ رُسُوْمُنَا بِفَنَاءِ الْاَنَانِيَّةِ وَ
مُبَايَنَةِ الطَّبِيعَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ فِيْ حَضْرَةِ
الْجَمْعِ وَالتَّخْلِيَةِ وَالتَّحَلِّيْ بِالْاُلُوْهِيَّةِ الْاَ
حَدِيَّةِ وَالتَّجَلِّيْ بِالْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ
فِيْ شُهُوْدِ الْوَحْدَانِيَّةِ حَيْثُ لَاحَيْثُ وَلَااَيْنَ وَ
لَاكَيْفَ وَيَبْقَى الْكُلُّ لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَ
اِلَى اللّٰهِ وَمَعَ اللّٰهِ غَرْقًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ فِيْ بَحْرِ
مِنَّةِ اللّٰهِ مَنْصُوْرِيْنَ بِسَيْفِ اللّٰهِ
مَخْصُوْصِيْنَ بِمَكَارِمِ اللّٰهِ مَلْحُوْظِيْنَ
بِعَيْنِ اللّٰهِ مَحْظُوْظِيْنَ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ
مَحْفُوْظِيْنَ بِعِصْمَةِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ شَاغِلٍ

يَشْغَلُ عَنِ اللّٰهِ وَخَاطِرٍ يَخْطُرُ فِي غَيْرِ اللّٰهِ
يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ وَمَا
تَوْفِيْقِي اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ
اُنِيْبُ☆

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْنَا بِكَ وَهَبْ لَنَا هِبَةً لَا سَعَةَ
فِيْهَا لِغَيْرِكَ وَ لَا مَدْخَلَ فِيْهَا لِسِوَاكَ
وَاسِعَةً بِالْعُلُوْمِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالصِّفَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ
وَالْاَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَقَوِّ عَقَائِدَنَا بِحُسْنِ
الظَّنِّ الْجَمِيْلِ وَ حَقِّ الْيَقِيْنِ وَ حَقِيْقَةِ
التَّمْكِيْنِ وَ سَدِّدْ اَحْوَالَنَا بِالتَّوْفِيْقِ
وَالسَّعَادَةِ وَ حُسْنِ الْيَقِيْنِ وَ شُدَّ قَوَاعِدَنَا
عَلٰى صِرَاطِ الْاِسْتِقَامَةِ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّصِيْنِ
صِرَاطِ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ صِرَاطِ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَ شَيِّدْ مَقَاصِدَنَا
فِي الْمَجْدِ الْاَثِيْلِ عَلٰى اَعْلٰى ذِرْوَةِ الْكَرَامَةِ وَ
عَزَائِمِ اُوْلِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا صَرِيْخَ
الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
اَغِثْنَا بِاَلْطَافِ رَحْمَتِكَ مِنْ ضَلَالِ الْبُعْدِ

وَاشْمَلْنَا بِنَفَحَاتِ عِنَايَتِكَ فِيْ مَصَارِعِ
الْحُبِّ وَاسْعِفْنَا بِاَنْوَارِ هِدَايَتِكَ فِيْ
حَضَائِرِ الْقُرْبٰى وَ اَيِّدْنَا بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ
نَصْرًا مُؤَزَّرًا بِالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ بِفَضْلِكَ وَ
رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ
اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ
لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ يَا
صَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظَّالِمِيْنَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ
وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ
اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ

نَبِيِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ☆ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا مَعَهُ بِشَفَاعَتِهِ وَ ضَمَانِهِ وَ رِعَايَتِهِ مَعَ آلِهِ وَ اَصْحَابِهِ بِدَارِكَ دَارِ السَّلَامِ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُقْتَدِرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ اَتْحِفْنَا بِمُشَاهَدَتِهِ بِلَطِيْفِ مُنَازَلَتِهِ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ اَكْرِمْنَا بِالنَّظَرِ اِلَى جَمَالِ سُبُحَاتِ وَجْهِكَ الْعَظِيْمِ وَاحْفَظْنَا بِكَرَامَتِهِ بِالتَّكْرِيْمِ وَالتَّبْجِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ وَاَكْرِمْنَا بِنُزُلِهِ نُزُلاً مِنْ غَفُوْرٍ رَحِيْمٍ فِيْ رَوْضِ رِضْوَانٍ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا

اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا وَاُعْطِيْكُمْ مَفَاتِيْحَ الْغَيْبِ لِخَزَائِنِ السِّرِّ الْمَكْنُوْنِ فِيْ مَكْنُوْنِ جَنَّاتِ مَعَارِفِ صِفَاتِ الْمَعَانِيْ بِاَنْوَارِ ذَاتٍ عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ وَ لَهُمْ مَا يَدَّعُوْنَ سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ رَحِيْمٍ بِانْعِطَافِ رَافَةِ الرَّاْفَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهِ فَضْلاً مِنْ رَبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

الْعَظِيْمِ فِيْ مَحَاسِنِ قُصُوْرِ ذَخَائِرِ سَرَائِرِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فِيْ مِنَصَّةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ وَّاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

یہ درود شریف "الصلاۃ الکبریٰ" سیدنا و مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے یہ درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے صلوۃ ماثورہ اور سلف صالحین رضی اللہ عنہ کے صلوات پر مشتمل ہے اور اس کتاب کے درودوں کی تکمیل اس کے ساتھ ہوئی تاکہ حسن تکمیل لطف کے ساتھ ہو اور یہ تمام تفصیل کا اجمال ہو۔ میں (نبھانی) نے اسے سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی رحمتہ اللہ علیہ کی شرح [1] سے نقل کیا ہے۔ اس کتاب (افضل الصلوات) کو پڑھنے والے تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میں (نبھانی) نے بہت سے اکابر مولفین، جن کے تالیف کردہ درود اس کتاب میں ہیں، ان کے حالات زندگی مختصر لکھے اور تفصیل کو اس لیے ترک کردیا کہ یہ بزرگ بہت زیادہ مشہور ہیں۔ جیسے سیدنا و مولانا الامام شافعی، سیدنا و مولانا شیخ عبدالقادر سید احمد الرفاعی، سیدی احمد البدوی، سید ابراھیم دسوقی، سید عبدالسلام بن مشیش اور سید ابی الحسن شاذلی رضی اللہ عنہم اور بعض وہ اکابرین جو ان بزرگوں کی طرح مشہور نہیں تھے، اگرچہ مرتبہ اور مقام میں ان جیسے یا ان

[1] سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۴۳ھ) کی شرح کا نام "کوکب المبانی د موکب المعانی شرح صلوات شیخ عبدالقادر جیلانی" ہے۔

کے قریب تھے۔ ان کے حالات میں سے مختصراً بیان کیے ہیں۔ میں نے "صلواۃ الاکبریہ" پر سیدی مصطفیٰ البکری رحمتہ اللہ علیہ کی شرح (الھبات الانوریہ علی صلاہ الاکبریہ) سے سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات بیان کیے ہیں۔ باوجودیکہ وہ مشہور تھے۔ میں نے امام عبدالوھاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کی اقتداء کی ہے جسے انہوں نے طبقات الکبریٰ میں مذکورہ اکابرین کے حالات بیان کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام سے راضی ہو اور مجھے دنیا و دین میں ان کی برکات سے نفع دے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ۔

فائدہ جلیلہ

سیدی شیخ احمد الدردیر المصری المالکی رحمتہ اللہ علیہ کی صلوات کی کتاب پر سیدی شیخ احمد الصاوی المالکی رحمتہ اللہ علیہ کی شرح میں، میں نے دیکھا ہے کہ اس درود شریف:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ"۔

کو درود کمالیہ بھی کہا جاتا ہے اور یہ بزرگ ترین درود شریف ہے۔

علامہ صاوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ یہ درود

ستر ہزار درود شریف کے برابر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ کے برابر ہے۔ میں نے شیخ سالم بن احمد الشماع رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب جو کہ امام عبداللہ بن سالم بصری المحدث رحمتہ اللہ علیہ کے حالات پر لکھی ہے' میں دیکھا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ درود شریف حضرت سیدنا خضرؑ کی طرف منسوب ہے جو دفع نسیان کے لیے مشہور ہے۔ انہوں نے شیخ ابوطاہر بن ولی اللہ شیخ ابراھیم کورانی شافعی مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے' انہوں نے شیخ ابی محمد حسن منوفی رحمتہ اللہ علیہ سے اور انہوں نے کہا کہ مجھے میرے شیخ سیدی علی شبراملسی [1] رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا اور وہ نابینا تھے۔ وہ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے علامہ شہاب الدین خفاجی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر جاتے تو وہ انہیں کرسی پر بٹھاتے اور خود ان کے سامنے بیٹھ جاتے اور بعض اشکال جو انہیں درپیش ہوتے' ان کے سامنے پیش کرتے تو وہ ان کا جواب دیتے اور یہ بھی بتاتے کہ یہ جوابات کون سی کتاب میں ہیں اور ان کی پوری سند بیان کرتے' اسی طرح جب دوسرا جمعہ ہوتا تو پھر آتے۔ انہیں جب یہ کہا گیا کہ آپ تو نابینا ہیں لیکن ہمارا حافظہ اتنا نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں تم ٹھیک کہتے ہو کیونکہ تم بھول جاتے ہو اور میں نہیں بھولتا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا سبب ہے تو انہوں نے بتایا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔ ہم ہر علم برابر حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ علم رمل حاصل کرنے کے لیے مجھ سے جدا ہوگیا۔ مجھے یہ بہت گراں گزرا۔ میں اپنے شیخ کے پاس گیا اور انہیں تمام بات بتلائی اور کہا کہ آپ مجھے علم رمل پڑھا دیا کریں۔ شیخ نے کہا ایسا نہیں

---

[1] شیخ ابو ضیاء نور الدین علی بن علی شبراملسی الشافعی المصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۸۷ھ)

ہو سکتا۔ کیونکہ بینائی کے بغیر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور تم اس سے محروم ہو۔ یہ بات سن کر میرا دل ٹوٹ گیا اور میں غم سے نڈھال ہو گیا۔ شدت غم سے میں نے دو روز تک کھانا بھی نہ کھایا۔ آخر اگلے دن ایک شخص میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہا اے علی! تجھے کیا غم ہے؟ میں نے اسے بتایا تو وہ کہنے لگا کہ یہ علم نہ تو دنیا میں اچھا ہے اور نہ آخرت میں۔ تو اپنی آرزوؤں کو اس کے ساتھ وابستہ نہ کر۔ میں تجھے ایک فائدہ اس شرط پر پہنچاتا ہوں کہ تو میرے ساتھ عہد کرے کہ تو اس علم رمل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گا اور نہ اس کا اہتمام کرے گا۔ میں نے اس کے کہا کہ مجھے بتایئے کہ وہ کس قسم کا فائدہ ہے تاکہ میں معاہدہ کروں۔ تو اس نے مجھے دفع نسیان کے لیے یہ درود شریف بتایا کہ تم اسے مغرب و عشاء کے درمیان کسی عدد معین کے بغیر پڑھو (یعنی کوئی تعداد مقرر کیے بغیر) اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ۔

ان کی عبارت حرف بحرف ختم ہوئی۔

نوٹ: اس درود مبارک کو دراصل پینتالیسویں درود کمالیہ کے بعد درج کرنا چاہیے تھا۔ چونکہ مجھے اس کے اس فائدہ کی اطلاع بعد میں ہوئی، اس لیے میرا دل اسے چھوڑنے پر راضی نہ ہوا۔

اس کتاب میں بعض جگہ بزرگوں کے نام کے ساتھ "رحمتہ اللہ علیہ" کے بجائے "رضی اللہ عنہ" لکھا گیا ہے۔ یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ یہ الفاظ کسی غیر صحابہ کے لیے نہیں کہنے چاہئیں' کیونکہ یہ لفظ صحابہ کرام کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر پھر بھی اس شبہ کا جواب علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی کتاب کے ابتدائی ابواب میں دے دیا ہے' کچھ تفصیل حاضر ہے کہ غیر صحابہ کے لیے "رضی اللہ عنہ" کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے' جیساکہ فقہ کی مشہور کتاب "درمختار مع شامی جلد پنجم ص ۴۸۰" میں ہے۔ (ترجمہ) یعنی صحابہ کے لیے "رضی اللہ عنہ" کہنا مستحب ہے اور اس کا الٹ یعنی صحابہ کے لیے "رحمتہ اللہ علیہ" اور تابعین وغیرہ علماء مشائخ کے لیے راجح مذہب پر "رضی اللہ عنہ" بھی جائز ہے۔ اسی طرح علامہ شہاب الدین خفاجی رحمتہ اللہ علیہ نے نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض" جلد سوم صفحہ ۵۰۹ پر تحریر فرمایا ہے۔ (ترجمہ) یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ اسلام کے علاوہ آئمہ وغیرہ علماء و مشائخ کو غفران و رضا سے یاد کیا جائے تو غفراللہ تعالیٰ اور رضی اللہ تعالیٰ کہا جائے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے "اشعتہ اللمعات" جلد چہارم' صفحہ ۷۴۳ پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ لکھا ہے' حالانکہ وہ صحابی نہیں' علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ نے فتاویٰ شامی جلد اول میں امام اعظم ابو حنیفہ کو چھ جگہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۸۲ پر امام ابو حنیفہ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے' حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" جلد اول' صفحہ ۳ پر امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے' مسلم شریف کے شرح امام محی الدین نووی رحمتہ اللہ علیہ نے "مقدمہ شرح مسلم" صفحہ ۱۱ پر امام مسلم کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے' "مشکوٰۃ شریف" کے مصنف شیخ ولی الدین تبریزی رحمتہ اللہ علیہ نے "مشکوٰۃ شریف کے مقدمہ صفحہ ۱۱ پر علامہ ابو محمد حسن بن مسعود فراء بغوی کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

قرآن کریم سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ رضی اللہ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں' سورہ البینۃ پارہ ۳۰ میں ہے "یعنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈریں' مفسرین نے اس آیت کے تحت لکھا ہے جیساکہ امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں کہا کہ اس کی تفسیر دوسری آیت سے ہے کہ اللہ کے بندے علماء ہی کو خشیت الٰہی حاصل ہوتی ہے "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء"' ثابت ہوا کہ رضی اللہ عنہ صرف باعمل علماء و مشائخ کے لیے ہے' مگر یہ لفظ بڑا موقر ہے' اس لیے بہت سے لوگ اسے صحابہ کرام ہی کے لیے خاص سمجھتے ہیں' لہٰذا اسے ہر ایک کے لیے استعمال نہ کیا جائے بلکہ اسے بڑے بڑے علماء و مشائخ کے لیے ہی استعمال کیا جائے جیساکہ ہمارے بزرگوں نے کیا ہے۔